قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نضّر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلّغه كما سمعه (رواه ابو داود و ابن ... والترمذی وابن حبان)

الحمد لله والمنة که در عهد میمنت مهد سلطان دکن فائق بین الاقران سلطان ابن سلطان حضور پرنور آصف جاه هفتم ... المحترم

نواب میر عثمان علیخان بهادر ادام الله ... کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمّی به)

هادی المسترشدین

(الی)

اتصال المسندین

(الملقب به)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفه سراج السالکین سید الواعظین علامۂ ذیشان فقیه دوران محدث زمان

مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابوسعید محمد عبد الهادی صاحب قادری ...

باهتمام فقیر وحقیر شیخ محمود مالک مطبع

به مطبع ... دکن سلطان بازار حیدرآباد دکن طبع شد

بار اول

(تعداد) (۵۰۰)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه رواه ابو داؤد والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما منّ علينا في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين - سلطاننا الاعظم
ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه
بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب
الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

سنه ١٣٥٥ھ

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنه ١٣٤٦ف

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد
محمد المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن ابنا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الفخيم

بمطبع حمامة الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدر آباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعا گو عرصۂ طویل سے ملازمان اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہ و دولتہ و علیہ کا عقیدتمند اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانہ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالیے میں (جو معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہٰذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل حباب نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت میں ہمکو با امن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامی اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانا ہے۔ ع

پناہ می طلبی گر ز گردش ایام ؛ بیا بہ امن شاہ دکن امان انام ؛ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات ؛ کنند حاصل ازو ہر شبہ خواص و عوام

الٰہی دولت ایں دائماً سلامت باد ؛ تبارک اسمک یا ذا الجلال والاکرام ؛ علم دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آرہے ہیں جنھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار و ازہار جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس نادرۂ آفاق کیلئے چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانت احدے بحالت استقبال قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادہ لوگوں کو قریب کرنیوالا اور در منتشرہ کو سلک واحد میں لانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دار و مدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو توائم دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم ارحم خلفائی۔ صحابہ کرام نے پوچھا ومن خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا علوشان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امت مرحومہ کے حق میں اعظم موہوبات الٰہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم اقتفاء آثار کیا حتیٰ کہ انہیں علو اسناد حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زماننا نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی طرف اپنی توجہ منعطف کرائے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط۔ ع

لو کان ھذا العلم یدرک بالمنیٰ ؛ ماکان یبقی فی البریۃ جاھل ؛ فاجھد ولا تکسل ولا تک غافلاً ؛ فندامۃ العقبیٰ لمن یتکاسل ؛

عبد ذلیل لرب جلیل

محمد عبد الہادی کان اللہ لہ ذوالایادی

ذکرِ اشاعتہ ایں کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ مدار دولتہ و ملکہ الی الدوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتداے عالم سے ودل عالم کے قابل ولائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت وحمایتہ اور اسکی شہرت واشاعتہ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت وحمایتہ کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہو سکتی ہے دعا گوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصًا کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر وشرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند وعرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث لکھی گئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادر الوجود و نسخہ مبارک ومسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصہ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت واشاعتہ روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زریں و محمود وداوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشن سیمین عمدۃ سلاطین دکن ممدوح اہل زمن غیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیحضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان وشوکتہ کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعتہ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امور دین اور کارہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍ تا ابدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے ؎

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہ عثمان علی ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے
نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے طاقتِ نام علی حیدر کرار بھی ہے
ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے حکمراں ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے
بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو ان شاء اللہ مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دل زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابوسعید محمد عبدالہادی مسکین عفاعنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري ادام الله فيضه الجاري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني لما طالعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابر عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الا وهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول سنة ١٣٠٠ في بلدة حيدرآباد دكن

تقریظ مولانا العلامۃ الحبر الفہامۃ عین العلم والدرایۃ ینبوع الحکم والروایۃ شیخ العلماء زبدۃ الفضلاء الحضرۃ الشیخ محمد عبد الجبار ادام اللہ فیوضاتہ فی اناء اللیل والنہار صدر المدرسین بمدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بویلور دار السرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما من علینا بالاسلام وجعلنا من امۃ خیر الانام علیہ وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الف الف تحیۃ وسلام ماتوالت اللیالی والایام اما بعد فانی طالعت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین فقد وجدتہ بحرا مملوا بدرر الاسانید وکنزا مشحونا بجواہر المسانید ما رائیت قط قبل ہذا کتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حیی بہ المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظین وبدر الکاملین حاج الحرمین الشریفین المتحلی بزیارۃ سید الکونین صاحب القبلتین حبیبنا المکرم صدیقنا المعظم حافظ القرآن المجید والماہر فی القراءۃ والتجوید واقف اسرار الشریعۃ الغراء حامی

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى المولوى محمد عبد الهادى هدى بالله اهل الامصار والبوادى لله دره ومنه بره فذكر الطلاب والعلماء الصالحين ان يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولا ينسوهم وهذا هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله املاه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار

محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلمنا ما لم نعلم والصلوة والسلام على من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية والكرم اما بعد فانى لما طالعت الكتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل ○ وزبدة الاماثل المولوی الالمعی ○ وحبنا المکرم العالی ○ الحاج الشیخ عبد الهادی ○ المدراسی ثم الحیدرآبادی ○ دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی ○ وصانه الله عن شرور الحساد والاعادی ○ فوجدته احسن ما صنف فی بابه ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده ومروياته عن شيوخه العظام کدأب علماء السلف الصالحین ○ والحفاظ المتقنین ○ واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان ○ وترکت نسیا منسیا من علماء هذا الاوان ○ اللهم تقبل منه قبولا حسنا ○ واجزه جزاء وافرا موفرا ○ فارجو من الله تعالی ان یتلقی بالقبول العلماء الکرام ○ والفضلاء الفخام ○ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ط

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین بعد الالف من الهجرة

تقريظ العلامة الحبر الفهامة اديب عصره فاضل دهره المحقق الكامل الحفرة الواصل مولانا الشيخ محمد عبد الصمد دام الله فيوضاته مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بدار السرور ويلور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الرحيم الرؤف بالعباد الذي جعل الاسناد اليه عين الفوز والمراد والانتماء الى غيره نفس الخيبة والابعاد والصلوة والسلام على رسوله سيدنا محمد المختار المهدي الهاد وعلى آله وصحبه اولى السداد والرشاد اما بعد فاني تشرفت الآن بمطالعة كتاب ملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد فما رائيت كتابا مثله في فضله وكماله وكأنه لم ينسج احد على منواله صنفه الفاضل اليلمعي والعالم اللوذعي عمدة الواعظين وزبدة الكاملين وبليغ البيان فصيح اللسان شيخنا الموقر المعظم والحبر المبجل المكرم مولينا المولوي الحاج الشيخ عبد الهادي المدراسي ثم الحيدرآبادي لازال متنعما بالنعم والايادي سلك في جمع اسانيده والمرويات مسلك السلف الصالحين الثقات اللهم اجعله خالصا لوجهك الكريم بنبيك الرؤف الرحيم ووفقنا لجميع

المسلمين ٥ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ٥

انا المذنب العاصي ذو القلب الارعد محمد عبد الصمد ازيل

عند الكمد احد طلبة العلوم للمدرسة المسمات بالباقيات

الصالحات ٥ في ويلور يوم السبت سلخ شهر الجمادى الاخرى

سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة

النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن الديوبندي مفتي العدالة العالية بحيدرآباد دكن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ٥ والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم الانبياء والمرسلين ٥ وعلى آله واصحابه اجمعين ٥ اما بعد فان الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وهو من خصائص هذه الامة المرحومة ٥ وان الفاضل العلامة والالمعي اللوذعي خلي القديم ومخلصي الصميم مولانا الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقين

والحفاظ النقادين ۞ فی رسالته هادی المسترشدین ۞ فجمع فیها واوعی
واتی فیها من اسانید المشائخ ما یشفی غلة الصدور ۞ وقد طالعتها من اکثر
المواضع فوجدتها کاسمها حاویة لمهمات الاسناد ۞ هادیة للطالبین
الی سبیل الرشاد جزاه الله عنا وعن جمیع المسلمین خیرا وقد اقترح
منی ذالک الفاضل الکریم مع علو قدره وسمو مکانه ان اجیزه بالحدیث
المسلسل بالاولیة وهو الراحمون یرحمهم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من
فی الارض یرحمکم من فی السماء فاجزته کما اجازنی به الامام
الهمام ۞ قدوة علماء الاسلام ۞ الحجة الرحلة سند المحدثین ۞ وخاتمة
المحققین ۞ قطب العالم سیدی وسندی مولانا الشیخ رشید احمد
الکنکوهی قدس الله سره وافاض علینا من برکاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعیف حبیب الرحمن الدیوبندی
العثمانی کتبته یوم الخمیس لاربعة وعشرین من جمادی الثانیة
سنة اربعین بعد الف وثلثمائة حین کنت نزیلا ابلدة حیدرآباد

تقریظ مولانا العلام قدوة العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکبر محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسة النظامیة لازالت فیوضہ فی کل بکرة وعشیة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت الکثر الکتابین للعلام عبد الهادی مدظلہ العالی ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وهادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد جدّ واجتهد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین غایة الاجتهاد فی تالیفہ وتنقیحہ همتہ العلیة الکلام فی تصحیح الاسناد احسن فی الدین القویم وهو مخصوص بهذہ الامة جعل اللہ هذہ الامة وسطا لیکونوا شهداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی هذا الکتاب هی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب هی من اللطیفة العجیبة

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیًا لما اختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقات ربہ ھی من جدۃ طبع المؤلف العلام کما اجتہد بالکتابۃ القلمیۃ لابد لہ ان یجتہد فی ادارۃ طبعہ لیکون لہ فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدھور والازمان وعلی اللہ التکلان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس

مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامۃ الحبر الفہامۃ جامع المنقول والمعقول الحاوی علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی الفضل السید محمد مخدوم الحسینی المدرس والمفتی بالمدرسۃ النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الھادی الی سبیل الرشاد ـ والصلوۃ والسلام علی عبدہ الھادی بخیر الارشاد سیدنا ومولانا محمد ن الموعود بالبعث فی المقام المحمود للشفاعۃ یوم التناد وعلی آلہ واصحابہ خیر المتادبین

بآداب السالكين مسالك السداد وخير المنتسبين اليه بأفضل الاسناد
الى ما بقيت سلاسل النسبة والاسناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب
المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف
بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين
الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد
الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبد الهادى
متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدتهما كاسميهما
هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيهما
الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة
والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه
المسلسلات ورواية اتصال المسندات المرويات صار المؤلف
الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف
التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا
فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائک قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونہا الناس رواہ الطبرانی فی الاوسط فجعلنا اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ہذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات الشریفۃ ونشرہا واشاعتہا قولا وفعلا وجعل سعیہ مشکورا واجرہ جزاء موفورا وذنبہ مغفورا وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ط

قررہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی
ابو الفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی
القادری النظامی نسبا ومشربا والحنفی مذہبا عاملہ اللہ
بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی
۲۵ شوال سنہ ۱۳۴۶ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه واركانه
الصادق في ذالك المورع في جميع ازمانه بقية السلف عمدة الخلف
الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجي
ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات
باذن الله والصلوة والسلام على حبيبه الذى بلغ وامر الشاهد
ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله
فبلغوا فى الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى
رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اما بعد فان مما خص الله
به هذه الامة هو علم الاسناد و فى هذا فليتنافس المتنافسون
فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم
و ميزانه ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء كما قاله الامام ابن
المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق
الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانتخاب

خلفهم سواهذه الامة كما قاله محمد بن حاتم المظفر وابو حاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغاية القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحديثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شيخه ممن کان
اقصر مجالسة ثم کتبوا الحديث من عشرين وجها واکثر لکی يهذبوا
الحديث من الغلط والزلل وليضبطوا حروفه وليعدوه عدا وقد
جعلهم هذا العلم الشريف رحالة فی الارض جوالة سيارة بلغوا
فی الارض حيث بلغ الاسلام فکان التاريخ والجغرافيا فی مطاوی
علمهم هذا ولکنهم لما اخلصوا نياتهم لهذا العلم الشريف ولم يکن
فی قلوبهم الالهية التی يسعها الله تعالی شيئ من الوقعة لشيئ من
اشياء الدنيا او کان من علومها وفنونها وما کان رضاهم واطمينانهم
الا بالله تعالی وحاشاهم ان يطمئنوا بالدنيا ويرضوا بها فلهذا
لم يرض قلبهم العلوی الالهی بشيئ من هذه الدنيويات السفليات
وان کانت متعلقة باذيال علمهم الشريف فترکوها لغيرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العلم علی سوقه فی حدود ستة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین آثارهم فی هذا العلم التفسیر
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذاً وتحصیلاً الی کبرائهم حتی حصل
لهم علوا الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیا له من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ﻫ

١٩ ذو الحجة سنة ١٣٢٦

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر القمقام الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی ۔

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ

امابعد فانی رأیت کتاب ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث مارأیت قط قبل ذالک بھذا الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ و بذل الجھد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وھکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر ھکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمين بطول بقاءه ومد يد ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين عالم الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة والولاية وحيد الدهر قدوة العصر الجحاح الحسيب اللوذعي المصقع المتجد الشهم الغشمشم الواعظ الدال على الحسنات ومكارم الاخلاق الداعي الى الخير من سنن سيد الموجودات محي السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفوية مقتدى الوقت للحاضر والبادي مولينا الشيخ عبد الهادي هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد ومحا به رسوم الشرك المبيد ط

وانا العبد الضعيف الحليم عنايت الله خان عفا الله عنه

ماجنى في دنياه بالتعلق عن ماسواه

ايضاً وله

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه اما بعد فاني رائيت كتاب هادي المسترشدين بحصصه الثلاث من تذكرة الشيوخ الكرام واتصال اسانيد الكتب المشهورة من التفاسير وكتب الحديث والفقه من مذاهب الاربعة الحنفية والشافعية والمالكية والحنبلية

الى مصنفيها العظام واسانيد المسلسلات الى النبى الامين سيد الموجودات وقرأت من بعض مقامات الكتاب فوجدته من اعاجيب موروداته وابلغ بياناته وبذل جهد المصنف العلام فى حضرة شيوخه ببسط ذيوله عند كرام الناس بابابابا وطول قعوده على رجليه فى مجالس هذه الابرار ادبا ادبا وحضوره فى اوقاتهم كصغار الناس عند عظام الناس فجاء بكم من اللآلى المتلالية واليواقيت الغالية فوضع بين ايدينا افادة خير المنزلين بلا اعاده وافاضة خير المخلصين بلا استفاده فلبشرى للطالبين الذين ما تحركوا من مقامهم ووصلوا الى هذه النعمة غير مترقبين وفازوا غير مجتهدين فهذه التذكرة تذكرة اولى الالباب مجالسهم خير المجالس وابوابهم خير الابواب۔ ذكرهم يورث محبة محبوب رب العلمين واتباع سنن سيد المرسلين ورضاء رب العباد من الحاضر والباد۔

اجاد المصنف العلام بغاية سعيه فى تحقيقه وبذل جهده فى احسن تدقيقه وخاصته ما اورد فى مسلسلات الاحاديث متنوعة الاسانيد كما ان روى عن شيخه الحنفى فاخذ الحناف فى جميع

دفع دخل مقدر ۳۲ سنہ

سنده کابر عن کابر وهكذا شافعيا عن شافعي ومالكيا عن مالكي وحنبليا عن
حنبلي وحافظا عن حافظ وصوفيا عن صوفي وشاعرا عن شاعر
هكذا اورد مسلسلات الاحاديث بعجائب الاسلوب في اسانيده
لو اطلعت عليه لملئت منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه
تجده مملوا من الكبريت الاحمر موزا ونكاتا بارك الله المؤلف
في عمره وحياته ومتع الله المسلمين بطول بقائه ومد مديد
ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين وهادى المسترشدين عالم
الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة - عارف معارف النبوة
والالوهية - وحيد الدهر قدوة العصر الواعظ الدال على
الحسنات ومكارم الاخلاق الداعى الى الخير من سنن سيد
الموجودات محى السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفوية
مقتدى الوقت للحاضر والبادى مولانا الشيخ محمد عبد
الهادى هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد
ومحا به رسوم الشرك المبيد -
وانا العبد الضعيف الحليم عطاء الله خان عفا الله عنه ما جنى من دنياه بالتعلق عما سواه

تقریظ مولانا العلامة الحبر الفهامہ عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرسی دام فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک الوھاب والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ واصحابہ الذین ھم خیر آل واصحاب – اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفھامۃ الفاضل النحریر العریف الشھیر الجامع لعلوم الشرعیۃ البارع فی الحدیث والعربیۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الھادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی – ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد – وھادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین – جمع فیھما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید – واورد مسلسلاتہ ومروياتہ – فوجدتھما احسن کتب صنفت فی ھذا الباب فیھما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

الله تعالى خيرا الجزاء عنى وعن جميع المسلمين والحمد لله رب العلمين
وانا العبد الفقير الى ربه المنان تجمل حسين خان آن يما غفر الله له ولاسلافه

تقريظ السيد العارف المحقق بالاسرار والمعارف العلامة الفاضل
حسن الاخلاق والشمائل الحضرة الشيخ السيد محمد رشيد القادرى
البغدادى متع المسلمين بطول بقائه ذو الايادى خطيب
مكه مسجد بحيدرآباد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الامين سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فانى طالعت من بعض
مواضع الكتابين الجليلين هادى المسترشدين وهادى الطالبين
الذين حاويين لعلم الاسناد ومسلسلات النبى الامين للعالم
الزاهد الواعظ الراشد الدال على مكارم الاخلاق والحسنات
الداعى الى سنن سيد الكائنات محى السنه قامع البدعه
خادم الملة المصطفويه صاحب الاخلاق المرضيه عمدة الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الہادی
المحدث الحیدرابادی متع المسلمین بطول حیاتہ ربہ ذو الایادی
فوجدت ہذین الکتابین ما احد سبقہ فی مثلہما فی ہذا الباب
اورد المؤلف فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فللہ در
المؤلف العلام وجزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء عن اہل الاسلام
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الآخر سنۃ ۱۳۲۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الہزاری والکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسۃ العربیۃ بہا

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد للہ الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات ـ وزین
الارض باقمار الکمالات ـ وشموس البراعات ـ والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطۃ ہذا النظام

المطرب الاتقن - وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا آثره على الطريق
المعجب الاحسن وبعد فانى طالعت هذه الرسالة السامية
والحديقة الزاهرة المسماة بهادى المسترشدين فوجدت نكاتها
مستبشرة ضاحكة - ودقايقها مبتهجة باسمة - فتكاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمري جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب
البارعين - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين -
فترى وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعيون ناعسة - والمسرات بروئيتها تدخل على العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفها المولانا
الحاج عبد الهادى - وصب عليه ما لا تحصى من الايادى -
بحرمة النبى وآله بحار المكرمات والغوادى -
كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم
هزاروى

تقریظ علامة الدهر فهامة العصر عمدة العلماء زبدة الفضلاء معظم کل شیخ وشاب الحضرة العلامة الشیخ سالم باحطاب الشافعی دام مجدہ شیخ الشافعیۃ بالمدرسۃ النظامیہ۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الملك العلام۔ والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام۔ سیدنا محمد صلی الله علیہ وسلم الھادی الی یوم القیام۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین نھجوا نھجہ بالکمال والتمام۔ وبعد فان الفاضل المحترم۔ حمید الخصائل والشیم۔ المولوی عبد الھادی۔ سلمہ الباری۔ اتیٰ لدیّ بکتابہ ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین للتقریظ ولکن لم تمکنی مطالعتہ لاسباب عرضت فلذلك اعتمدت علی تقریظ الفاضل الجلیل۔ والعالم النبیل المولوی محمد یعقوب صدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ فوافقتہ علیہ فجزی الله کل من اتی منہ الی خیر۔ وجنبہ کل ضیر۔ املاہ المفتقر الی رحمۃ ربہ الوھاب الشیخ سالم باحطاب شیخ الشافعیہ بالمدرسۃ النظامیہ

حرر ٢٥ رمضان سنہ ١٣٢٨ھ

تقریظ العلامة الادیب الفهامة اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد الله العمادی ناظر الکتب المذهبیة الاسلامیة بدار الترجمة السرکار العالیة۔

بسم الله الرحمن الرحیم

وصلی الله علی سیدنا محمد وبارك وسلم کفی بالحدیث شرفاً ان موضوعه ذات النبی صلی الله علیه وسلم وصفاته وممن تحرّج فیه واسند الی نبیه النبیه صلوات الله علیه سیدنا عبد الهادی الحیدرآبادی جعل الله سعیه مشکورا ولقاه نضرة وسرورا فقط لثلاث خلون من ذی القعدة سنة ۱۳۴۷ھ

عالم

تقریظ واقف رموز الشریعة کاشف اسرار الحقیقة العلامة المحقق والفهامة المدقق الحضرة الفاضل الماهر الادیب الاریب الباهر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام الله فیوضه الی یوم القیام

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی یستند الیه کل من یستند ویستند الهادی

الذی یهتدی الیہ کل من یهتدی ویرشد والصلوٰۃ والسلام
علی النبی الامجد سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ هداة الشرع
المتین والدین المجید الی امد لا یحد ولا یحد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقریب المراد فی رفع الاسناد ووجدتها غایر
منهمة ولا مثیلة حاویة فی الباب لجمیع مایراد واما المسند الیہ
الحقیقی فی باب الاسناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانہ مسند اهل الامر باظهار کمالاتہ وانتهی الی حضرة الانسان
الکامل والمرءة المحمول الحامل لذاتہ وصفاتہ وکذلک کل واحد
من المرکبات والبسائط فی طریق الوصول الی المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا یصل احد منها الی مناها الا بالاسناد
بها والاسناد الیها فهو مراد قولہ تعالی وابتغوا الیہ الوسیلة فی باب
الرشد والتعلیم والهدایة والارشاد فمنه بدئ والیہ یعود وهو المبدا
والمعاد واما هذا الامر الجلیل الفخیم فقد خصہ اللہ الجلیل العظیم
فضلا وکرما منہ الامة المرحومة امة نبیہ الکریم علیہ افضل
الصلوٰۃ والتسلیم فما عند النصاری والیهود ولا عند المجوس والهنود

شيئا من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى ازرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدر آبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تباين اسنادات مشائخنا العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع ليميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكارا لمصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والارشاد

آمین آمین بالنون والصاد وصلی اللہ علیہ وسلم علی سیدنا
محمد وآلہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر
واعظ سرکار نظام ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری
المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول
ببلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم یقوم الناس

هو الله الحكيم العليم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاقول ان الکتاب
الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل
الجلیل المحقق القمقام والحافظ النبیل المدقق الھمھام مولانا
الھمام البارع المولوی عبد الہادی المدراسی الحیدرآبادی
لقد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان وطالعتہ فی بعض اہم
مقاماتہ بحسب الدعۃ وللہ در المصنف انی وجدتہ

جامعا ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلالأ انوارها
وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين
الى الاستنشاق منها - فبادروا من حيث هممكم العليا -
قصيدة فى شأن ذالك التصنيف الانيق الغطريف وسموه
المصنف دامت بركاتهم -

فيا قدوة العلماء رأس الاخاخم
لقد فقت بالامجاد لعد المكارم

دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع
واصبحت فى الاقران اهل الكرائم

فطالعت ما صنفتم من مجلة
لقد فزتم فيها بقصوى العزائم

ولاشك ان السعى هذا مبارك
فانما مه يرجى بافضال راحم

وجدنا لك فى اعلاء حق مجاهدا
كحبر بقصد النشر للدين جازم

لدى الخطبة ارتاع العداة ذعرهم
وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم

اقمت عماد الدين اظهرت سره
على الامة المرحومة من مراحم

كثير من الخطباء للنصح ابلغوا
قد مت فرايدا حيث اجلى المكارم

تقمعت اس البدعة والغواية
من العلم والعرفان للجهل هادم

قد استرحم العاصى الى الله تائبا
كعبد من العصيان فى الذنب نادم

صيغة امر

فيا ارحم العباد ارحم باحمد	فزعنا على النفس بكل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث التوماوري احد متعلمي الكلية العربية الاسلامية الشهيرة الديوبندية والمقرر للاسلاميات العربية والفارسية بمسلم هائي اسكول ببلدة مدراس يوم الخميس لثلاثين من جمادى الثانية سنة سبع واربعين وثلاث مائة بعد الالف۔

تقريظ العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا محمد صديق البهاري دام فضله نظما حين كان نازلا في بمبئي مع مولانا ابي الكلام ازاد دامت فيوضاتهم

الحمد لله عظيم الشان	رب الموالى المنعم المنان
الواحد الصمد الذى هو لم يلد	الواجب والخالق الاعيان
معطى البرية كل شئ خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بين وجوده ووجودنا	ليساهما والله يتحدان
ثم الصلوة مع السلام على الذى	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلى بكماله	فى ساعة او لحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم
خير الخلائق خلقة وخلائقا
ولعد فهذا كتاب اول
فيه اتصال المسندين برفعهم
قد زين الاسناد فيه مسلسلا
هو من تصانيف النبيل الفاضل
هو عبده الهادي بليغ بالغ
لا زال مسرور رائيه قلبه

حي رسوم العلم والاتقان
اهل التقى والمجد والايمان
في جنس الفاظ ونوع معاني
بعضا الى بعض بحسن بيان
احذا الى احد كعقد جمان
اللوذعي ذي قاطع البرهان
والمرجع بهداية الخلان
ما هزت الاوراق في الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا المسمى
عبد الرحمن الرلفندوى

الحمد لله الذي اعطى لنا شرف الهدى
فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصر
قد اخبر الانسان مما قبله من قدره
لا ريب في اخباره لا ريب في انذاره

البارئ الحق الذي القى بنا حب العلى
اسناده متعارف بين الخلائق وا...
ذاتهم مما ابداه انظره بفهوم الفصحا...
لا ريب في اسراره ما بين جمع الانبيا...

قد خص منهم من الى من بعدهم بالاصطفا — اعنى حبيب الله بر يا خير الورى نور الهدى

اصحابه كانوا هداة الناس فى احوالهم — لا شك فى اسنادهم كانوا كنجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى — احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسكوا القوم التقى من جاءهم فى قرنهم — بالسنة المشروعة لا شك فى اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعدادا الى هذا الزمان — جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم — قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا الى صادقا — او متقيا عالما متشرعا مستبصرا

من عبد هادى اسمه اخلاقه معروفة — اشياخه مشهورة لا شك فى اسنادها[٥٢]

من ادرك الاخبار منهم بالشروط الكاملة — كل سعوا قولا الى رشد النبى المقتدى

٥١ او باعتبار ما لغة الغلو على سبيل المجاز ١٢
٥٢ ارجاع ضمير المونث باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ١٢

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والهداية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن وامر الناس باقتداء

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة **امابعد** ان علم الاسانيد من خصائص هذه الامة المرحومة، ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه وحفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، اتى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام، ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتي من بعده والحاضر بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمد حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن - ۱۰ ربيع الثاني سنة ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج الشيخ سيد عبد القادر الموسوي دام الله فيوضاته

احمد اللہ العظیم و اصلی و اسلم علی نبیہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ و محبیہ و اتباعہ ذوی الشان
الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب
بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبد الہادی سلمہ الہادی ربہ و الایادی
بجمیعہا فوجدتہ کاسمہ ہادیا للمسترشدین جمیعا فجزی اللہ تعالی مصنفہ عن جمیع المسترشدین
منہ جزاء کبیرا و اجرا کثیرا ۞
وانا المفتقر الی فضل اللہ المجید و رسولہ الحمید السید حبیب القادر الموسوی کان اللہ لہ

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب
ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم و الغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف ہمام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے
اثبات مدعی کی یہی اک سبیل ہے
ارشاد مصطفیٰ سے تجاوز نہ چاہیے
فرمان یوں ہی حضرت رب جلیل ہے
قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث
قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور
موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو
اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب
دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار
یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار

اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے
اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے
ہو جسقدر ثنا سے مؤلف قلیل ہے
عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے
تو کارساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۲ھ روز دوشنبہ

خاکسار۔ غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران۔ العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جا بجا سے مطالعہ کیا مصنف علّام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہو گئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے شرح احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمٰن سہارنپوری

جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔

عبدالحی عفی عنہ

پروفیسر دار العلوم حیدرآباد دکن

عبداللطیف

پروفیسر تفسیر دار العلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامدًا و مصلیًا

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیاں عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولٰنا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متع اللہ بطول حیاتہ اھل الامصار والبوادی نے نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

بلکہ اس وجہ سے کہ اس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے
پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین
کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے
اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً
انہیں حاصل ہے ۔ مصنف علاّم کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف
کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف
میں نہ صرف مشاہیر علماء ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلاء
حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے ۔ سچ تو یہ ہے
کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر
تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے ۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی
قابل قدر واجر ہے ۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلینؐ
وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۞

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود ۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ رزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابو الکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ جناب مولوی عبد الہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم وکتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کردی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کردئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہوجائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جدید واقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کے تنزل سے حفظ اسناد وسلاسل کا ذوق بھی ناپید ہورہا ہے اور اسماً ورسماً بھی اخذ سند واجازات کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ اِن حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے - اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو - فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ - مدراس - ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی دہاڑی یقینی کی کتاب لاجواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے - بمشار مقبولہ منقولہ - ہذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ؎ وھذا التمثیل صحیح آثار فیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا واحسانا -

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سندیاب اعلوم عربیہ وسجادہ نشین آبائی منظور شاہ نیز جاگیردار موروثی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

واستغفر

الحمد للہ الذی منّ علینا بفضلہ الفخیم ۞ وجعل العلم روضۃ عالیۃ ورفع درجات اھلہ بکرمہ العمیم ۞ وسلک باحبابہ نہج الصراط المستقیم ۞ واختص بالعنایۃ من اتیٰ جنابہ بقلب سلیم ۞ وقسم بنی اٰدم الیٰ ذی حظ وحرمان ۞ یتواصون بعضھم بعضا بالتقوی والفضل والاحسان واحسن الینا باتصال السند الی اشرف العباد ۞ وجعل علماء امتہ خلفاء لنبیہ وخصھم بحفظ الاسناد ۞ وجعل لنا الیہ طریقا وسبیلا ۞ واقام لنا علی معرفتہ حجۃ ودلیلا ۞ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان الادومان علی سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للانام ۞ مھبط الروح الامین والمظلل بالغمام ۞ والمختص بشریعۃ محتویۃ علی الاحکام ۞ افضل الخلق ومصباح الظلام صلی اللہ تعالیٰ وسلم وانعم وبارک علیہ وعلی اٰلہ الفخام ۞ واصحابہ النجباء البررۃ الکرام ۞ **امّا بعد** فیقول عبد ذلیل ۞ لرب جلیل ۞ غبار تراب اقدام العلماء الکرام ۞ خادم العلم والاسلام ۞ الراجی عفو ربہ

ذی الایادی ÷ ابوسعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم نعمهما الله بفضله العمیم ÷ لما کان علم الاسناد وحفظه من خصوصیات هذه الامة المرحومة ÷ الذی به تتصل مسانید سنته علیه الصلوة و السلام بطرق معروفة معلومة ÷ بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث الصحیحة والسقیمة ÷ غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه النعمة العظیمه ÷ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانیده المنیفة مانصه ومن عجیب الاستقراء انه کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم هذا الاتصال من اصله فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منه اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ÷ لم یجد بدا من ان یکل امره الی تقلید لاتفتید ولا یعول علیه تعویلا ÷ وقد صرح ائمتنا بانه لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا لعلم الثقة بنسبتها الی اربابها باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا انفسهم فی تحریر اقوالها وبیان ماثبت من قائله عن قائله وما لا فامن اهلها کل

تخریب وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراھم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم ونہایۃ من
الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لو قلت لاحدھم اذکر لی
سندک فی ھذہ المسئلۃ بامامک؛ سردہ علیک علی الفور مبینا ما بین
رایک وعظیم اُوامک؛ انتھی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ (سنہ ۱۲۶۵) قال الحافظ
ابن جبر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السھیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق
العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی
یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولوافق ذلک
ولیشرحہ قول بعض الحفاظ ان المحدثین لایلتفتون الی صحۃ النسخۃ
الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیھا بسندی المتصل انتھی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لایدری اھ وعن الامام ابن المبارک
رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ما شاء وعنہ
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

اُوام بالضم تشنگی یا حرارت ۱۲ منتخب

وقال حافظ الغرب ابن عبد البر الاجازة فى العلم رأس مال كبير او كثير
وقال بعض المشائخ الاسناد الى المشائخ انساب العلماء العاملين فانهم
الاباء فى الدين وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبرى رحمه الله تعالى
فى ثبته العلم هو مادة النور فى الدنيا والآخرة وبه حياة الارض بذكر الله
عز وجل وذكر رسوله وبقاؤه بقرأته وكتابته بدون تعد ولا طغيان
بالاضاعة واخذه عن غير اهله ووضعه فى غير محله ورفع القرآن
وكتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر عليه السلام
ونزول عيسى عليه السلام لقتل الدجال . وفى اوائل سورة العلق
ما يشير الى ان اهم الامور قرأة العلم وكتابته لبقاء الذكر والاجر والله
اعلم اه ولا يخفى عليك ان ما ذكره الاعيان محمول على الاستحسان
فان الاجازة من الشيخ ليست بلازمة فى جواز رواية الحديث
والعمل بل الشرط ان يكون اهلا لذلك الا انها كماله مهما هو صحيح
فى محله ولم يريدوا صور العلم وكتابة الاسناد بل قصدوا حقائقها
التى بها الرشاد . وغرضنا فى هذا الكتاب ذكر الطرق التى منها وصلت
الينا احاديث النبى صلى الله عليه وسلم ولو لم يكن الاسناد اصلا

لم تبق الشريفة ـ وكذا النسخة التى لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة
اصلها لا يعتمد عليها ـ فلذا قال العلامة العجلونى محدث الشام فى
ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمديه ـ فينبغى الرحيل
لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهنديه اهـ واذا اجتمع الدراية مع الرواية
فتكون ذلك نورا على نور ـ والعلو فى الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه
عند المحدثين ـ بحيث يحصل بالسند العالى القرب من رسول رب العلمين
ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر ـ وعدوه من الفضائل والمفاخر
وقد حضرت يوم عيد حين اقامتى بمكة المكرمة عند شيخى المفضال ـ مولانا
الشيخ صالح كمال ـ المفتى وشيخ العلماء والامام ـ والخطيب والمدرس
بالمسجد الحرام ـ وقلت له يا سيدى جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل
بيوم العيد فقال لى انى لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة
سألنى عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألنى رحمه الله هل
سمعته اليوم من احد فاجبته بانى قد سمعته اليوم من شيخى الحبيب حسين
الحبشى فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخى
فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدى وانا من ادنى

لا ميذك فقال لا بأس بذ الله فانى كنت محروما من نعمة تحصلت لى منك

انتهى قوله رحمه الله تعالى ـ فتبين لكم

يا اخوانى قدر هذا العلم الشريف، وركدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنيف حتى صار نسيا منسيا قال المحدث ولى الله فى الارشاد

ان هذا العلم صار فى عصرنا نسيا منسيا، وكاد اهل العصر لجهلهم بفضله

يتخذونه سخريا، فاردت ان اجرب نفسى واجرى جلسى على الدخول

فى تلك المسالك، وان كنت لست اهلا لذالك، كما قيل شعر ـ

فتشبهوا ان لم تكونوا مثلهم، ان التشبه بالكرام فلاح، وقصدت

ان اذكر ما ظفرت به وتلقيته من اشياخى واساتذتى مما وقع لى

منهم من الاجازات وذكر اتصالاتهم لما فيه من الفوائد التى بها

يستفاد، ويسهل بها سبيل الرشاد، ويبقى نبذ من ذكرهم ـ اذ من

حقوق الشيوخ على التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الى من بعدهم

وورد فى الخبر عن النبى الصادق الامين الابر صاحب القبر الاعطر عليه

الصلوة والسلام من الله الاكبر انه قال نضر الله امرا سمع مقالتى

فوعاها فاداها كما سمعها و لله در سيدنا ابن خطيب داريا ـ

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعۃ … او لاجتماع قدیمہ وحدیثہ
لکن اذا فات المحب لقاءمن … یھوی تعلل باستماع حدیثہ

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمہ اللہ القادر

واطلب علی جمع الحدیث وکتبہ … واجھد علی تصحیحہ فی کتبہ
واسمعہ من اربابہ نقلا کما … سمعوہ من اشیاخھم تسعد بہ
واعرف ثقات رواتہ من غیرھم … کیما تمیز صدقہ من کذبہ
فھو المفسر للکتاب وانما … نطق النبی حکایۃ عن ربہ
وتفھم الاخبار تعلم حلہ … من حرمہ مع فرضہ من ندبہ
وھو المبین للعباد بشرحہ … سیر النبی المصطفی مع صحبہ
وتتبع العالی الصحیح فانہ … قرب الی الرحمن تحظ بقربہ
وتجنب التصحیف فیہ فربما … ادی الی تحریفہ بل قلبہ
واترک مقالۃ من لحاک بجھلہ … عن کتبہ او بدعۃ فی قلبہ
فکفی المحدث رفعۃ ان یرتضی … ویعد من اھل الحدیث وحزبہ

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات کما ھو منصوص علیہ الا ئمۃ

الثقات - اذ به يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به
علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا ، وقسوة قلوبنا وطول امالنا ، والله المسئول متوسلا
بسيد البريات ، واشرف الكائنات ، وافضل الموجودات ، عليه وعلى
اله وصحبه ازكى التحيات ، وانمى التسليمات ، ان يسهل على ذلك من
انعامه ، ويعينني على اكماله واتمامه ، وان يستر عثراتي ، ويسمح هفواتي
فاني ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم

وما ابرئ نفسي انني بشر	اسهو والسى اذ الم يحلني قدر
وما ارى عذرا اولى بذي زلل	من ان يقول مقرا انني بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل مني هذا التاليف وسائر
تاليفاتي ويجعلها خالصة لوجهه الكريم ، وذخيرة يوم عظيم يوم لا ينفع مال
ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم ويسلك بي وجميع المسلمين نهج الصراط
المستقيم وينفع بها العباد ، في عامة الاقطار والبلاد ، ويظهر بها خصائص
السنة في كل مجمع وناد ، فانه على ذلك قدير ، وبالاجابة جدير ، و
كان ذلك في الثالث عشر والثلثين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدرآباد الدکن، صانه الله عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران، وممنونا بالمنن الفائضة علی من حضرة
السلطان، ناصر الاسلام والمسلمین، رافع اعلام العلماء والصالحین
سه اقامت فی الرقاب له ایادی هی الاطواق والناس الحمام
باسط بساط الجود والانصاف، هادم قصر الجور والاعتساف، ممدوح
الزمن، سلطان بلاد الدکن، هو الذی ضرب به المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرة آصفجاه النظام، الفائق بین الاقران، المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان، لازال
مجتهدا فی نشر الامن والامان، وامنا من جمیع الآفات والاحزان،
وادام الله ملک دولته ما دار الدوران، ووضع شانئه فی الخذلان
والخسران، ولا زالت اقمار سلطنته لامعة، وشموس اقباله بازغة
اللهم کما منحت علی عبادک بفضله ولطفه واحسانه، فامتن علیه
بعلو درجته بین اقرانه، وارزقه الحج الاکبر وزیارة صاحب الکوثر
صلی الله وسلم علیه وعلی آله وصحبه فی الاصائل والبکر، واحفظه
واولاده لاسیما ولی العهد الفائق بین الاقران، نواب اعظم جاه

اعظم جاه بهادر میر حمایة علی خان بحفاظتك من حوادث الزمان
بحرمة نبيك سيد المرسلين عليه الصلوة والسلام الى يوم الدين شعر

يا ربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ايامه	بالفرح والكرم الجلی
واجعل لداعدائه	يا رب درك الاسفل	واحفظ له اولاده	بالعز والشان العلی

وقد من الله تبارك وتعالى على هذا الحقير المعترف بالذنوب والتقصير مع تأخر عمري وقصر باعي وكساد متاعي باجتماع شيوخ اجلة كرام وسادات عظام والمشائخ كما قيل اشجار الوقار ومنابع الاخبار لا يطيش لهم سهم ولا يتخطى لهم وهم ان راؤك في قبيح صدوك وان ابصروك على احسن امدوك نفعني الله بهم ونور قلبي بانوار فيوضهم وجمعني واياهم في دار السلام ويمن علينا بحسن الختام عند حلول الحمام وهذا اوان الشروع في ذكرهم لعل الله يكرمنا الهم ويبلغنا منالهم انه رؤف رحيم ولا حول ولا قوة الا بالله الحصة الاولى من هذا الكتاب في ذكر مشائخ الكرام دامت بركاتهم الى يوم القيام

١ الشيخ الاول

فمن مشائخنا المكيين عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفقهاء الاكمل الفقيه المحدث المفسر مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الحق الحنفي النقشبندي المجددي ابن الشيخ مولانا شاه محمد بن يار محمد الالٰه آبادي

المهاجر الى بلد الله الامين، شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لازالت شموس فيوضاته بازغة، وبدوره كما لاته لامعة حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية، وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية، والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدي واضافني على الاسودين واجازني
بالقرآن العظيم وحديث النبي الكريم عليه الصلاة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوي المكي عن العلامة الشهير
في الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢هـ بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن شيخه العلامة
محمد طاهر بن العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سنبل عن الشيخ عيد بن علي الازهري البرلسي الشافعي عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصري المتوفى سنة ١١٣٤هـ
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلي عن الشيخ محمد
حجازي الواعظ الشعراوي عن المعمر المسند محمد بن اركماش الحنفي

مشايخ البابلي

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیده المذکورة فی ثبته **المعجم المفهرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد الله الارمیونی کلاهما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خاله سلیمان ابن
عبد الدائم وابی النجا سالم بن محمد السنهوری وعبد الرؤف المناوی والشهاب
احمد ابن الشلبی کلهم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنهوری** عن الشهاب احمد بن حجر الهیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراهیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**
عبد الله بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وهو
یروی عن العلامة عبد الواحد ابن ابراهیم الحصاری عن الشمس
محمد بن ابراهیم الغمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحيم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی ویروی
عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازة العامة لمن ادرک
حیاته کما ذکره ابن حجر المکی فی مسانیده وولادة الحصاری سنة تسع
وتسعمائة ٩٠٩ ووفاة السیوطی سنة احدی عشرة وتسعمائة ٩١١ ومن مشائخ
الشیخ عبد الله بن سالم البصری الشیخ عیسی بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وهو یروی
عن العلامة ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوری
عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین
السیوطی ویروی الشیخ عیسی ایضا عن قاضی القضاة شهاب الدین
احمد بن محمد بن خفاجی المصری الحنفی الشهیر بالخفاجی عن البرهان
ابراهیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی واخذ ایضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنهوری عن النجم الغیطی
عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ ایضا عن الشیخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعیل المزاحی القاهری المتوفی ١٠٧٥ھ و
اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی وسالم السنهوری

مشائخ عیسی بن محمد الثعالبی

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري**
الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصري الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري الشيخ محمد بن سليمان المغربي
وهو يروي عن جماعة **منهم** شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائري عرف بقدورة عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي
الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو محمد السجستاني
عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن
محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الحانوتي
والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان
حاصل النقل من الاوشاد ۱۲

بفتح السين المهملة وفتح القاف
الشاد ۱۲

مشائخ محمد طاهر سنبل

اخرسوى والده **ومنهم** خاله الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكى عن الشيخ حسن العجيمى الآتى ذكره **ومنهم** الشيخ احمد الجوهرى الكبير المصرى المتوفى سنة ١١٨١ وهو اخذ عن الشيخ محمد الزرقانى واحمد النفراوى ومحمد بن عبد الله السجلماسى المغربى وعيد النمرسى والشيخ ابى المواهب البكرى وعبد الحى بن عبد الحق الشرنبلالى الحنفى والشهاب احمد النخلى وعبد الله ابن سالم البصرى وعبد ربه بن احمد الدبوى الآخذ عن الشرنبلالى وامام الازهر رضوان الطوخى الآخذ عن الشبراملسى والشمس محمد بن منصور الاطفيحى الاخذ عن البابلى وعن المزاحى وعن الشوبرى وغيرهم **ومنهم** الشيخ منصور المنصورى الازهرى المصرى عن العلامة سليمان المنصورى عن الشيخ عبد الحى الشرنبلالى عن الشيخ سلطان المزاحى والشيخ احمد بن محمد الخفاجى والشيخ على الشبراملسى وهو عن الشيخ على الاجهورى عن نور الدين القرافى عن السيوطى **واخذ الشبراملسى** ايضا عن الشيخ ابراهيم اللقانى عن ابى المنجا سالم السنهورى عن الغيطى عن القاضى زكريا الانصارى **ويروى** ايضا عن الرملى بالاجازة العامة فان الرملى اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسى

مشايخ الشبراملسى

الشيخ الرملى اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندى عن الشيخ ابى طاهر الكردى
المدنى **ومنهم** العلامة السيد عبد الله مير غنى عن الشيخ احمد النخلى

وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ

مشائخ الشيخ عمر العطار

العلامة السيد على بن عبد البر الحسنى الونائى المتوفى سنة ١٢١١ عن العلامة شهاب
الدين احمد جمعة البجيرمى عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعى
الازهرى عن الشمس البابلى عن الشمس الرملى والعارف بالله عبد الوهاب
الشعرانى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى **ومنهم** العلامة مفتى
الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعى الحنفى المتوفى سنة ١٢٢٨
عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمى
والشيخ عبد الله البصرى **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبرى
المتوفى سنة ١٢٢١ عن والده المتوفى سنة ١١٨٥ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن
محمد الشهير بابن عبد الغنى عن المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفى عن
المعمر ابى الخير عمر بن عموس الرشيدى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى
واخذ الشيخ محمد الكزبرى ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله
الشهير عبد الغنى النابلسى عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزى

عن والده بدر الدين محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری

واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده الامام الشهیر ای الشیخ محمد الکزبری ١٢

بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری **واخذ** الشیخ عبد الرحمن

والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیه الشیخ محمد الکاملی و

الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی

والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیمی وغیرهم مما هو مذکور

فی کراسة له جمع فیها بعض اسانیده فی الصحیحین وبعض الکتب

ومنهم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنة ١٢٢٨ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی

والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن محدث الشام

محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی

البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ **ویروی**

الشیخ ابو المواهب عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام

علی مذهب ابی حنیفة بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی

عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریا ح والشیخ

محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ١٢

مشائخ الشیخ ابی المواهب

الشيخ زكريا الانصاری **ويروی** الشيخ ابو المواهب ايضاً عن الشيخ خير الدين شيخ الافتاء بالديار الرمليه وكانت تاتيه الاسئلة من سائر الاقطار عن الشيخ احمد امين الدين عن والده عبد العال الحنفی عن القاضی زكريا الانصاری **ومن مشائخ الشيخ اسمٰعيل العجلونی** الشيخ محمد الوليدی المكی المتوفی سنہ ١١٣٢ وهو يروی عن الشيخ احمد البنا الدمياطی عن شيخه الشيخ محمد بن عبد العزيز المنوفی المعمر عن الشيخ ابی الخير بن عموش الرشيدی عن شيخ الاسلام زكريا الانصاری و **يروی** عن الشيخ احمد بن محمد النخلی المكی عن مشائخه الاتی ذكرهم **ومن مشائخ العجلونی** الشيخ محمد الضرير الاسكندرانی وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقی الزرقانی والشيخ ابراهيم الشبرخيتی والشيخ يحيی المغربی الشاوی والشيخ محمد الغرنابلی جميعهم عن الشيخ سلطان المزاحی **ومن مشائخ العجلونی** الشيخ ابو طاهر بن ابراهيم الكورانی المدنی والشيخ ابو الحسن السندی المتوفی سنہ ١١٣٨ والشيخ عبد الله بن سالم البصری والشيخ تاج الدين القلعی والشيخ محمد عقيلة المكی والشيخ عبد الغنی النابلسی والشيخ الياس الكردی والشيخ

ثبت ابن عابدين

مشائخ العجلونی

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمٰعيل الحائك
والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن**
عبد الكريم الشيخ محمد الشنواني عن ابي العزائم عيسى بن احمد البراوي عن
الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم
البصري **ومن مشائخه** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي
كاتبه المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي
والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه
الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه
العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير
والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي
طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد
ابن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي
المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة گجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة
وتشديد النون نسبة الى بعض الاماكن ١٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المکی والشیخ عبد الوہاب الشعرانی کلاهما عن الزین زکریا ومنهم
الشیخ محمد بن ابی الحسن البکری عن والده عن الزین زکریا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملی عن والده عن الزین زکریا ح عن الزین زکریا بلا واسطة
ومنهم الشیخ حسن الدنجیهی عن الجلال السیوطی واخذ الشیخ احمد
القشاشی بالاجازة العامة عن الشمس الرملی عن الزین زکریا و
من مشائخ الشیخ ابراهیم الکورانی الشیخ ملا محمد شریف بن ملا یوسف
ابن القاضی محمود بن ملا کمال الدین الکورانی الصدیقی المتوفی سنة ۱۰۷۸ھ ببلدة اِب
من اعمال تعز بالیمن وهو اخذ عن الشیخ عبد الباقی بن عبد الباقی البعلی
ثم الدمشقی الحنبلی عن الشیخ علاء الدین البابلی واخذ ایضا عن الفقیه
علی بن علی بن محمد الحلمی عن الشیخ ابن حجر المکی (ای الشیخ ملا محمد شریف ۱۲) ومن مشائخ الشیخ الکورانی
الشیخ نجم الدین محمد بن الشیخ بدر الدین محمد بن الشیخ رضی الدین
محمد العامری الغزی ثم الدمشقی المتوفی سنة ۱۰۶۱ھ وهو اخذ عن والده عن القاضی

روایة القشاشی عن الرملی بالاجازة العامة

ورواية القشاشی عن الرملی بالاجازة العامة ذکره الشاه ولی الله فی الارشاد والبدیری فی ثبت العبد الفقیر العاجز الی العفو
والشیخ ابراهیم ممن اجاز اهل عصره ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من السند الاول المسمی بالقول الجمیل
الاسانید ثبت الشهاب احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره الشیخ محمد بن الطیب
المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالی اعلم ۱۲ عبد الهادی غفر الله له ولوالدیه

ذکریا ومن مشائخ الکورانی الفاضل ملا عبد الکریم بن الملا ابی بکر الکورانی المتوفی سنة خمسین الف وهو اخذ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا ومن مشائخ ابی طاهر الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحی السابق ذکره وروی الشیخ محمد ابو طاهر المدنی الکورانی عن العلامة الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی المکی والشیخ حسن بن علی العجیمی والشیخ احمد النخلی وغیرهم فاما الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی فقد تقدم ذکر مشائخهما واما الشیخ ابو الاسرار حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی المتوفی سنة ١١١٣ بالطائف فله مشائخ شهیرة منهم الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ الامام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی المدنی و الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی والشیخ علی بن الجمال والشیخ منصور الطوخی والشیخ علی الشبراملسی وقد سبق ذکر هؤلاء الاعلام ومنهم الامام زین العابدین بن عبد القادر الطبری عن والده عن الشمس محمد الرملی عن القاضی زکریا واخذ ایضا عن الشیخ عبد الواحد الحصاری عن شمس الدین محمد الغمری والشرف عبد الحق السنباطی کلاهما عن الحافظ ابن حجر ومنهم الشیخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجیمی

مشائخ زین العابدین الطبری

سنة ٥٠ نسبة الی المحالة النافعة الباهلی وفی حاشیتها باهل قریة من قری مصر الله تعالی اعلم ١٢ عبد الهادی غفرله

احمد بن محمد العجل[1] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضى الدين الغزى والامام یحیى الطبری کلاهما عن الحافظ السیوطی ومنهم الشیخ قطب الدین محمد بن احمد الحنفی المکی عن الشرف عبد الحق السنباطی **ومن مشائخ الشیخ حسن العجیمی** الشیخ العلامہ جمال الدین محمد بن رسول البرزنجی الحسینی المتوفی سنہ ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهیر منهم الملا محمد شریف الکورانی والشیخ احمد القشاشی المدنی والشیخ ابراهیم الکورانی واخذ بدمشق عن الشیخ عبد الباقی الحنبلی وببغداد عن الشیخ مدلج وبمصر عن الشیخ محمد البابلی وعلی الشبراملسی وسلطان المزاحی ومحمد العنانی[2] وبالحرمین عن الوافدین الیهما کالشیخ اسحاق بن جمعان الزبیدی وعلی الربیعی وعبد الملك السجلماسی وغیرهم **ومن مشائخ الشیخ العجیمی** الشیخ عبد الرحیم بن الشیخ الصدیق الخاص جاز مراسلة من زبید وهو خاتمة الرواة عن السید طاهر بن الحسین الاهدل بالاجازة

الشیخ ویحیی هذا الاسبغ الذی ... الشادی ١٢ عبد الهادی

---

[1] العجل بکسر الجیم - ابن عابدین - عجل کحذر - حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر الله له -
[2] وهو اخذ عن الشیخ علی الحلبی عن الزیادی عن الشمس الرملی عن شیخ الاسلام زکریا واخذ العنانی ایضا عن البرهان اللقانی بسنده کذا فی الجواهر الغوالی فی ذکر الاسانید العوالی للعلامہ محمد المدیری الدمیاطی الشافعی ١٢ عبد الهادی -

عن الحافظ الديبع عن الحافظ(ه) السخاوي عن الحافظ ابن حجر - **ومنهم** الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلدة المجاور بالمدينة المنورة وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر في سنة ٩٩٥ **ومنهم** الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد علي الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل **منهم** العلامة شمس الدين

(ه) هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقرئ الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون يزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا كليا ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٧٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٥ وجاور الى سنة ٨٨٧ ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٣ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفة في مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجدته مفيدا جدا في بابه

محمد عبد الهادي غفر الله له -

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الجائي ثلاثتهم عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسمعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده وطلبها منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما ونثرا وله مجموعة فيها الاجازات المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له الاستاذ فيها بديهة **قوله** ــــــه

اجازة العلامة عبد الغني النابلسي للشيخ حسن العجيمي

الحمد لله رب الفضل والمنن	وحافظ العبد في سر وفي علن
معلي الاسانيد بالتقوى لعارفها	وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن
ثم الصلاة على المختار سيدنا	مع السلام الذي يسمو مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن	شاعت فضائله في الشام واليمن
علامة الوقت ان تصغي لمنطقه	وجدته بلبلا ينشد على فنن
وهو العجيمي تعظيما لصغره	قد فاق في اسمه بين الورى حسن

ص الخضم بالفتح وبالضاد المنشد مرد بار عطار ١٢ ومن

اراد مني له ابدى الاجازة عن ... مشائخي في طريق العلم والسنن

وان اجيز له فيما به سمحت ... يد العناية مع ضعفي ومع وهني

من التصانيف نثرا كان ذلك او ... نظما الذي كل علم في الانام سني

وحيثما قد راني اهل ذاك فقد ... اجزته وبنيه عامري السكن

محمد وكذا بنتاه صالحة ... ايضا وعائشة صينت من المحن

بكل ما قد رويناه عن مشائخنا ... من العلوم التي تسمو ولم تهن

منهم امام التقى والفضل نسبته ... لشبراملسي علي الاسم واللسن

عن احمد بن خليل من قد اشتهر ... السبكي عن نجمنا الغيطي ذي الفطن

عن شيخه زكريا ذي الفضائل عن ... ركن التقي العسقلاني زهرة الزمن

وفي تآليفنا نثرا ومنتظما ... في كل فن كعروض في الكمال جني

وانني لابن اسماعيل مشتهر ... ادعى بنابلسي باسم عبد غني

ومولدي كان في الخمسين منضبطا ... من بعد الف عسى مولاي يرحمني

نظمت هذا له في جمعة حصلت ... بمكة يوم سير الحاج للوطن

نهار عشرين من ذي حجة مائة

وخمسة بعد الف عام مد لدني

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابته لنظم المزبور عجب من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيز لي نظما بداهة ويذكر اسمي واسم اولادي والسند ويكتب ذلك مبيضا في المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر في وقت رحيله من مكة المكرمة واشتغال فكره في امور السفر ما هذا الا فتح واعتناء من الله تعالى به كذا في الورد القدسي والوارد الانسي — وللشيخ عبد الغني رحمه الله تعالى مشائخ اجلة كثيرون منهم شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام الحافظ نجم الدين محمد الغزي كما تقدم ومنهم العلامة شيخ الاسلام تقي الدين عبد الباقي الحنبلي البعلي عن المعمر المسند الى عبد الرحمن محمد حجازي الواعظ ومنهم العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفوري الفرا الشافعي وهو يروي عن الشيخ القاضي المولى عبد الرحيم الشعراوي عن العارف الكبير الشيخ محمد البكري عن شيخ الاسلام ومنهم العلامة السيد محمد ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمي الحنفي نقيب السادة الاشراف بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسني الحنفي خطيب دمشق الشام والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضي الشافعي والعلامة الشيخ محمد الاسطواني

مشائخ الشيخ عبد الغني النابلسي

والعلامة محمود الكردي **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ عفيف الدين

ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب

شتى واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و

اجاز له وكانت بينهما خصوصية حتى ان العياشي لما وصل الى طرابلس

المغرب عام رجوعه الى بلاده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من

رجب سنة ١٠٧٤ فذكر في اثنائه ما صورته واعلمك ايها الخليل انى

قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل

لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعيني ولا اعتقد قلبي

احدا في حق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد

الفقير الى الله تعالى ابى سالم عبد الله بن محمد بن ابى بكر العياشي المغربي

كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف

بالله تعالى حبيبنا الوافى وخليلنا المصافى الشيخ حسن بن على العجيمي المكي

الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله

تعالى ورحمته وبركاته على اخي وخليلي وحبيبي ومولسي في غربتي و

خليفتي في الحرم الشريف بعدى ومن اتخذت معه في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد في حقي وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ❊ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتني ابصرته ❊ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها في عالم الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفي عام فاسئل الله ان يحقق لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى آخر ما ذكره هو اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام **منهم** الشيخ ابو مهدى الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضه امين **ومنهم** اى من مشائخه الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد المرابط ابن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الربيع الزبيدى والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد التنفيرى والشيخ المفتى عبد الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضى اسحاق جمعان والشيخ ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

صح وجدت هذا التعريف في الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ١٢٣ ٢٢ جمادى الثانية [illegible]

اجازکتابۃ والسید الصوفی ابوبکر بن سالم شیخان والسید
محمد بن عبد الرحمن العیدروس والشیخ حسن بن عمار الشرنبلالی
وغیرہم **واما الشیخ احمد النخلی المتوفی** سنۃ ۱۱۳۰ فھو اخذ عن الشیخ
صفی الدین احمد القشاشی والشمس البابلی والشیخ علی الشعالبی
والشیخ محمد بن سلیمان والشیخ علی بن الجمال والشیخ خیر الدین الرملی
وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام واخذ ایضا عن الشیخ عبد اللہ بن سعید بتخفیف المیم ۱۲
باقشیر عن العلامۃ السید عمر بن عبد الرحیم البصری عن العلامۃ
شمس الدین محمد بن احمد بن حمزۃ الانصاری الرملی **واخذ**
ایضا عن الشیخ محمد بن علان البکری الصدیقی عن محمد حجازی
الواعظ **ومن مشائخ الشیخ احمد النخلی** الشیخ سلیمان الضبلی
القرشی والسید عبد الکریم الکورانی الحسینی والشمس المیدانی
والشیخ ابراہیم الحلبی الصابونی والشیخ عبد الرحمن العمادی **ویروی**
الشیخ احمد ولی اللہ ایضا عن الشیخ تاج الدین القلعی الحنفی
عن الشیخ حسن العجیمی **ویروی** ایضا عن الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ احمد النخلی عن ابیہ **قال** الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالی

مشائخ ولی اللہ عن الکرام الکردی

ثبته المسمى بالارشاد الى مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي الهمداني وسمعت من الشيخ تاج
الدين القلعي الحنفي مفتي مكة اوائل الستة وشيئا من مسند الدارمي
وموطأ محمد واثاره واجازني لسائرها وبجميع ما تصح له روايته
عن العجيمي وقال فيه ايضا اما النخلي فله رسالة جمع فيها اسانيده
اجازني بها ابو طاهر عنه وناولنيها الشيخ عبد الرحمن النخلي ابن
الشيخ احمد النخلي المذكور واجازني بها عن ابيه انتهى

تتمة في ذكر اتصال اسانيد شيخ الاسلام القاضي زين الدين زكريا الانصاري وحافظ عصره الشيخ جلال الدين السيوطي رحمهما الله تعالى

قال الشيخ
ولي الله رحمة الله عليه في الارشاد سند هذين الامامين ومن
في طبقتهما ينتهي الى ثلثة من المسندين الكبراء الذين بهم اتصلت
اسانيدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدين احمد بن ابي طالب الحجار المعروف بابن شحنة
والثاني العالم الفقيه رحلة الآفاق مسند العصر فخر الدين

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الہادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقۃ الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنہ فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرہان الشامی عنہ
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرہان الشامی عنہ واحمد الجوخی عنہ واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر کلاہما عنہ
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفۃ المنبجی عنہ والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ انتہی واتصال اسانید ہؤلاء المشائخ الثلاثۃ
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء اللہ تعالی۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامۃ المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدہلوی المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹۶ھ وہو یروی عن الدہ
العارف باللہ الشیخ ابی سعید بن الصفی الدہلوی وعن شیخہ مولانا
المحدث محمد اسحق کلاہما عن العلامۃ الاجل الشیخ عبد العزیز الدہلوی
المتوفی سنہ ۱۲۳۹ھ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خالہ الشیخ سراج احمد عن

بيه محمد مرشد عن ابيه محمد ارشد عن ابيه فرخ شاه عن ابيه
خازن الرحمة محمد سعيد عن ابيه العارف المجدد احمد السرهندى
عن يعقوب الصيرفى الكشميرى عن العلامة ابن حجر المكى بسنده
واخذ ايضا عن قطب وقته العلامة غلام على الدهلوى عن العارف
بالله مظهر جان جانان عن العلامة الحاج محمد السيالكوتى عن
الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ عبد الاحد ابن خازن الرحمة
عن والده بسنده السابق ذكره **ومن مشائخ الشيخ عبد الغنى**
الشيخ مخصوص الله ابن الشاه رفيع الدين ابن الشاه ولى الله
الدهلوى **ومن مشائخ عبد الغنى** العلامة المحدث بدار الهجرة
الشيخ محمد عابد بن احمد على السندى المدنى عن مشائخ الذى
ذكرهم **ومن مشائخ عبد الغنى** الشيخ ابو زاهد اسمعيل بن
ادريس الرومى المدنى وهو اخذ عن مشائخ كثير منهم الشيخ
محمد طاهر سنبل المكى والشيخ صالح الفلانى والشيخ عبد الملك القلعى
مفتى مكة المكرمة والشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبرى الدمشقى
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** اى من مشائخ ابن ادريس

مشائخ الشيخ عبد الغنى

مشائخ ابن ادريس الرومى

الرومی العلامة الشیخ عبد اللہ الشرقاوی المتوفی ۱۲۲۷ھ عن الشیخ محمد الحفنی
المتوفی ۱۱۸۱ھ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ
ابراہیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی
وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی
کلاہما عن البرہان ابراہیم اللقانی وعن امام الازہر الشیخ منصور
الطوخی والشہاب احمد البشبیشی والعلامۃ زین الدین الدمیاطی ثلاثتہم
عن العلامۃ الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا
عن الشیخ محمد بن عبد اللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی
ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبد اللہ بن سالم البصری
واخذ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیۃ الاجہوری کلاہما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد اللہ
البصری **واخذ** ایضا عن الشہاب احمد الجوہری السابق ذکرہ وعن
الشہاب احمد بن عبد الفتاح المجیری الشہیر بالملوی الشافعی الازہری
المتوفی ۱۱۸۱ھ وہو اخذ عن الشہاب احمد بن الفقیہ وہو عن الشبراملسی

مشائخ الحفنی

ثبت ابن عابدین

وکان علاء الدین رحمہ اللہ تعالی فی سنۃ ۱۳۰۶ھ ۔ کذا فی ہامش ثبت الامیر ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

عن الجمال منصور المنوفی عن الشرنبلالی وآخذ الشهاب الملوی
ایضًا عن الشیخ احمد غانم النفراوی الاخذ عن عبد الباقی الزرقانی
وعن خلیل اللقانی وعن عبد الجواد بن القاسم المحلی الاخذ عن
الشبراملسی وعن الشیخ سلطان المزاحی وعن الشمس البابلی واخذ
الشهاب ایضا عن محمد بن عبد الباقی الزرقانی شارح المؤطا والمواهب
الاخذ عن ابیہ وعن الاجهوری ـ واخذ الشهاب ایضا عن العلامتین
المکیین الشهاب احمد النخلی وعبد الله بن سالم البصری واخذ الشهاب
ایضًا عن العابد الزاهد المنلا الیاس الکورانی واخذ ایضًا عن ابی
العز محمد ابن الشهاب العجمی الاخذ عن والدہ وعن البابلی وعن
ابن سلیمان المغربی واخذ ایضًا عن ابی الانس محمد بن عبد الرحمن
الملیجی الاخذ عن الصفی القشاشی وعن البابلی ومنهم الشیخ ابراهیم
النابلسی حفید قطب العارفین الشیخ عبد الغنی النابلسی عن جدہ

ومن مشائخ شیخنا الشیخ عبد الحق العلامة الشیخ تراب علی
ابن شجاعت علی اخذ عنہ شیخنا الشیخ اکثر العلوم فقها وحدیثا وغیرهما د

ـــــــــــــــــــــــــ
ع نسبة الی قریة من قری مصر کذا فی حاشیة العجالة النافعة لعبد المعاذی مسکین غفر لہ

قرأ علیہ الامہات الست وهو اخذ عن مشائخ کثیرین من اجلهم العلامة المحدث

مولانا محمد اسحق الدهلوی واخذ بمکة المکرمة عن العلامة الفهامة الشیخ

الاجل عبدالله سراج وسیأتی ذکر مشائخه الاعلام بحول الله وقوته

صورة اجازة الشیخ عبدالحق

وهذه صورة الاجازة التی کتبها لی شیخنا العلامة محمد عبدالحق النقشبندی ادام الله فیوضاته

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی اشرف

المرسلین سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه اجمعین **اما بعد** فیقول عبده الضعیف

محمد عبدالحق ابن مولانا المولوی شاه محمد بن یار محمد عاملهم الله

بفضله العمیم ان الصالح الاسمی والبرکة العظمی المولوی الحاج

عبدالهادی سلمه الله الازلی الابدی قد سمع منی سورة الفاتحة

وسورة الصف وکتبت له سند القرآن المجید واجزت له روایة

سورة الفاتحة وسورة الصف وغیرهما واجزت له بکل ما یأتی

اجازة عامة تامة اللهم زده علماً وفهما ووفقه لما تحب وترضی

وعافه فی الدنیا والاٰخرة واجعل خاتمتنا علی الخیر والسعادة ـ

حرره فی التاسع عشر من محرم الحرام سنة الرابع والعشرین

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبويه على صاحبها الف الف صلوة وتحيه بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

(محمد عبد الحق ١٣٨١)

الشيخ الثاني ٢

٢ ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح[له] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة وتستفيد بافاداته فائدة تامة وقد حضرت فى درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

له صــ ٢٢٢
ولـه شان نبيع وذكر شريف وهذا هو الذى ذكره الشيخ الصديق البوفانى فى كتابه الروض الممطور فى علماء شرح الصدور وشكرا لله تعالى على حصول نعمة شركته فى درس حديثه رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان ورسالة كفاية الغلام للامام عبد الغنى النابلسى طبع بمصر منها عقود الدر النضيد فى مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنة ١٣١٣ بمكة المكرمه ١٢ المسكين محمد عبد الهادى غفر الله له ولوالديه ولمشائخه امين ؛

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئاً من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ الباری وقد لقمنی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول والاذکار والاوراد وغیرہا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ المبارک مع ختمہ فی اٰخرہا وہو اخذ عن مشائخ کثیرین منہم والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث المفسر الشیخ عبد اللہ سراج المتوفی ۱۲۶۴ عن عمر ابن عبد الکریم العطار المکی قد مر ذکرہ اٰنفا وعن محمد بن ہاشم عن محدث دار الہجرۃ الشیخ صالح الفلانی المتوفی ۱۲۱۸ عن مشائخہ الکرام منہم العلامۃ الشیخ محمد بن محمد بن سنۃ العمری عن الشریف ابی عبد اللہ محمد بن علی الولاتی عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی ومنہم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج الدین محمد ابن عبد المحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی الشیخ محمد سعید ایضاً عن الشیخ ابی طاہر ابن الشیخ ابراہیم الکورانی عن الشیخ محمد بن عبد اللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبد اللہ البصری

مشائخ شیخ عبد اللہ سراج

مشائخ شیخ صالح الفلانی

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي واخذ

الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن

ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ

الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنہ ۱۲۲۱ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني

النابلسي وعن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين من ثبت ابن عابدين

ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد

النخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنہ ۱۲۱۸

المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام

المتوفى سنہ ۱۲۰۰ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس

محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين

عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين

محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنہ ۱۲۲۰ عن الشيخ شهاب الدين

احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عيد النمرسي عن حافظ

الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي

مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

مشائخ عبد الرحمن الكزبري

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن ابن جمال الدين الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد ابن عقيل السقا باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب احمد الملوي والشيخ حسن بن على المدابغي والعارف الشيخ محمد بن سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين وفيه ايضا واجاز (اى الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين الغزي مفتى الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور سنة ١٢٠٠ وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس

كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠١ او تأمل ١٢ عبد

ـــه ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هنالك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢٠٢ والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم ومن مشائخ شيخنا صالح
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفي سنة ١٣٠٤ وهو يروي عن الشيخ عثمان الدمياطي عن العلامة محمد
ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ علي بن الشيخ
منصور الشنواني والشيخ عبد الله بن حجازي بن ابراهيم الازهري الشهير
بالشرقاوي فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفي سنة ١٢٣٣ فله مشائخ
اجلة منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن علي بن احمد بن مكرم
الله الصعيدي العدوي المالكي المتوفي سنة ١١٨٨ عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ
حسن بن علي العجيمي ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدي علي بن محمد بن علي السقاط
المالكي عن الشيخ محمد الزرقاني عن والده الشيخ عبد الباقي عن
الشيخ علي الاجهوري عن الشيخ محمد بن احمد الرملي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم
البصري والشيخ احمد النخلي ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتي الحنفي
المتوفي سنة ١١٨٨ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي والشيخ
عيد النمرسي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهري الكبير والشيخ

هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف الخالدي الجوهري ولد سنة ١٠٩٦
اجازه ابن سالم البصري ومحمد الزرقاني توفي سنة ١١٨١ ١٢ عبد الهادي غفر له

مشايخ الامير الكبير

كان الاجهوري ضريرا وسبب كونه ضريرا مذكور في النصف الاول من رحلة العياشي رح ١٢ عبد الهادي

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید محمد بن محمد بن محمد الحسنی البلیدی المغربی المالکی وغیرہم واما الشیخ محمد الشنوانی فھو یروی عن العلامۃ الشیخ ابی العزائم علیسی بن احمد البراوی عن الشیخ احمد الدفری عن الشیخ سالم البصری عن والدہ الشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیۃ الاجھوری والشیخ احمد الراشدی وھم یروون عن الشیخ محمد العشماوی عن البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد السمانوی المشھور بالمنیر عن العلامۃ الشیخ محمد بن محمد البدیری المشھور بابن المیت ویروی ایضاً عن العلامۃ السید محمد مرتضی بن محمد الزبیدی عن ائمۃ مشاھیر منھم العلامۃ الشیخ سابق بن رمضان ابن عزام الزعبلی الشافعی عن محمد بن علاء الدین البابلی ومنھم الشیخ عمر بن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی والشیخ احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوھری

مشائخ الشیخ الشنوانی

مشائخ السید مرتضی الزبیدی

ولد رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۰۹۶ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیرہ وتوفی ۱۱۸۱ کذا فی حاشیۃ ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الھادی غفرلہ۔

وعبدالله بن محمد بن عامر الشبراوی کلهم عن الشیخ عبدالله المصری
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ حسن
العجیمی ومنهم الشیخ العارف عبدالله میر غنی المکی عن الشیخ احمد النخلی
ومنهم العلامة الحبیب عبدالرحمن بن الحبیب مصطفی بن شیخ العیدروس
المتوفی بمصر سنة ۱۱۹۲ عن جده شیخ بن مصطفی عن السید عبدالله بلفقیه
عن الشیخ احمد القشاشی والشیخ عیسی بن محمد بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی والشیخ زین العابدین واخیه الشیخ علی ابنی عبد القادر الطبری
وقد مر سابقا ذکر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السید شیخ
ابن مصطفی عن السید الجلیل علی بن عبدالله العیدروس صاحب
السورة عن العلامة عبدالله بن ابی بکر الخطیب عن العلامة عبد العزیز
الزمزمی المکی والشیخ احمد القشاشی المدنی وغیرهم واخذ السید
عبدالرحمن ابن مصطفی عن الشهاب احمد الملوی والشهاب الجوهری
والعارف سیدی مصطفی البکری والعارف محمد الحفنی والشیخ محمد
ابن الطیب المغربی والشیخ محمد حیاة السندی وغیرهم واما
الشیخ عبدالله الشرقاوی فقد تقدم ذکره فی ذکر مشائخ الشیخ

بلد فی الهند مشهور ۱۲

باخذ القشاشیہ ۱۲ ۵۱

اسماعیل بن ادریس الرومی شیخ الشیخ عبد الغنی الدهلوی **ومن مشائخ السید احمد دحلان** العلامة محدث اهل الشام الشیخ عبد الرحمن الکزبری المتقدم ذکره والشیخ ابو علی ارتضا علیخان العمری اجازه فی ذی القعدة سنة ١٢٧٢ بمکة المکرمة عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار **ومن مشائخ شیخنا الشیخ صالح کمال** العلامة السید ابو الانوار محمد علی بن طاهر الوتری الحنفی المدنی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم العلامة الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی والعلامة الشیخ احمد منة الله المالکی الازهری وهو یروی عن العلامة محمد الامیر الکبیر — **وهذه صورة الاجازة التی کتبها لی شیخنا الشیخ صالح کمال الحنفی الامام الخطیب بالمسجد الحرام شیخ العلماء بمکة المکرمة اعاد الله علینا من برکاته** —

الحمد لله واصل من انقطع الی علی جنابه ۞ ورافع من وقف علی فسیح عتابه

له المتوفی فی التاسع والعشرین من الجمادی الاولی سنة اثنتین وعشرین بعد الالف وثلثمائة یوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون فی البقیع الغرقد امام قبة امهات المومنین عند قبر والدیه رحمهم الله تعالی کذا فی الباقیات الصالحات ١٢ محمد عبد الهادی غفر له

والصلوة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع شرائع الاسلام، وعلى آله واصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء الكرام؛ **اما بعد** فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل الشيخ **عبد الهادی** الحنفي الحيدرآبادی ان اجيزه بجميع مروياتي في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لی روايته من فقه وحديث وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدرايه لا ادری كما اجازني بذلك مشائخي الثقات منهم والدی المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة ابو الانوار السيد على ظاهر الوترى الحنفي وغيرهم من المشائخ الاعيان الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلو الزمان ومره وان لا ينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له امين وما هو الواقع جرى وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤



الشيخ الثالث ٣

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مدظله العالي على رؤس المسترشدين امين - حضرت كثيرا من مجالسه السنية - وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد على ذلك في كل بكرة وعشية - وحضرت من دروسه في تفسير الخطيب الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل الكتب الستة للشيخ الامام الكامل النبيه - محمد سعيد سنبل الفقيه - رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

(١) كانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان الله ذي الايادي -

المسلسل بالأولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني
وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني
الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى آخره وسمعت منه سورة الصف وبسائر واجازني
مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه
ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد
ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفى سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم
العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفى سنة ١٢٤١ عن السيد الامام
عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفى سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب
الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ١١٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد
المتوفى سنة ١١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفى سنة ١٠٦١
عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي
المتوفى سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفى سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة
السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد
سنة ٩٩٠ عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر بن
سميط المتوفى سنة ١٢٥٧ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى سنة ١٢٧٣ وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى سنة ١١٩٥ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى سنة ١٢٦٥ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد ابن
عمر بن حامد المتوفى سنة ١٢٠٩ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى سنة ١١٥٤ عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيَّخ بن علي

مُشَيَّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت
ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له.

باعبود باعلوى ومن اجل مشائخه الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشى قرأ عليهما فى علوم الشريعة والحقيقة والبساه الخرقة
ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابى بكر بن سالم بسنده الطويل الآتى ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردى المدنى بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفى سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل
عن شيخه السيد العلامة ابى بكر ابن على البطاح الاهدل عن شيخه
عمه السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوى
عن الحافظ ابى الفضل ابن حجر العسقلانى **وقد اخذ** السيد
يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصرى
والشيخ حسن العجيمى والشيخ احمد بن محمد النخلى **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنی والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجی فالاول یروی عن الشيخ محمد حيات
السندی عن الشيخ عبد الله بن سالم البصری والثانی عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المکی المتوفی بمکة المکرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصری **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذکره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الريس المتوفی سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد علی ابن عبد البر الحسنی الونائی
والشيخ صالح بن محمد الفلانی والسيد محمد بن عبد الرحمن الکزبری
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقی وهؤلاء المشائخ قد سبق
ذکرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الکريم العطار المکی عن مشائخه الکرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشی المتوفی سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن کثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفی سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفی سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفی سنة ١٢٠٤
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الريس

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد
يس ابن السيد الامام العارف عبد الله ميرغنى عن والده عن
الشيخ احمد النخلى واخذ السيد يس عن الشيخ محمد طاهر سنبل
والشيخ عبد الملك القلعى والشيخ مصطفى الرحمتى والشيخ صالح القلا...
والشيخ عبد الرحمن ديار بكرى والشيخ عثمان الشامى والشيخ عبد الغنى
هلال والشيخ عبد الرحمن المغربى التادلى والشيخ ابراهيم الفتنى وغيرهم
واخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة عمر
ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبيرى
الزمزمى المكى والشيخ منصور بن يوسف البديرى والسيد عبد الرحمن
ابن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة
الحبيب محمد بن عيدروس المتوفى ١٢٤٧ھ وهو يروى عن السيد الامام
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن يحيى مقبول
الاهدل ويروى عن الشيخ عبد الباقى بن محمد صالح الشعاب
الانصارى المدنى عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادرى
الشهير بالسمان عن السيد مصطفى البكرى عن الشيخ عبد الله بن

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام
نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي
والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم **ويروي** عن السيد الامام
زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن
الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم
الكوراني **واخذ** السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي
احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ
علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري **ويروي** عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح
الريس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم **ومنهم** السيد الامام
الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله
بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله
بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ
عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين **منهم** والده العلامة السيد عبد الله
بلفقيه المتوفى سنة ١١٢٢ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله بلفقيه

عيسى بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبي والشيخ زين العابدين بن عبد القادر وأخيه الشيخ علي بن عبد القادر واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم والمتفنن في جميع الفنون السيد ابي علوي محمد بن ابي بكر الشلي عن والده السيد ابي بكر المتوفي سنة ١٠٧٨ عن السيد عمر بن عبد الرحيم البصري واخذ السيد ابو علوي محمد الشلي عن العلامة ابي عبد الله محمد بن علاء الدين البابلي والشيخ عبد الله ابن سعيد باقشير والشيخ علي بن الجمال والشيخ محمد بن محمد بن سليمان المغربي واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ المعمر عبد العزيز الزمزمي والشيخ اسحق بن ابراهيم ابن جمعان الزبيدي **واخذ** السيد عبد الله بلفقيه عن السيد عبد الرحمن بن ابراهيم المتوفي سنة ١٠٥٧ وهو اخذ عن الشيخ احمد الشناوي[٥] عن ابيه الشيخ علي الشناوي عن الشيخ عبد الوهاب الشعراني عن الحافظ السيوطي ومن مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه العلامة الحبيب عبد الله الحداد وبالحرمين الشريفين الشيخ ابراهيم بن حسن الكوراني المدني والسيد الشهير

مشائخ محمد الشلي

مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه

[٥] الشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة كذا في سبحة المرجان
محمد عبد الهادي غفر له

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العجيمي والشيخ احمد بن محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري **ومنهم** السيد الامام الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد **ومنهم** الشيخ المحقق في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفي سنة ١٢٦٦هـ وهو اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار المتوفي سنة ١٢ﻫ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد **واخذ** الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن بن سليمان **الاهدل** وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ محمد صالح الرئيس والسيد احمد بن علوي باحسن جمل الليل **ومن**

مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر وهو اخذ (اي الحبيب الحبشي) عن مشائخ كثيرين **منهم** العلامة محمد عابد بن احمد علي السندي نزيل[1]

---

[1] وله تصانيف كثيرة مفيدة منها ثبته المسمى حصر الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الحرم المكي على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفي ظفرت على مطالعة جزئه الثاني بمكة المكرمة عند محبي في الله العلامة مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم سنة ١٢٥٠ﻫ ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

المدينة المنورة المتوفى سنة ١٢٥٧ھ وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانى والشيخ محمد طاهر سنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصارى الخزرجى عن والده عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوى وله ثبت مشهور **و**

يروى الشيخ محمد حسين[1] عن السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكادى الاهدل اليمنى والشيخ محمد[2] بن سالم السفارينى النابلسى الحنبلى المتوفى سنة ١١٨٨ھ وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلى وعبد الله بن سالم البصرى **ويروى** ايضا عن الشيخ ابى الحسن بن محمد صادق السندى عن الشيخ محمد حيات السندى عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ احمد النخلى **ويروى** ايضا عن الشيخ محمد السمان المدنى اجازة عن الشيخ عبد الله

مشايخ الشيخ عابد السندى

مشايخ الشيخ محمد حسين

---

[1] وهو عم الشيخ محمد عابد السندى [2] عبد ... [3] الشيخ محمد السفارينى المولد بسفارين قرية من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤ھ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنى النابلسى وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزى واحمد المنينى وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الى بلده ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى واجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الاداب فى مجلدين.

...العلم عند اخى فى الله الشيخ صديق النابلسى تلميذ شيخنا عبد الله القدومى النابلسى

البصري **ويروي** ايضا عن الشيخ عبد الخالق بن علي المزجاجي عن والده
عن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي **واخذ** الشيخ عابد عن الشيخ يوسف
ابن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن والده محمد بن علاء الدين وهو
اخذ عن والده علاء الدين المزجاجي عن عبد الله بن سالم البصري
والشيخ علاء الدين قد طلب الاجازة لولده الشيخ محمد من الشيخ
عبد الله البصري فيروي الشيخ محمد بن علاء الدين عن البصري اجازة
بلا واسطة **واخذ** الشيخ عابد ايضا عن العلامة السيد احمد بن
سليمان هجام عن السيد العلامة صفي الدين احمد بن محمد شريف
مقبول الاهدل عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي
والشيخ ابي طاهر ابن الشيخ ابراهيم الكوراني **ومنهم** العلامة يوسف
ابن مصطفى الصاوي المصري والشيخ ابو الفوز احمد المرزوقي مفتي
المالكية بمكة المكرمة كلاهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن
عبد القادر الامير الكبير صاحب الثبت الشهير عن مشائخه الذين
تقدم ذكرهم **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الرحمن الكزبري الدمشقي
والعلامة السيد عبد الرحمن الاهدل وقد مر سابقا ذكر مشائخهما

شيوخ الشيخ عابد السندي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد ابن محمد المغربي الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي الشريف الخطابي الحسني الشلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي عن العلامة سيد محمد التاؤدي ابن الطالب شارح تحفة الحكام عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو المواهب المزوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبدالوهاب التازى ايضا عن الشيخ ابي سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعدانى عن محمد بن عبدالسلام البناني شارح الاكتفا وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكورانى **واخذ الشيخ فالح** ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران اليا صلي الشريف الحسنى وهو يروى عن الاستاذ ابي العباس احمد ابن عبدالرحمن الطبولي المعمر برواية عن العلامة على ابن مكرم الله العدوى الصعيدى المصري المالكى المتوفي وتلامذته العارف الدردير والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفنى **واخذ** ايضا عن العلامة سيدى محمد طاهر الغاثى عن الشيخ مصطفى البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبدالله سراج والشيخ عبدالغنى المجددى الدهلوى المدنى **ومن مشائخ** الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زينى دحلان وقد مر ذكره

وهذا صورة الاجازة التى كتبها الى شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوى الحبشى متع الله المسلمين بفيوضاته

امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وكل سالك في خير مقصد. وبعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذالك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذالك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق الشيخ الرابع
والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شيخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشيخ احمد ابو الخير
ابن عبد الله ميرداد الحنفي المكي ادام الله فيوضاته -

قرأت عليه اوائل[له] الشيخ اسمعيل العجلوني رحمه الله تعالى وسمعت من
لفظه ابوابا من صحيح البخاري تجاه بيت الله الباري وانتفعت بمجالسه
الشريفه ولطائفه المنيفه فاجازني بكل مروياته وكتب لي اجازة بخطه
الشريف وزينها بختمه المنيف وهو يروي عن العلامة السيد عبد الله
ابن المرحوم السيد محمد كوجك عن العلامة الشيخ محمد عابد السندي
وعن العلامة ابي علي محمد بادتضا العمري عن العلامة الشيخ
عمر بن عبد الكريم المكي وغيره - وهذه صورة اجازة شيخنا الشيخ
احمد ابي الخير ميرداد ادام الله بركاته بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن اسند الامور جميعها اليه - وجعل صحيحها وضعيفها عائدة عليه
وصلاة وسلاما على النبي الهاشمي جد الحسن - وعلى آله وصحبه البالغ

له جمع رحمه الله تعالى فيها اربعين حديثا من اربعين كتابا من اول كل كتاب حديثا واحدا الا من صحيح البخاري ومصنف عبد الرزاق فذكر فيها من كل واحد منهما حديثين وقد يذكر من اول واخر الكتب وسماها رسالة عقد الجوهر الثمين في اربعين حديثا من احاديث سيد المرسلين ومن غرضه من جمعها تسهيل قرأتها على الشيوخ لطلبا للاجازة منهم بهذه الكتب ١٢
محمد عبد الهادي كان الله ذي الايادي

ماجاء فی فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر فی کل زمن - صلاة وسلاما دائمين الی اليوم المشهور - وعلی من تبعهم باحسان علی توالی الايام والدهور

اما بعد فقد طلب منی الفاضل الاديب - المجتهد للوذعی الاديب الباذل وسعه فی طلب الحديث وسند رجاله - البازغة شمس فضله فی ذلك كما علم من قاله وحاله - المكرم ابوسعيد محمد عبد الهادی - بن محمد عبد الكريم بن احمد المدراسی الحيدر آبادی - بعد ان قرأ علی اوائل الكتب الاربعين المندرج فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام - تجاه البيت الامين ان اجيزه بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة - ولا ممن يحوم حول هذا الميدان ويسلك فجاجه - ولكن لما كان الطالب المذكور زاده الله تعالی نورا علی نور - اهلا لكل فضيلة - ومحلا لكل خصلة جميلة ولاح لی حسن نيته وطويته - من ضياء فجر غرته وطلعته - ولم يكن بد من اجازته - تجاسرت واجزته بجميع ما اجازنی به شيخی المرحوم العلامة السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك امكنا البخاری من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاري من كل ما هو مذكور في سنده المشهور بحصر الشارد - الراوي
لكل صادر ووارد - ومن جميع ما اجازه به شيخه المرحوم الفهامة ابو علي
محمد بارتضا العمري من كل ما هو محرر بسنده المسمى بمدارج الاسناد -
الحاويات هذان السندان للعلوم النقلية والعقلية - والاذكار والادعية
واوصيه بتقوى الله تعالى في السر والعلانية - وان يدخلني في دعائه
بالخير بحسن توجه ونية صافية - وقد اجزته ايضا بان يجيز بكل ما
ذكر من يراه اهلا - وصلى الله تعالى على خاتم النبيين وعلى آله وصحبه
صلاة وسلاما متتابعين الى يوم الدين

رقمه الراجي من المولى الكريم الفوز في يوم التناد - احمد
ابو الخير بن عبد الله ميرداد - خادم العلم والخطيب والامام
بالمسجد الحرام (١٤ جمادى الثانية سنة ١٣٢٤)



٥ الشيخ الخامس

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسندنا العلامة
الحبر الفهامة المفسر المحدث الشيخ محمد بن

(١) من مصنفاته فيض المنان بشرح فتح الرحمن في فقه الشافعي مطبوع بمصر هداية العوام في اركان الايمان والاسلام ابتداء التوحيد وآخره الفقه ومنها حاشية على مناسك الخطيب الشربيني

زبير بن محمد مكي

سليمان حسب الله الشافعي المدرس بالمسجد الحرام نفعنا الله به وبعلومه آمين۔ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية بالمشافهة حين اجتماعي به في البلدة المكرمة في المسجد الحرام في الخامس عشر من شهر الجمادى الأخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة بعد الالف وسمعت بقراءة الغير عليه اوائل العجلوني رحمه الله تعالى وحضرت من دروسه في الجامع الصغير للامام السيوطي مع شرحه المسمى بعزيزي وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين وآجازني ولولدي ايضا بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخ الاعلام ائمة الهدى ومصابيح الظلام **منهم** العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني الشرواني عن الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير واخذ الباجوري عن الشيخ حسن القويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد السحيمي عن عبد الله الشبراوي عن الشيخ عبد الله البصري **ويروي الشيخ عبد الحميد** عن الشيخ عبد الغني

٢

(بقيه حاشيه صفحه ١٠١)
صاحب التفسير وغيرهما وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا في الدنيا وكانت حلقة درسه في التفسير والحديث كبيرة بالحرم المكي ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

عن الشيخ حسن القويسني ويروى ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا ومنهم العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ ابراهيم السقا عن الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن الشيخ على بن عبد القادر ابن الامين عن احمد الجوهرى عن الشيخ عبد الله البصرى ويروى اى السقا ١٢ عن الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشريف الادريسى عن الشيخ عبد الله البصرى ويروى عن الشيخ الامير الصغير عن والده الامير الكبير ويروى عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسني المتقدم ذكرهما ومنهم العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير ومنهم العلامة الشيخ احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسني والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور ومنهم العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره ومنهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير او ابنه

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي والدمهوجي وحسن
العطار وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال
الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي ومنهم
العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني و
منهم العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشائخه
الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ
ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد
الحليلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن
يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ
القاوقجي مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى
بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي — **وصورة اجازة شيخنا و**
سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت
بركاته ما نصه — بسم الله الرحمن الرحيم — احمدك اللهم
يا مجيب من دعاك وامّلك — ومجيز من قصدك وامّ لك — واشكرك على
مزيد نعمك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازه — وتفضلك

على الطلبة العلم حتى تختم حقيقة السعادة وحصلت لكل منهم مجازه - واصلي
واسلم امتثالاً لامرك يا علي يا مسند على نبيك اعلى مرجع ومستند -
سيدنا محمد صاحب الشرائع المطهرة - والسنة الواضحة المحفوظة النيرة
الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع من اجازة وكتابة وقراءة
ومناولة وسماع وعلى آله سفن النجاة والهدى - واصحابه نجوم الاهتداء والستر
في الاقتداء - وبعد فقد جمعني الله تعالى بالاخ الفاضل ابي سعيد الشيخ
محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس مني ان اقتدي باشياخي واجيزه - ولو بعبارة وجيزة فقلت
في نفسي لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت في غير ضرم - لكن حسن
ظنه حمله على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلاً عن
المقال - ومقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور عفا
الله لنا جميعاً ان الاجور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني
درايته - من منقول ومعقول - وفروع واصول - بشرط اهليته لما
يرويه - او ينقله او يحكيه - وان لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله
فيه - وعند التوقف ان يراجع المشايخ المهرة - والكتب الصحيحة

محررة حسبما اجازني بذلك اشياخي العظام جمعنا الله واحبتنا بهم
في دار السلام - وهم كثيرون فمنهم شيخنا الشيخ عبد الحميد الداغستاني
الشرواني عن اشياخه كالشيخ ابراهيم الباجوري عن شيخيه الشيخ
محمد الفضالي والشيخ حسن القويسني والفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير
الكبير وثبتاهما مشهوران والقويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد
السحيمي عن عبد الله الشبراوي المتوفي سنة ١١٧٢ وثبته مشهور ويصل سند
كل من هؤلاء الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوي عن البصري بلا واسطة وكالشيخ عبد القدوس عن شيخه القويسني
السابق وكالشيخ ابراهيم السقا وسائر اشياخه ومن اشياخي
ايضا شيخنا الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المعظمة ودفين
المدينة المنورة عن اشياخه كالشيخ القويسني والشيخ الباجوري
السابقين وكالشيخ عبد الغني الدمياطي الآتي ذكره على الاثر ومن
اشياخي ايضا شيخنا وشيخ شيخنا الشيخ عبد الغني الدمياطي عن
اشياخه ومنهم الشيخ الشرقاوي والشيخ الامير الكبير السابقان ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ احمد العراوي عن شيخيه الجمال الفضالي

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني عه صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعه البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ شافعي الفيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

عه له مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري ١٢ عبد الهادي غفر له

محمد اليحيى قدس الله اسرارهم وافاض علينا انوارهم ۔ واعلا اسانيدى فى
صحيح البخارى ما ارويه من طريق القسطلانى وهو اعلى سند يوجد فى الدنيا
كما قاله الاشياخ فانى ارويه عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغنى الله
عن الامير الكبير عن على العربى السقا عن عبد الله البصرى عن ابراهيم
الكورانى عن ابن سعد الله اللاهورى عن محمد بن احمد النهروالى
عن ابيه عن ابى الفتوح احمد الطاوسى عن بابا يوسف الهروى المعمر
ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغانى المعمر ح وارويه
عن الامير بسند اعلا من هذا بدرجة والامير يرويه عن الشيخ
على الصعيدى العدوى عن محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن العجيمى عن
الشيخ احمد العجل اليمنى عن يحيى بن مكرم الطبرى عن ابراهيم بن
صدقة الدمشقى وغيره بروايتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغانى
المعمر مائة واربعين سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغانى ح وارويه
بسند اعلا من هذا بدرجة عن الشيخ عبد الغنى الهندى والشيخ
محمد القاوقجى كلاهما يرويه عن الشيخ عابد السندى عن صالح الفلانى
عن محمد بن سنة الفلانى عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالى

عن ابی الفتوح الطاوسی عن بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفرغانی عن یحیی بن عمار الختلانی المعمر مائة وثلاثا واربعین سنة عن محمد بن یوسف الفربری عن امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین فبینی وبین البخاری فی السند الاخیر احد عشر وفی الذی قبله اثنا عشر وفی الذی قبله ثلاثة عشر واعلا اسانید البخاری الثلاثیات واطولها تسعة فبینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم فی سند الشیخ عابد اربعة عشر فی الثلاثیات وفی سند الامیر عن العدوی خمسة عشر وعن السقاط ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجی من الله رضاه **محمد بن سلیمان حسب الله** المکی الشافعی المدرس فی حرم مکة المعظمة عامله الله برضوانه ووالدیه وذریته واشیاخه واحبته فی الیوم الحادی والعشرین من جمادی الثانیه سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرین بعد الف وثلاثمائة من الهجرة النبویه علی صاحبها افضل الصلوة والسلام وآله واصحابه الکرام والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین



عين الشيخ السادس

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل

عين العلم والدرايه - ينبوع الحلم والروايه - الحافظ

العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر

مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكي المغربي

المكي المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار

والبلاد ونظم به خصائص السنة فى كل مجمع ونادر

حضرت - درسه فى صحيح البخارى وسمعت املاءه فى النحو من شرح

الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام

مالك كان يزدحم على درسه من الخواص والعوام وكان حافظ القرآن

والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط

فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت

منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخى فى الحديث - وقد حدثنى بالحديث

المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء

واضافنى على الاسودين ولقمنى واجازنى بسائر مروياته باللفظ والكتابة

وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابى فراج ابن سليم

البشری المصری عن الشیخ ابراهیم بن محمد الباجوری ومنهم الشیخ منة الله عن الامیر ومنهم الشیخ عبد الله القدومی النابلسی وآروی عنه بلا واسطة فانی اخذت عنه حین قدم مکة المکرمة قاصد الحج سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرین بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبویة وهو یروی عن الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری ومنهم الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی وهذا صورة

والشیخ القدومی عنه بلا واسطة ۱۲ عبد الهادی۔

الاجازة التی کتبها لی مولانا الحافظ المحدث المتقن الشیخ شعیب المذکور متع الله المسلمین بطول حیاته

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی استخلص العلماء بعنایته من غیاهب الجهالات وجعلهم امناء علی خلقه یقومون بحفظ شرائعه حتی یؤدوا الخلق تلک الامانات فهم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء ویستغفر لهم کل شیئ حتی الحیتان فی البحر ویحبهم من فی السماء والصلوة والسلام علی سید الاولین والآخرین وعلی آله واصحابه ما تعاقبت

له ولد سنة ۱۲۳۶ له ومن تصانیفه الرحلة الحجازیة ۱۲ عبد الهادی غفر له۔

الايام والليالي - اما بعد فقد استجاز مني الحاج الابر الشيخ الابرك
الناسك الازكى عبد الهادي بن عبد الكريم بعد ان
سمع مني دروسا في مؤطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية
والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخاري وشيئا من الفية
ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه مني بل اجزته اجازة عامة في كل ما
يجوز عني روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا
بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة
والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشري عن الشيخ منة الله عن
الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره
في ثبته ومنهم الشيخ عبد الله القدومي النابلسي عن الشيخ حسن بن
عمر الشطي عن الشيخ الكزبري (الدمشقي ۱۲) الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم
السباعي عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالي عن الشيخ ابي حفص
الفاسي عن محمد بن عبد القادر الفاسي عن ابي سالم العياشي الى
اخر ما ذكر في ثبته - واوصي المجاز المذكور بتقوى الله في السر والعلانية
وان يسهم لي من دعواته في خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

(حاشية: ...الشيخ عبد الرحمن ابن محمد ...زبري والشيخ القدومي ...عن الشيخ عبد الرحمن ...زبري بلا واسطة ۱۲ ...بد الهادي)

وآله - وحرر في العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و

ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكي

(ختم: شعيب بن عبد الرحمن ١٣١٨)

الشيخ السالم

ومن مشايخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع

بين شرفي العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس

البار الشافعي مذهبا والعلوي طريقة وقد حسّن ظنه في

فسمع مني واسمعني وولدي محمد عبد المجيب اصلح الله حاله واحسن

مآله الحديث المسلسل بالاولية في العشرين من الجمادى الاخرى

سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازني واجازني بكل

مايجوز له روايته واعطاني الاجازة وهي بخط ابنه - وهو اخذ

عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار

عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن

زيني دحلان واخذ عن السيد على طاهر المدني وعن الشيخ فالح

وكذلك اجاز لولدي محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى في الدارين و

رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا في الدنيا

راغبا في الآخرة ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له -

المدنى وعن العلامة السيد محمد ابى النصر الخطيب ابن السيد عبد القادر الخطيب ابن السيد صالح الخطيب الحسنى الجيلانى الشافعى خطيب الجامع الاموى بدمشق الشام وهو اخذ عن كثير منهم والده السيد عبد القادر المتوفى سنة ١٢٨٨ عن والده السيد صالح المتوفى سنة ١٢٥٦ عن ابيه السيد عبد الرحيم المتوفى سنة ١١٩٠ عن الشيخ سعيد سنبل واخذ السيد صالح عن الشيخ محمد طاهر سنبل واخذ ايضا عن الشيخ خليل الخشه عن الشيخ محمد خليل الكاملى واخذ ايضا عن الشيخ محمد بن يوسف الشمسى والشيخ سعيد الحلبى والشيخ الفضالى وتلميذه الباجورى واخذ ايضا عن الشيخ محمد بن مصطفى الرحمتى عن والده واخذ ايضا عن الشيخ عبد القادر الميدانى عن الكاملى ومنهم الشيخ محمد العزب الدمياطى المدنى والسيد اسماعيل البرزنجى والسيد زين العابدين جمل الليل والشيخ عبد الرحمن الكزبرى والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ السقا والشيخ محمد الدمنهورى ومنهم الشيخ احمد بن سليمان الاحمدى النقشبندى الخالدى الاكبرى الروادى عن العلامة السيد محمد امين عابدين ومنهم الشيخ احمد الحجار المعروف لبشنون عن الشيخ خليل الخشه والشيخ سعيد الحلبى ومنهم الشيخ عمر افندى الغزى ابن عبد الرحمن افندى الغزى

العامري المتوفى سنة ١٢٠٠ عن الشيخ عبد القادر النابلسي عن جده اب ابيه عن
عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة السيد محمد بن حسين الكتبي المكي
عن محشي الدر العلامة السيد احمد الطحطاوي **ومنهم** الشيخ احمد
الدهان والشيخ يوسف الغزي والشيخ حسين الدجاني مفتي يافا
والشيخ احمد التمرتاشي والشيخ حامد العطار والشيخ عبد الله بن
الشيخ سعيد الحلبي **ومنهم** والدته الشيخة فاطمة بنت الشيخ الخليل
الخشة المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشيخ الخليل الخشه **ومنهم**
جده السيد صالح وقد اجازه وعمره ثلاث سنين - **واخذ شيخنا** ايضاً
عن السيد محمد بن عبد الكبير الكتاني واخيه السيد محمد عبد الحي وهما
عن والدهما السيد عبد الكبير المذكور عن الشيخ عبد الغني المدني
وعن الشيخ ابراهيم السقا - **وهذه صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي اوصل من اليه استند - واجاز الى مطلوبه من عليه
اعتمد - والصلاة والسلام على من منه المدد - سيدنا ومولانا وحبيبنا
وقرة اعيننا محمد - الواسطة العظمى لديه - وعلى آله المنتسبين اليه -
الآخذين بالحظ الاوفر بما اتى عن الله وعن اكرم الخلق عليه - عن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالأولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبيد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للصحبة والاحاديث التى يرحل اليها - وارويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد لبار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم - واجيزهما ايضًا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشرطه المعتبر عند اهله وهو التثبت فى العلم وعن سيدى مفتى مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية . اجيزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويلة
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبد الله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسيانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضا بما اوصى به الله انبياءه
واولياءه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة . وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد . قاله
بفمه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشافعى مذهبا
كان ذلك ببلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ١٣٢٢

الشيخ الثامن

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل المجتهد الكامل الشيخ محمد سعيد بن عبد الله القعقاعي القرشي الاذخري المدرس بالمسجد الحرام ادام الله افاضاته سمعت منه الحديث الاولية الحقيقية بالمشافهة وهو يرويه كذلك عن الشيخ جمال الحنفي عن الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار بسنده واجازني وولدي بمروياته كلها واذن لي في اجازة من شئت وذلك في الثامن من رجب سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين

كوچك

وهو اخذ عن الشيخ السيد عبد الله بن محمد كوشك المكي السابق ذكره واخذ عن الشيخ علي بن احمد حبيش الرهبيني الشافعي عن الشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري الازهري واخذ عن الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضي المخا عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد ابن العلامة السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي عن ابيه السيد محمد عن جده باسانيده وقد سبق ذكرهم

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين

والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين **اما بعد** فقد حضر عندى وسمع منى وتلقّى عنى **اخونا**
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عمومًا فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حُبَيش التوهَبِينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم **يروى الاول** عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة

المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي

بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني

وفي ثبت جده السيد يحيى وغيره ح ويروى الثالث عن البرهان

ابراهيم السقا الأزهري والبرهان الباجوري والشمس الدمنهوري

وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار

الشمس في رابعة النهار اجزت المذكورين برواية جميعها عني

اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر

واوصيهما بما اوصى به نفسي من ملازمة التقوى في السر والنجوى

وان لا ينساني ومشائخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما

بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم

الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين

املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد

اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام



٩ الشيخ التاسع

وممن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه بذلك شيخه الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن والده السيد عبد القادر عن جده لامه الشيخ خليل الكشه عن الشيخ محمد خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

٥ ١٣ رمضان ١٣٢٣ يوم الاولية اسمعيل

وآخذ شيخنا اسعد الدهان عن العلامة الشيخ حسين الجسر[1] الطرابلسي عن العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية الدر المختار عن مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام العلامة احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

[1] الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته لي حميد

ابراهيم النابلسى وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسى وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغنى النابلسى ومنهم العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموى وهو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والشيخ محمد الحنفى والشيخ
احمد الجوهرى والشيخ ابى الطيب المغربى المدنى والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ على افندى بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستانى المتوفى ١١٩٩ وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكى
عن الشيخ محمد بن على الكاملى عن الشيخ خير الدين الرملى واخذ
الشيخ على افندى ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدى والشيخ ايوب
الداغستانى ثم رحل الى الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حياة
السندى عن الشيخ عبد الله البصرى واخذ الشيخ محمد سعيد الحموى عن
الشيخ محمد التافلاتى المغربى الآتى ذكره وعن حسن الحموى بن كذا
مصغرا والشيخ منصور الحلبى الخلوتى والشيخ صالح الجينينى ومنهم
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلانى المدنى ومنهم
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلى شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينينى ومنهم الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري
الحنفي الشهير والده بالعقاد المتوفى سنة ١٢٢٢ قال الشيخ ابن عابدين رحمه الله
تعالى في ثبته لازمته مدة مديدة ـ وخدمته اياما سعيدة ـ وقرأت
عليه كتبا عديدة ـ ورسائل مفيدة ـ وكان احفى بي من الوالد على الولد
واراني اكراما لم اره قط من احد ـ وبذل جهده في نفعي واسدى الي
ما اشكره ليس في وسعي ـ وادناني منه دون غيري ـ وصار اولى
مني بامري ـ فجزاه الله تعالى عني كل خير ـ ووقاه كل اسى وضير
واحسن الله تعالى اليه وكثر خيره ـ وجعل في اعلى الفراديس مقامه
ومقره ـ وبارك للمسلمين في حياته ـ وفي ايامه السعيدة واوقاته
وجعلني لا اخرج يوما عن امتثال امره ـ وادام لساني رطبا
بثنائه وطيب ذكره ـ وبالدعاء له عقيب الصلوات ـ وفي
الاماكن المطهرات والاوقات الفاضلات ـ وقال في موضع آخر في
ترجمته هو الشيخ الامام الاوحد ـ والفاضل الهمام الامجد ـ
فريد العصر ـ ويتيمة الدهر ـ من انتهت اليه الرياسة في العلوم
وصار المرجع فيهما من منطوق ومفهوم ـ سليل السادة الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد - المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد
محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الشهير والده بالعقاد
وبابن مقدم سعد الحنفي الدمشقي الخلوتي يتصل نسبه بسيدنا عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه الى ان قال والحاصل انه كان من افراد
عصره - وبركة اهل مصره - وقد من الله تعالى علي بخدمته سبع سنين
وقرأت عليه كتبا عديدة وكان يحبني حبا شديدا - ويكرمني اكراما
مزيدا - واقسم لي مرارا اني اعز عليه من اولاده - وقصد مرة ان
يزوجني بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدي خوفا على ان
اغضبها يوما ان اقع في غضبه مما لا تخلو عنه الجبلة الانسانية وكان
قائما بأموري ومهماتي فجزاه الله تعالى عني خير الجزاء وجمعني واياه
تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وجعل قبره روضة من رياض الجنة
آمين انتهى وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثيرين - منهم العلامة الامام
الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن زين الدين الدمشقي الشافعي الشهير
بالكزبري المتوفي سنه ١١٨٥ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه - وفريد عصره
واوانه - بركة اهل الشام - وعمدة السادة الاعلام - الشيخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه
كتبا عديدة ومنهم الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه
المنلا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام
المتوفى سنة ١١٨٢ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيلة
الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجينيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم
عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن
احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى سنة ١١٨٤ وهو اخذ عن الشيخ محمد
ابي المواهب في سنة ١١٢٥ وعن حفيده بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي
وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن
الشيخ مصطفى اللبدي وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء
المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ
احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي
وولده الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد
ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن علماء معتبرين وجهابذة متقنين كالاستاذ الشهير والعارف

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ

محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدمى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم

ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن

الشيخ سليمان المنصورى الاخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى

واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الاخذ

عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن

الشيخ حسن المقدسى الاخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى

عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ

عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى

ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى

المتوفى سنة ١١ وهو اخذ عن جده لامه العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى

الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس

واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد

ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى

والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠٧ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شیخ الاسلام حافظ اسماعیل بن محمد بن محمد القسطنطینی الحنفی الشهیر بکاتب زاده المتوفی سنہ ۱۲۰ ومن اجل مشائخہ الشیخ محمد بن حسن بن همات الحنفی الشامی والشیخ عمر بن احمد باعلوی السقاف ابن بنت الشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری وهما یرویان عن الشیخ عبد اللہ البصری ومنهم العلامۃ الشیخ ابراهیم بن مصطفی بن ابراهیم الحلبی المتوفی سنہ ۱۱۹۰ وهو اخذ عن السید علی ابن مصطفی بن حسن السیواسی الحنفی الضریر المصری وعن الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی وعن الملا الیاس الکورانی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی وعن الشیخ احمد الغزی وتوجہ الی الحج فاخذ عن الجمال عبد اللہ ابن سالم البصری المکی والشیخ ابی طاهر بن ابراهیم الکورانی المدنی والشیخ محمد حیات السندی واخذ فی مصر عن الشیخ موسی الحنفی والشیخ سلیمان المنصوری مفتی الحنفیۃ وعن الشیخ سالم النفراوی والشهاب احمد الملوی وغیرهم ومنهم العلامۃ الشیخ عطیۃ بن عطیۃ البرهانی الشافعی المصری الاجهوری البصیر المتوفی سنہ ۱۱۹۰ کان علامۃ فقیها متبحرا فی العلوم قیل انہ کان یحضر فی درسہ ماینوف خمسمائۃ طالب ولہ مؤلفات نافعۃ منها

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي في المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقي في مصطلح الحديث لشيخ الاسلام حاشية
على شرح السلم للملوي وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوي والسيد علي
الضرير السيواسي وعن الشمس محمد بن احمد حجازي العشماوي عن
ابي العز العجمي وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفاريني النابلسي
الحنبلي المتوفي سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغني النابلسي والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزي والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي والشيخ مصطفى
ابن مصطفى السواري وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد في مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزي في مجلد ضخم ومعارج الانوار في سيرة النبي المختار شرح نونية
الصرصري مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفى صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة في علوم الآخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر في الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم في

هو شيخ الاسلام ١٢ عبد

مؤلفات الشيخ السفاريني

فضل شهر المحرم وقرع السياط فى قمع اهل اللواط والتحقيق فى بطلان التلفيق وبغية النساك فى فضل السواك ورسالة فى بيان الثلاث وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة فى فضائل وخصائص يوم الجمعة وله مؤلفات غير ذلك[١] ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتى المغربى المالكى ثم الحنفى مفتى القدس الشريف المتوفى سنة ١١٩١ وكان عجيبا فى الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن عابدين فى ثبته حتى اخبرنى سيدى انه مرة ضاف فى حلب عند تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور فى صحن الدار فوائد الجارية فاخبرت سيدها بذلك فساله فقال له قلقت فى هذه الليلة فنظمت عقود العهود فى ستمائة بيت وانه قلب الفية ابن مالك وجعلها مدحا فى سيدى العارف السيد مصطفى البكرى فى يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فى الفقه

[١] منها القول العلى فى شرح اثر امير المؤمنين على رضى الله عنه وشرح منظومة الكبائر الواقعة فى الاقناع ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغرامية فى شرح منظومة ابن فرح اللامية ولوائح الافكار السنية فى شرح منظومة الامام الحافظ ابى بكر بن ابى داود الحائية مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره فى بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشى رحمه الله تعالى ١٢
عبد الهادى غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الف في تسعة وثلاثين يوما في اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوي والشهاب احمد الجوهري والعارف محمد الحفني والشيخ عمر الطحلاوي المالكي وهذه صورة الاجازة التي اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم -

ساحمد رب العرش حمدا مبادرا ... واشكره شكرا جميل المآثر

واهدي صلوة مع سلام مؤبد ... لاحمدنا المحمود شمس المظاهر

وآل وصحب ما تواتر عنهم ... حديث صحيح بين اهل المحابر

وبعد فعلم الدين اجمل مقتنى ... واحسن مكسوب لاهل البصائر

ولاسيما علم الحديث فانه ... محط رحال الراسخين الافاخر

ولازالت الاعلام تسعى بهمة ... الى نيله كي يغنموا للمفاخر

وكان النجيب البهنسي محمد ... لبيب الحجا قد لقبوه بشاكر

له همة حسناء في نيل رفعة ... وتحصيل علم الدين منهاج فاخر

وجاء لدينا كي يجوز اجازة ... بمروينا في كل باد وحاضر

وما كنت اهلا للاجازة انما ... اذا قل طل تام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد الداغستاني للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربي قد اجزت بما لنا — روايته من كابر بعد كابر
ومالي من نثر ونظم وان يكن — كلا شيئي بالشرط البهي لباصر
وارجو دعاء منه على تنالني — عناية لطف بين اهل المخابر
والى الفقير الدافلاتي محمد — سنا حمد رب العرش حمد مبادر

في ٢ شعبان سنة ١٢٧٥ انتهى

مشائخ الشيخ محمد شاكر

ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني الشافعي والسيد عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس والشيخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربي المدني المالكي والشيخ ابو الحسن بن محمد صادق السندي الصغير المدني والشيخ عبد الرحمن بن محمد المفتي الحنفي المكي والشيخ شهاب الدين احمد الملوي والشيخ احمد بن عبد الكريم الخالدي الشهير بالجوهري والشيخ محمد بن سالم الحفناوي وكتب الشيخ محمد شاكر للشيخ محمد امين عابدين اجازتين احداهما نظم والاخرى نثر. وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحيم.

اجازة الشيخ محمد شاكر للعلامة محمد امين عابدين نظما

الحمد لله المجيد الهادي — حمدا بديا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابدا — على النبي المصطفى محمد

والہ وصحبہ الكرام ... اولى التقى والفضل والانعام
وبعد فاعلم ايها المهذب ... بان علم الدين اصل طيب
لاسيما علم الحديث والاثر ... وفقه نعمان الامام المعتبر
وكان ممن جد فى ذا الشان ... السيد المفضال ذو الاتقان
محمد امين ابن عمرا ... من حيث بعد ابين اشتهرا
لازمنى فى مدة مديدة ... قراءة لكتب عديدة
ما بين فقه وحديث شافى ... وعلم نحو وبيان صافى
ومنطق وعلم اداب جلا ... وضع عروض والقوافى قد تلا
ثم ابتغى منى ان اجيزه ... وان ابين فى الورى بريزه
هذا وانى لست من فرسانها ... ولا من الحائم فى ميدانها
لكنما التشبيه بالكرام ... اهل التقى والسادة الاعلام
طريقة مسلوكة مندوبة ... وبغية محمودة مرغوبة
هذا وانى قد اجزته بما ... ارويه حقا عن فحول العلما
من الصحيحين وما فى السنن ... ومسند النعمان ذى القدر السنى
عن شيخنا العلامة المعروف ... بالكربرى محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام … عن شيخه قطب الورى الهمام
عبد الغني العارف النابلسي … حاوي المعالي والمقام القدسي
عن نجم افق الشام عن بدر السما … عن شيخ الاسلام رئيس العلما
عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر … اعني الامام المغني في المعتبر
بالسند المتصل المختار … الى النبي الهاشمي المختار
كذاك بالفقه العظيم الشان … فقه الامام الاعظم النعمان
ارويه عن شيخي امين الفتوى … منلا علي الحاوي الهدى والتقوى
عن شيخه عبد الغني النابلسي … ذي الرتبة العليا فقيه النفس
عن شيخه والده اسماعيلا … العادم النظير والمثيلا
عن شيخه العلامة الاجل … شرنبلالي امام الكل
بالسند المتصل البيان … الى الامام الاعظم النعمان
وانني اوصيه بالاخلاص … وبالدعاء لي بالاخلاص
من آفة الريا وقصد السمعة … فانها مطفئة للشمعة
وانني محمد الملقب … بشاكر بين الورى نتسب
ابن علي بن سعد بن علي … السالمي الحنبلي العمري

وحين اتمامى القوانى كالدرر		نادميث ارخ جاء يمن ظهر ١٢١٧هـ		

فى صفر سنة ١٢١٧هـ وختمه مكتوب فيه عبده شاكر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثرية فى مسلسلات ابن عقيلة قوله بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت
مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على
من هو الواسطة العظمى فى وصل كل منقطع بامدادات الربانيات
وعلى اله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين
بدوام الارض والسماوات ما كان الاسناد للرجال اقوى
من الانساب الجليات اما بعد فقد سمع منى ولدنا القلب الزكى
الالمعى والحافظ اللوذعى المستمسك بالعروة الوثقى من الدين
السيد محمد عابد بن جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها
حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف
وهو ليسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة
وناولته السبحة وعددت فى يده وغير ذلك مما امكن واذنت له
ان يرويها عنى بحق روايتى لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد
الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد على وعليهم
من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند
الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ
الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداداته
ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل
ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام بلغهم الله الجنة دار
المقام وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام عليه افضل
الصلوة واتم السلام واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته
والقيام على محافظة شريعته وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى
الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان
ايضا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى - **وهذه صورة الاجازة الاولى التي كتبها لي شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان دام مجده** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و بعد فقد وصل الى **مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ عبد الكريم المدراسي الحيدرآبادي** وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من مطلوبه واني اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث الاولية - واني سمعته عن سيدي العلامة السيد محمد ابي النصر ابن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلاني الحسني الدمشقي عن والده السيد عبد القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الخشه عن الشيخ محمد خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني بسنده وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مروياتي

صورة الاجازة الاولى من شيخي اسعد الدهان

له وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشي رحمة الله عليه
محمد عبد الهادي غفر له

والموجو منه ان لا ينسانی من صالح الدعاء لاسيما بحسن الختام ـ و
حمد الله فی البدء والختام ـ وحرر فی ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبوية علی مهاجرها افضل الصلوة وازکی
السلام ـ الأمر كما ذكر فيه و أنا الفقير راجی اللطف الخفی
اسعد بن احمد الدهان الحنفی المكی عفی الله عنه ـ



وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين ـ الحمد لله
وصلی الله علی سيدنا محمد رسوله وعلی آله وصحبه اجمعين اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل الشيخ عبد الهادی
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسی بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالی كما اجازنی به شيخی
وسندی الشيخ حسين الجسر الطرابلسی عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور واوصيه بتقوی الله تعالی
وحفظ شرف العلم الشريف وذكری بالاعوان الصالحين نفعه الله
تعالی ونفع به آمين ـ ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ھ ـ راجی الغفران

صورة الاجازة الثانية



اسعد بن احمد الدهان عفی الله عنه

بيان الشيخ العاشر

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل التقى الكامل مولانا المعظم وشيخنا المكرم الشيخ محمد سعيد بن محمد اليمنى المكى الشافعى الامام بمقام ابراهيم على نبينا وعليه الصلوة والسلام المدرس بالمسجد الحرام دامت بركاته - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازنى بجميع مروياته باللفظ فقط وذلك فى يوم عيد الفطر سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف وهو اخذ عن الشيخ السيد احمد دحلان وعن تلميذه الشيخ بكرى شطا وعن الشيخ عبد الحميد الداغستانى والشيخ ابى خضير وهو عن الشيخ عبد الفتاح الكفراوى عن الشيخ الشرقاوى وقد مر ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام -

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي
المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته۔ اخذ اكثر العلوم من
الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير
ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن
زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى
يوم القيام۔ قال شيخنا مد ظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا
وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة
سنة ۱۳۰۴ وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقيره بيدي وهو ادبني
وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق
والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول
ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام
تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية
بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب
الكتاب فاجزتك ان تروى عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغيرذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب وله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروي عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني
والشيخ الشرقاوي ويروي ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذي العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتي
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد علي بن عبد البر
الونائي وغيره كما تقدم - **وهذا ما كتبه** صاحب الكتاب اليواقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور - الحمد لله الذي جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار - و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم في حجر لنفعه
وعلى آله وصحبه وتابعيه ممن كان معه - من الفقير الى عفو ربه
القدوس - عيدروس بن عمر بن عيدروس - الحبشي عفى الله عنه

كتاب الشيخ السيد عيدروس الى شيخي السيد بكر شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطا عمر و ابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا آمين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الال ولاد الامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ماطلبتم
نغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم جوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - وسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - **وهذه صورة اجازة له**

صورة اجازة السيد عيدروس لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی جعل الاسناد ورفعه الی شرف
العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التی اختصت
بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب - واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ولا نظير ولا مغالب - واشهد ان سيدنا
محمد الذی اختصه الله بما لم يعط لسواه من الاقارب والاجانب
صلى الله وسلم عليه وعلى آله الاطائب - وصحبه النجوم الغياهب
اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات
والافادة والحكم يتنافسون فی اتصال الاسناد وتقوية ما لديهم
وكانوا فی غنيته بما يتفضل الله به عليهم وجاد - سألنی الاجازة
السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد
محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا
ان تكون اجازة خاصة وعامة فی سائر العلوم والاذكار
والاوراد - وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشان
اهل - وانه من اهل الحجى والفضل - وليس الامر كذلك ولكن
اجبت مطلبهما - وسالت الله ان لا يخيب ظنهما - فاقول وعلى الله

ای العقل ۱۱ عبد

التكلان وهو المستعان انى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة فى كل ما تجوز روايته وتنفع درايته
من منقول ومعقول وفروع واصول سيما علوم التفسير والتأويل
وعلوم السنة سيما الامهات الست وفى سائر العلوم ففقها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وكذلك اجزت المذكورين فى سائر الاذكار
النبوية وفى الاحزاب السلفية من كل الاوراد المنسوبة الى
المشائخ الامجاد كما اجازنى بذلك عدة من العلماء الاعيان
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات فممن اشياخنا سيدى ووالدى عمر بن
عيدروس عليه رحمة الملك القدوس فانى اروى عنه جميع
العلوم على سبيل العموم وهو يروى كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار والشيخ الامام الحبر الرئيس امام
المقام ومفتى الشافعية على مذهب ابن ادريس محمد صالح

الرئيس - رضي الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ عنه السيد الامام علي بن عبد البر الونائي - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتي ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا في اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التي هي عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عيدروس بن عمر
ابن عيدروس - الحبشي علوي عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرين
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - **وهذه صورة اجازة**

صورة اجازة الشيخ عمر شطا ١٢

مولانا السيد عمر شطا المكي دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله و
صحبه اجمعين **اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الكامل**
اخي الشيخ محمد عبد الهادي ابن عبد الكريم بكل ما ذكرني

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لى روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازنى بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشى صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازنى به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتى الشافعية السيد احمد بن
السيد زينى دحلان المكى مولدا المدنى وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنوانى والشيخ الشرقاوى على ما هو مسطور فى اسانيدهم
واوصى اخى بتقوى الله تعالى فى السر والعلن ولا ينسانى واشياخى
من صالح دعواته فى خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل فى عمره ويديم النفع به ويوفقنى واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم وذلك فى الثانى
والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقرا محمد عمر بن محمد شطا الدمياطی۔

۱۲ الشیخ الثانی عشر

وممن۱۲ اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم

الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبداللہ المنصوری

مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع

اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل

ماتلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی

مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ۱۲

والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی واذن لی فی اجازۃ من شئت

ودعالی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذلک من حصول المرام۔

وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنۃ ۱۳۲۴

اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف

صلوۃ وتحیۃ۔

یروی عن الشیخ ابراہیم الباجوری وغیرہ ۱۲

۱۳ الشیخ الثالث عشر

وممن۱۳ مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل

العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل

الحق الحنفی المہاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلہا

وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبدالرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله سراج عن محمد بن هاشم الفُلّاني عن مشائخه المذكورين سابقا.

وهذه صورة اجازته بخط المبارك. الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين أما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى ونفع به المسلمين آمين. ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما يجوز لي روايته. فاقول تحسينا لظنه وان كنت لست اهلا لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفُلّاني نسبة الى فُلّان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فُلّا انتهاه عبد الهادي عن القدومي

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجی وهو یروی عن علامة
الآفاق مولانا الشیخ محمد اسحاق المتوفی سنة ١٢٦٢ عن جده لامه العلامة
الشيخ عبد العزيز عن والده مولانا الشيخ ولی الله الدهلوی بسنده
المشهور ویروی شیخنا المرحوم ایضا عن علامة وقته وخاتمة المحققین
مفتی مکة المکرمة الشیخ عبد الله سراج المتوفی سنة ١٢٦٤ عن الشيخ ابن هاشم
الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی باسانیده المذکورة فی ثبته
المسمی بقطف الثمر واعلی سندنا فی صحیح البخاری بروایة الفربری
عن الختلانی[1] عن شیخی العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاری عن
شیخه عبد الله سراج عن العلامة ابن هاشم الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی
عن الشیخ محمد سعید سفر المدنی عن مفتی مکة القاضی محمد تاج الدین
ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشهیر بالقلعی عن علامة وقته خاتمة
المحدثین الشیخ حسن العجیمی عن ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن مفتی
مکة قطب الدین محمد بن احمد النهروالی[2] الشهیر بالقطبی صاحب التاریخ

---

[1] الختلانی - نسبة الی الختل بضم الخاء المعجمة وتشدید الفوقیة المفتوحة بلدها لام شعب من الترک کذا ضبطه ابن خلدون کذا فی حسن الوفا لاخوان الصفا مثبت الشیخ فالح المدنی ١٢ عبد الهادی غفر له

[2] النهروالی باللام نسبة الی نهرواله بلد بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر له

عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابی الفتوح الطاؤسی
عن المعمر بابا یوسف الهروی عن محمد ابن شاد بخت الفارسی الفرغانی
بسماعہ بجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عامر بن
مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة وثلاث واربعین سنة وقد
سمع جمیعہ عن محمد یوسف الفربری بسماعہ علی مؤلفہ وجامعہ
امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الهمام ابی عبد الله محمد بن
اسماعیل بن ابراهیم ابن المغیرة بن بردزبہ الجعفی مولاهم البخاری
رحمہ الله تعالی ونفعنا بہ۔ هذا ونسئل الله تعالی ان ینفعہ وینفع
بہ المسلمین واوصیہ بالتقوی فانها السبب الاقوی وان لا ینسانی
من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات حرر ذلک فی شهر شعبان
المکرم ۱۳۲۳ھ کتبہ بقلمہ العبد الراجی الی ربہ القوی اخفر الخلق
تفضل الحق عفا الله عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ وعن تلامذتہ اجمعین

الشیخ الرابع عشر ١٤

ومن مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامة الفهامة
الشیخ علی عبد الله الطیب النزلی المصری الشافعی المکی
متع الله المسلمین بطول بقائہ۔ اجازنی وولدی بجمیع

ماتجوز له روايته **وهو يروى** عن العلامة الشيخ عبد الرحمن
الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي
وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب
الشاهد – ونضره بما رعاه – الى ان اداه كما وعاه – بدراية
مسترسله – ورواية متسلسله – والصلوة الدائمة الواصلة
والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق – والسند المصدوق –
الواسطة العظمى – التي من وردها لا يظما – وعلى آله وصحبه حملة آثاره – وحزبه نقلة
اخباره – اما بعد فان مما تناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر – بصريح الابرام
وصحيح الاسناد – وسارت به الركبان في كل زمان – و
تواترت وتيرته – وتاثرت سيرته – وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد – باتصال السند – لان
مما ينفر منه الطبع ويأباه – ان لا يعرف الانسان اباه – و
بها يخرج من شرذمة الدعاه – ويدرج في زمرة الوعاه – و

يومن لفظه وخطه - ولو من حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل بسند سادتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم
مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم
وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث واثر
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروى الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروى شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الدهبي عن شيخه الشمس الامير الى آخره
هذا واوصى المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وإيانا لما يحبه ويرضاه سنة ۱۳۲۴ الف وثلاثمائة واربع
وعشرين هجرية على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير
علي عبد الله الطيب ـ

الشيخ الخامس عشر [۱۵]

ومن[۱۵] مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة
الكامل العالم العامل الصالح الابر التقي مولانا الحافظ الشيخ
محمد[۱] عبد الله ابو البركات ابن الشيخ محمد غازي المكي نفع الله
المسلمين بطول حياته ـ وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث
الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي المتقدم ذكره
ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله النجاري الكتبي اليمني المكي المتوفى سنة ۱۳۱۵
وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجي الطرابلسي الشامي
وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[۱] رجل بر قانع عابد خاشع تقي متواضع صديقي وخليلي وحبي في الله ولد بمكة المكرمة و
اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى في علم الحديث وسند رجاله الف كتبا
عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا للاسانيد شيخي وشيخه الحبيب حسين الحبشي المذكور
وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا في احوال مكة المكرمة في مجلدات
سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له ـ

عبد الله القدومی الحنبلی المدنی وهو عن العلامة الشیخ حسن بن عمر الشطی
وهو اخذ عن اشیاخ کثیرین منهم الشیخ مصطفی الرحیبانی عن الشیخ احمد
البعلی عن الشیخ عبد القادر التغلبی والشیخ ابی المواهب البعلی وهما
عن الشیخ عبد الباقی الاثری الحنبلی ومنهم الشیخ ملا علی الشهیر
بالسویدی وهو عن والده المنلا محمد سعید عن والده ناصر السنة
ملا عبد الله عن الشیخ اسماعیل العجلونی ومنهم الشیخ خلیل الخشه
الدمشقی وهو عن الشیخ یوسف الشهیر بالشمسی عن الشیخ علی الشهیر
بالسلیمی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی ومنهم الشیخ عبد الرحمن
الطیبی الدمشقی والشیخ غنام الزبیری وهما عن الشیخ احمد العطار
عن الشیخ العجلونی ومنهم العلامة الشیخ سلیم العطار وهو اخذ
عن جده الشیخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبید العطار
الدمشقی عن العجلونی واخذ العلامة القدومی عن العلامة المسند
المعمر الشیخ فالح ابن محمد الظاهری المدنی السابق ذکره ومن
مشائخ الشیخ عبد الله الغازی السید عیدروس بن حسین
ابن احمد العلوی الحسینی الحضرمی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم

اخذ العماد عن السید مرتضی الزبیدی عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخهم
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم بن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديرى نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعم السيد محمد بن عيدروس الحبشي عبد الله بن على بن شهاب الدين
والحبيب احمد ابن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشايخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولى العابد الزاهد السيد الشريف محمد عبد الحى ابن الولى
الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى عن مشائخ كثيرين منهم
والده الشريف عبد الكبير عن الشيخ ابراهيم السقا والشيخ عبد الغنى
المجددى الدهلوى **واخذ شيخنا الشيخ عبد الله** عن مشائخنا
المكيين كالشيخ عبد الجليل براده المدنى والشيخ السيد حسين الحبشى
والشيخ محمد حسب الله والشيخ محمد سعيد القعقاعى والشيخ محمد عبد الحق
وغيرهم فاجازنى شيخنا الشيخ عبد الله الغازى بجميع مروياته
عن اشياخه المذكورين **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى رفع منزلة العلماء من بين الانام خصهم بمزايا الكرم
والانعام - والصلوٰة والسلام على سيدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام
وعلى اله وصحبه الذين قاموا بنصرة الدين اتم قيام - اما بعد
فقد من الله تعالى علي بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد
الزاهد الكامل - الفائق بين اقرانه بالكمالات
والفضائل - مولانا الشيخ ابى سعيد محمد عبد الهادى
ابن الحاج محمد عبد الكريم سلمهما الله الرب الرحيم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه بأني لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت
بدًّا غير امتثال امره فاقول قد اجزت مولانا الشيخ عبد الهادي
المذكور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته - اجازة
عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام منهم [١] العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ
صالح الفلاني ومنهم [٢] الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة
شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي ومنهم [٣] الشيخ عبد الله [عـه] القدومي الحنبلي
عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الخشه الدمشقي عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ
عبد الغني النابلسي ومنهم [٤] العلامة السيد عيدروس بن حسين

عـه هو ابن عوده اروى عنه بغير واسطة فاني اخذت عنه بمكة المكرمة حين قدم بها قاصدا للحج سنة ١٣٢٢ كما سياتي ذكره في اجازته ١٢ عبد الهادي عفي له

العلوي عن السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن بلفقيه
عن السيد محمد بن عيدروس الحبشي عن الشيخ ابي حفص العطار
والشيخ صالح الرئيس والسيد ميرغني ومنهم العلامة المحدث السيد
الشريف عبد الحي ابن العلامة السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
عن السيد احمد بن اسماعيل البرزنجي المدني عن والده عن
الشيخ صالح الفلاني بسنده وبرواية السيد عبد الحي عن ابي
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسي ثم الفاسي عن العارف
ابي عبد الله محمد بن علي السنوسي الخطابي - هذا وارجو من المجاز
ان لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - كتبه الراجي رحمة ربه الباري
ابو البركات محمد عبد الله بن محمد غازي عفي عنه في الخامس
والعشرين من ذي القعدة الحرام عام اربعة وعشرين وثلاثمائة

ومممن اجازني من مشائخنا المكيين عين العلم والرواية
ينبوع الحكم والدراية ملحق الاصاغر بالاكابر مولانا

الشيخ [illegible] بن عثمان

عـــه اروي عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ١٢ عبيد -

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد ابو الخير جمال بن

عثمان بن علي المكي الاحمدي عمت فيوضاته - سمعت

منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدي محمد عبد المجيب

سمعه منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد

الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشرة

من شهر ذي القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو

اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام - نيفا من

سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين

وغيرهم من الاشياخ المتقنين - منهم شيخه علامة زمانه

وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف

وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مرادآبادي عن

فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين

قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

ع صاحب التآليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكي طالعته بدار الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

عبد العزيز العمری الدهلوی بسنده المذکور فی اتحاف الاخوان ومنهم[٢]
شیخه علامة الدهر فهامة العصر صاحب المقامات العلیة والمقالات
السنیة مولانا الشیخ السید احمد دحلان المکی عن اشیاخه السابق
ذکرهم ومنهم[٣] شیخنا وشیخه نادرة الزمان علامة الاوان سیدنا و
مولانا الحبیب حسین الحبشی عن اشیاخه المذکورین سابقا و
منهم[٤] شیخه العلامة الفهامة العالم الفاضل الجهبذ الکامل
الشیخ ابو الطیب صدیق حسن عن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
وهو عن الشریف[عه] محمد بن ناصر بسنده المذکور سابقا ومنهم[٥] شیخنا[له]
وشیخه[٦] الشیخ فالح المحدث المدنی بسنده السابق ذکره ـ ومنهم
فرید عصره[١] مولانا الشیخ محمد سعید بن عبد الله ولد المدراسی عن[٢]
صاحب الکرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشیخ
مظهر المدنی عن[٣] والده عن[٤] خال ابیه الشیخ سراج احمد عن[٥] ابیه

له بالاجازة العامة
عه بالمشافهة ١٢

عه والعلامة الشریف یروی عن الشیخ عابد السندی والامام الشوکانی فبینی وبینهما
فی هذا السند اربعة وسائط ـ واروی عالیا منه بدرجتین عن شیخی وسندی العلامة
القاضی السید رحمة الله المحدث الراندیری والحبیب حسین المذکور عن شیخهما الشریف
محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد علی ذلک ١٢ عبد الهادی عفی عنه

محمد مرشد عن ابيه بالسند المذكور فى المقامات السعيديه وقد مر ذكره فى بيان ذكر مشائخ شيخنا محمد عبد الحق النقشبندى المكى ومنهم العلامة الخبير الشيخ محمد ابو خضير الدمياطى المدنى الشافعى وهو اخذ عن مولانا السيد محمد صالح البخارى الاورنقابادى عن العلامة الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربى وعن الشريف الادريسى كلاهما عن الشيخ محمد عبد الله البصرى عن اشياخه ومنهم العلامة ملحق الاصاغر بالاكابر الشيخ عليم الدين عن ابيه العلامة الشيخ رفيع الدين المذكور انفا ومنهم العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين ابن عابدين السابق ذكره فى سند الشيخ اسعد الدهان ومنهم العلامة شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السيد الشهير ابو العباس احمد بن زينى دحلان الحسنى الجيلى المكى الشافعى مفتى بمكة وامام المقام بها عن مشائخه المذكورين سابقا ومنهم العلامة المحدث نصر الدين ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى الحسنى الجيلى ومنهم العلامة السيد الشريف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغُجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير ومنهم[١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد علي بن طاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم[١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزينبي ومنهم[١٥] العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذي لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلي واسلم على السيد السند - ذي الخلق العظيم والقول الكريم
المجيد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - اما بعد فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية حيث سمعته وروينه كذلك عن جماعة وافرة منهم وهو اجلهم الشيخ الغنى لشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسني الجيلي نسبا المكي الشافعي مفتي بمكة وامام المقام بها **وهو اول** حديث سمعته منه في اول سنة ١٣٠٠ والسيد العلامة المسند نصر الدين ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقي الحسني الجيلي رحمه الله تعالى **وهو اول** حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٢ والسيد الشريف العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسي رحمه الله تعالى **وهو اول** حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٥ فالاول والثاني يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبري الدمشقي بسنده بل باسانيده المذكورة في ثبته ح وبرواية الثاني عن شيخنا الثالث ح ويرويه الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علی بن محمد مراد الایوبی نسبا
السندی ثم المدنی **وهو اول** حدیث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانیده المذکورة فی حصر الشارد ح ویرویه شیخنا ابو المحاسن
المذکور عن الشیخ الغُجیمی بضم المعجمة **وهو اول** حدیث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامیر الکبیر ح وحدثنی به شیخنا
السید العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدین ابو الحسن
محمد علی بن ظاهر الوتری المدنی **وهو اول** حدیث سمعته
منه مرارا عدیدة **قال حدثنی** به الشهاب احمد منة الله المالکی
الازهری والشیخ محمد التمیمی الخلیلی نزیل مصر **وهو اول**
حدیث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامیر الازهری
بسنده المذکور فی ثبته ح وحدثنی به شیخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضی حسین بن محسن السبعی
الانصاری الحدیدی والسید الحبیب سیدی الاجل حسین بن
محمد بن عبد الله الحبشی الشافعی فسح الله فی اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفی بن محمد العفیفی الشافعی نزیل مکة ودفینها **وهو اول**

حدیث سمعته من کل منهم فی مجالس متفرقة فمن الاول فی سنة ١٢٩٦ ببوبال
ومن الثانی فی سنة ١٣٠٠ ومن الثالث فی سنة ١٢٩٦ قالوا حدثنا شیخنا الشریف
العلامة محمد بن ناصر الحسنی وهو اول حدیث سمعه کل واحد منهم عنه
قال حدثنی به الشیخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری والسید
العلامة الاجل عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل والقاضی العلامة
محمد بن علی الصنعانی والشیخ المسند محمد عابد السندی وغیرهم
باسانیدهم المذکورة فی اثباتهم ح وحدثنی به ایضا شیخنا العلامة
المحدث شمس الدین ابو عبد الله محمد بن عبد العزیز الجعفری الزینبی
ونسیبه العلامة الشیخ محی الدین بن علیم الدین الجعفری وهو اول
حدیث سمعته منهما فمن الاول بمکة فی سنة ١٢٩٥ ومن الثانی بالهند سنة ١٢٩٦
قالا حدثنا الشیخ ابو الفضل عبد الحق العثمانی وهو اول حدیث سمعناه
منه قال حدثنا القاضی محمد بن علی الصنعانی والسید الفخر عبد الله
بن محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی باسانیدهما المعلومة ح
وحدثنی به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السید محمد علی
ظاهر الوتری المدنی والعلامة المفتی عثمان بن عبد السلام

المدني و السيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسني و السيد
الشريف مولاي عبد الكبير بن سيدي محمد الكتاني القاسمي حفظهم الله تعالى
وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجازني
به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغني المدني وهو اول للكل
منهم عن الشيخ عابد السندي المدني و الشيخ اسماعيل بن ادريس المدني
بسندهما ح وحدثني به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن واعظ
علي العظيم ابادي و العلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ فالح
ابن محمد بن عبد الله الظاهري المهنوي المدني ابقاه الله تعالى
والطال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند في سنة ١٢٩
ومن الثاني بالمدينة في سنة ١٣٢ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ
ولي الله تعالى الشمس سيدي محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي
قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثني به السراج ابو حفص العطار
المكي قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقي قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب
المغربي المدني وهو اول بسنده المذكور في محله ح وحدثني به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ود فيهما وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح واروية ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت منه
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة ١٣٠٥ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصري مسند الحجاز بسنده المذكور في امداد ج ولي في هذا الحديث
طريقة غريبة وهي ما حدثني بها الشيخ العلامة المحدث المسند الفقيه
المفتي محمد سعيد بن الشيخ العلامة المسند بد الدولة قاضي الملك
صبغة الله بن الشيخ محمد غوث الشافعي المدراسي مفتي حيدر آباد
وفيها وهو اول حديث سمعته بها العلى في سنة ١٣٠٠ بسماعه من شيخه الشيخ محمد مظهر
العمري المجددي نسبا وطريقة الدهلوي ثم المدني رحمه الله تعالى عن ابيه الشيخ احمد سعيد
ابن ابي سعيد المجددي عن خال ابيه الشيخ سراج احمد المجددي شارح صحيح مسلم
وجامع الترمذي بالفارسية عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ
محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد المعروف بفرخشاه عن ابيه خازن الرحمة
الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني سيدي
الشيخ احمد بن عبد الاحد العمري السرهندي امام الطريقة المجددية
رضي الله عنه وقدس سره ونفعنا به وارويها ايضا عاليا بدرجتين
عن شيخنا المعمر البركة المدخر شيخي وسيدي ومولاي ومرشدي
حضرة الشيخ فضل الرحمن ابن اهل الله البكري الملاوي المرادآبادي
قدس الله سره ونور ضريحه وهو اول حديث سمعته منه في سنة ١٣١١

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٣١١ قال حدثني الشيخ العلامة
المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه
قال حدثني والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن
الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن الشيخ العارف حجة الله محمد
نقشبندي العمري المجددي عن والده الشيخ العارف بالله تعالى
عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن ابيه المجدد
رضي الله عنه بسماعه عن القاضي بهلول البدخشي عن الشيخ المحدث
عبد الرحمن بن فهد عن والده الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد
عن جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان الدين
الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن الصدر ابي الفتح محمد
ابن محمد الميدومي الخطيب ح وحُدِّثتُ عن الحافظ الشمس
ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن
ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس الشنواني
قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٢ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد البراوي وهو اول حديث سمعته منه و الامام المحدث ابو الفيض محمد مرتضى ابن محمد الواسطي الزبيدي الحنفي وهو اول حديث سمعته منه فالاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفري الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه والثاني عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل العلوي المكي وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن جد الثاني محدث الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصري وهو اول حديث سمعاه منه ح وحدثني به ايضا الشمس الطرابلسي هو اول قال حدثني به مفتي الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائري وهو اول حديث سمعته منه في منزله في سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة ابن محمد مرتضى الزبيدي وهو اول قال حدثني به ابو المكارم محمد ابن سالم الحفني الشافعي في درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالي الحسن بن علي بن احمد المنطاوي المدابغي الشافعي في حارة المدابغ من مصر في السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسي

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهتي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي ثم الدمشقي
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسمية قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم آنفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البناء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المتوفي وهو اول عن
ابي الخير بن عموس الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سنة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الولاتي وهو اول عن محمد بن اركماش الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومساويا له
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داؤد بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحراني وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعيل بن ابي صالح النيسابوري وهو اول حدثني به والدي ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزيادي وهو اول ثنا ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن ابن بشر بن الحكم العبدي النيسابوري وهو اول قال حدثنا به حافظ الامة سفيان بن عيينة واليه ينتهي التسلسل عن عمرو بن دينار عن ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه ابو داؤد والترمذي والامام احمد والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في غير صحيحه

---

[1] محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة كذا ضبطه الشيخ عابد السندي في ثبته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم
على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها
جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته
ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن[2] الشيخ عبد الفتاح
الكفراوي وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول[4] عن الشمس
الحفني وهو اول عن[5] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله
والباقي سواء **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد
عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت
قد اجزت كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط
المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي
وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله
تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[1] وروى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه ورواية شمهورش باسقاط تبارك وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض عليّ الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبليه في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته ولتصح عني درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
واخر دعونا ان الحمد لله رب العٰلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السهدي احمد ابو الخير جمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

احمد عبده

عشر الشيخ السابع

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفسير
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عبد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية وانتفعت بمجالسه السنية

وتآليفه البهية - واجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب
لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها واخرها بختمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام **فمن اجل مشائخه**
الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عالياً الكتب الستة عن شيخه ابي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها — مات في ذي الحجة ١٢١٥ سنه
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده **ومن مشائخه** السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

عبد الغنى المجددى وقد مر ذكره مرارا **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن
عبد الرحمن الانصارى والشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة كلاهما عن
الشيخ عبد الله سراج وسنده مشهور والانصارى ايضا عن الشيخ
اسحق الدهلوى عن جده لامه الشيخ عبد العزيز عن والده والشيخ
اسحق عن عمر المكى وقد مر سنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد ابو
خضير مفتى الدمياط عن السيد محمد صالح الرضوى عن عبد الفتاح
الكفراوى الخ - ومن اجل **مشائخه** الشمس محمد بن القطب احمد بن
ادريس والمحدث الشيخ صالح السنارى العودى عن الشيخ احمد
ابن ادريس العرائشى بسنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن جعفر
ابن ادريس الحسنى والشيخ ابو محمد عبد الكبير الكتانى وابناه الشيخ
محمد والشيخ عبد الحى والشيخ محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهر
وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام وغير هؤلاء كثيرون ما ينوف عن مائتى شيخ
كما ذكرهم فى مؤلفاته الشريفة وسيأتى ذكر بعض تاليفاته فى صورة
اجازته لى **وصورة اجازته مانصه** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى وصل من انقطع لعزجنابه فاتصل بالعروة الوثقى -

ورفع قدر من وقف ببابه فصلا نازل قدره الى مطمح العلو الارتقى۔ والصلوة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى آله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح واعلام الهدى سما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من مبتدا السند الى المنتهى۔ **اما بعد** فلما كان من خصائص هذه الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المتصل بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من ربه بلوغ المراد۔ ابى الفيض وابى الاسعاد۔ عبد الستار الصديقى الحنفى۔ تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى۔ الاجازة فى مروياتى ومسموعاتى وذلك بعدما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة اعنى به **من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة۔ وفى التلقى حازم دون الاحبة۔ الفاضل الاكمل والعالم الاجل ابا سعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى فكانه**

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظر الى بعين قلبه السليم وما بلغه من
حبه لم يرمنى سوى لفعل الجميل والراى المستقيم امتثلت لكمال
مرغوبه والتحقيق لمطلوبه طمعا فى نيل دعوة صالحة تحصل لى منه
بها بفضل الله عزوجل المرام ولاسيما حسن الختام فاقول انى
قد اجزت الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنيه
محمد اعبد المجيب ومحمدا عبد الرقيب ومن سيولد له بعد ذلك
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية وبسائر مقروأتى ومسموعاتى
ومعروضاتى ومستجازاتى على عادة السلف الصالح اجازة شاملة
كاملة فى كل ما تجوز لى روايته ولقصر عنى درايته من منقول
ومعقول من تفسير وحديث وفقه وتصوف وعلوم آلية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها وتفاوت
تاليفها على كثرتها وانشاءها ولاسيما بمؤلفاتى وغير ذلك من الكتب
الستة وغير ذلك من المسانيد وغيرها من الكتب الحديثية حسب
ما اجازنى بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوى الاقدار العلية
بالشروط الجارية بينهم على الطرق المرضية معتمدا والله فى تسطير

هذا الوقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلم الا الله الادب باب سائلا الى
وله من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا
كل ماموول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة
مع المؤطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين
الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده اه والسيد الرضوي عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنيني
عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب السنة
وبهذا السند اروي الاولية والمصافحة ويروي الرضوي عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي
صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مؤلفي الكتب الستة ومن
مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي
المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمني بسنده اه ومن مشائخي السيد محمد علي الطاهر والسيد

عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخ الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخ الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٠ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخ
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخ سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
بن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوي والشيخ فالح الظاهري السنوسي وغيرهم
من ما ينوف عن مائتي شيخ حسب ما ذكرتهم في ثبتي المسمى نثر المآثر فيما
ما ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالي بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالي وفي مسلسلاتي المسمى بفيض الملك المغيث
في مسلسلات درر الحديث ولي تآليف اخرمنها الآيات العظيمة
الباهرة في معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان في قراءة المواعظ في رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا في مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة في علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوي ومنها سرد النقول في تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة في اربع مجلدات
كل جلد على حدة في مذهب وطبقات القراء في جزء وجزء في طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن في عجل واوصي نفسي واياهم
بما اوصى به العلماء في كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحري الصدق

في المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن
تلاوته ظاهراً وباطناً وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبي صلى الله عليه وسلم قولاً وفعلاً وعقلاً وود وامر ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعني وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخها وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوي ومراقبة الله عز وجل
في كل هم وعزم ونعوذ بالله ان نخرط فيمن يقولون بافواههم
ماليس في قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
في العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبي المختار في جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسر الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكر ونكف عنان القلم عن السبح في هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى اله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ولعمر بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذ هم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه امين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين

كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكنى ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض وابو الاسعاد
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشيخ عبد الوهاب بن خدا يار بن عظيم حسين يار بن احمد يار تغمدهم الله
برحمته واسكنهم بحبوح جنته امين - في ١٠ ذي الحجة يوم الخميس سنة ١٣٢٤ھ



١٨ الشيخ الثامن عشر

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الشيخ

الابرك السيد علوي الشافعي دامت بركاته سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه
البيت الحرام بعد صلوة العصر في التاسع والعشرين من رمضان
سنة ١٣٢٤ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني
والسيد احمد دحلان شيخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما
وكتب لي اجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا
محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني الاجازة اخي
في الله الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدرآبادي فاقول وانا الفقير علوي بن صالح بن
عقيل بن عمر علوي قد اجزت اخي المذكور بما تلقيته عن اشياخي منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قراءة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان
لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن ـ ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل



ومن مشائخنا ١٩ المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني
بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازني
ولاولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٣
وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد
دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الاجازة بخط وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فآثر اخراه
وانبعثت منه همته للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ
الفاضل الاديب ـ ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب ـ حسن ظن بي فاجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشيخ عبد الهادی وهما محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولای ان يجعلهما قرة عين فی الدنيا والدين امين واوصی نفسی واياهم بتقوی الله رب العلمين والتمسك بطريقة اهل السنة والجماعة وهی ما عليها الائمة الاربعة رضوان الله تعالی عليهم والدعاء لی ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين حرر سنة ١٣٢٤ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن الی بكر باجنيد الشافعی مذهبا۔

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ المحدث الملا محمد مراد القازانی[1] صاحب تعريب مكتوبات الامام الربانی قدس سراهما سمعت منه الحديث المسلسل

الشيخ العشرون ٢٠

القزانی

الموسوم بالدرر المكنونات النفيسة مطبوعة بمكة سنة ١٣١٦ فی ثلاث مجلدات ١٢ منه

[1] هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فی منتصف ربيع الآخر يوم الثلاثاء فی قرية المتة من مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية او فامن ممالك قزان المدعوة سابقا بممالك بلغار الشهيرة فی الكتب الفقهية بعدم غيبوبة الشفق لتوغلها فی الشمال ... اسلم اهلها طوعا فی حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله العباسی وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدی وستين وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالی ست سنين شرع فی قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم من خاله الشيخ الملا حسن الدين الذی هو من اكبر تلامذة الملا اسمعيل القشقاری المشهور فی تلك البلاد وشرع فی قراءة الصرف فی سن تسع وقرأ عوامل الجرجانی فی سن احدی عشرة ولازم خاله المذكور الی ان بلغ عمره ثمانی عشرة سنة وقرأ فی تلك المدة عليه

(بقيه حاشيه بصفحه ثانی)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي وأخذ شيخنا ايضا عن السيد محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر وأخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني وكان معينا للدروس وبهذا احصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠ه واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا في بلدة طرهبيكى مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج المنلا شرف الدين والمنلا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضي مبارك الكوفاموي وكان له شغف تام بتحقيق كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية المنلا حسن بيدة وحفظه من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ه وحضر درس شرح الدوانى على تهذيب المنطق عند المنلا عبد الله المفتى السرحادى القزانى والمنلا التركمانى اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله وتاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من ملحق تعريبات المكتوبات الامام الربانى ١٢ عبد الهادى غفر له۔

كاتبه محمد فياض خان غفر له

وآخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدنی وسيأتي ذكر
مشائخه فی صورة اجازته وصورة اجازته ما نصه
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على
عباده الذين اصطفى وخصوصا منهم على نبينا محمد المصطفى
وآله وصحبه اهل الصدق والصفا۔ اما بعد فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا ييئسون من طلبه الى آخر انفاسهم ويستجيزون
فيه من مظانه طلب منی العالم العامل والفاضل الكامل
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادی ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسی
الحيدرآبادی ان اجيزه فی الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين فی الطلب ظنا منه انی اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر شعر ولست باهل ان اجاز فكيف ان
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ولكنی استحييت ان اخيب ظنه
وان ارده بغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لی
روايته من منقول ومعقول۔ وفروع واصول۔ ومقرو ومسموع

وجميع مصنفاتي المطبوعة الى الآن هي تعريب الرشحات وذيله وتعريب المكتوبات واكثر ما في هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المصمم تسميته بتلفيق الاخبار وتلقيح الآثار في تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار. وقد تلقيت العلم في الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت مادته في بلاد قزان مسقط راسي وفي بخارا ايضا بالانتخاب من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبي رحمه الله تعالى شعر تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس على قرآنه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون في الله لومة لائم فمنهم شيخي واستاذي مولانا الشيخ آخون جان المرغينانى المدني المكي الحنفي النقشبندي المتوفي بمكة المكرمة في اواخر ذي القعدة سنة ١٣٠٢ ومنهم شيخي واستاذي مولانا الشيخ عبد القادر الطرابلسي المدني الخطيب الزاهد الورع المتوفي بالمدينة المنورة سنة ١٣٠٠ ومنهم الشيخ المحدث العالم الفاضل الشهير السيد محمد علي ابن السيد طاهر الوتري المدني

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ١٣٢٢ ثلاثتهم عن مسند عصره ووحيد دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابي سعيد المجددى الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى أوائل سنة ١٢٩٦ ودفن يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة ١٣٠٨ عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى الحسنى ح واروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغربة عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على السندى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلا حاجة

الى ذكر من فوقهما من الرواة فانى لما ذكرت اسنادى اليهما
فكأننى ذكرت اسانيدى الى المؤلفين والى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ح ويروى الشيخ جمال عن الشيخ عبد الله سراج مفتى مكة المكرمة
عن الشيخ محمد بن هاشم الفلانى العمرى عن شيخ الشيوخ العلامة
الاثرى الشيخ صالح الفلانى العمرى مؤلف قطف الثمر ح ويروى
السيد محمد على الطاهر الوترى عن شيخه احمد منة الله المالكى
الازهرى عن شيخه الامير الكبير وعن محدث الشام الشيخ عبد الرحمن
بن محمد الكزبرى وثبتاهما مشهوران ح ولى ايضا اجازة عن
مولانا الشيخ بركة مشائخنا الكرام بقية السلف محمد معصوم المجددى
عن والده مولانا الشيخ عبد الرشيد المجددى عن جده مولانا
الشيخ احمد سعيد المجددى عن الشيخ عبد العزيز الدهلوى ح
ويروى الشيخ عبد الرشيد عن الشيخ محمد اسحق عن الشيخ عبد العزيز
عن والده الشيخ ولى الله الدهلوى واسانيده مشهورة - فاجزت
الفاضل المذكور ان يروى عنى بواسطة هؤلاء العلماء الاجلاء
والكملاء الادلاء بشرطها المعتبرة عند اهل الاثر وان يجيز بروايتى

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشيخ عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفيته المخصوصة اعني كونه اول حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها ورواياتي الباقية ليس في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر المسلسلات هذا واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي وله الاجور واياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين قاله بلسانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملكه الله سبحانه نواصى الامانى امين بحرمة النبى الامين وذلك
بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى يوم القيمة فى ٣ صفر الخير المنتظم
فى سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم



٢١ الشيخ الحادى والعشرون

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل
الشيخ ابو على شرف الدين ابن مفتاح الدين المكي
القازانى الحنفي صاحب النبراس ادام الله افاداتهم

له الف رحمه الله تعالى كتابا فى حالات شيخه الشيخ عباس المكي الحنفي سماه النبراس ١٢ منه

سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله
الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤
بين العشائين ١٢
قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم
القاوقجى الطرابلسى بعد ما طاف وسعى من العمرة فى حالة الاحرام
وعن ابى النصر الدمشقى اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ يوسف
ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وكالشيخ محمد ذاكر بن
نور محمد التمتاوى والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمه يحيي الضرير عن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي - وكالشيخ السيد احمد دحلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكناني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القاوقجي وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخه بركة الدنيا الفقيه
محمد صالح ١٢ منه محمد مفتي مكة ابن حسين ١٢ منه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

السيد على ظاهر ومنهم تلميذه السيد سعيد المغربي شيخ الدلائل بالمدينة المنورة ومنهم السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل بالمدينة الطيبة ومنهم الشيخ ابو الخير احمد جمال المكى صنا العجم (وقد اخذ ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) ومنهم ابو النصر الدمشقى والشيخ يوسف النبهانى البيروتى صاحب الانفاس اللطيفة والتاليف الكثيرة المفيدة ومنهم الشيخ محمد الانصارى عن مولانا اسحق والشيخ عبدالله سراج والشيخ عابد السندى ومنهم الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم الشيخة خديجة بنت مولانا اسحق ومنهم بركة الوقت الحبيب حسين الحبشى والمقرى والمفسر الشيخ محمد الشربينى نزيل مكة من تلامذة الباجورى وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام (وقد اخذت منه ١٢ منه) واخذ شيخنا ايضا عن السيد محمود البصراوى عن السيد داود البغدادى واخذ عن السيد محمد حقى النازلى مؤلف خزينة الاسرار واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسكندرانى. وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القرانى

قرانى
شرف الدين
١٣١٥

٢٢ الشيخ الثاني والعشرون

٢٢ ومن مشائخنا المليين العلامة الفهامة المحدث الجليل
عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ادام الله

افاداته - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازني
به ولبسائر مروياته وهو يروى عن العلامة المحدث الشيخ داؤد
حجر الزبيدي عن الشيخ محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني
بسندهما ويروى عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ
عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا علي الصفوي
بسندهم ويروى عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد
والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن
السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ويروى
عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة الشيخ جمال بن عبد الله
عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلاني
وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
احمدك يا من وصل من انقطع اليه - ودفع من وقف مطية اماله

عليه۔ حمدا على متواتر النعم والافضال ۔ والصحيح والحسن من الاعمال ۔ واصلي واسلم على حبيبك المرسل ۔ حلال كل مشكل و معضل ۔ وعلى آله سحب الندى ۔ وصحبه شهب الهدى ۔ مافاح اريج العلوم ۔ من طي كل منتشر ومكتوم ۔ اما بعد ۔ وفي كل ربع بنو سعد ۔ فيقول المرتجي من ربه نيل الاماني ۔ عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ۔ قدس الله سره عز وجل باجتماعي مع الفاضل الفطن الاريب ۔ الآخذ من كل فن بنصيب ابي سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب الحيدر ابادي وطنا المدراسي اصلا ۔ سلك الله بي وبه مسلك اهل الحق ۔ ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك وهو اول حديث سمعه مني كما سمعته كذلك حقيقة عن العلامة المحدث المعمر الشيخ داؤد جرجس الزبيدي عن العلامة محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب مني الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ في الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه باني لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاء
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه في السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة في كل ما تجوز لي
روايته وتصح عني درايته بحسب ما اجازني بذلك جمع
من المشائخ ذوي الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

ترتيبت ومنهم تلقيت اجلهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة
المرحوم بكرم الله المنان مولنا السيد احمد بن زيني دحلان عن
العلامة الشيخ عثمان الدمياطي والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي
ارتضا علي الصفوي بسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن
الشيخ عبد الله مرداد المكي والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف
ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد
السندي ومنهم والدي الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة المكرمة
الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندي والمحدث الشيخ
عبد الله سراج المكي عن الشيخ صالح الفلاني واذنته ايضا ان يجيز
عني كل من سأله في ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم
والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لاينساني
واولادي من صالح دعواته في خلواته وجلواته كما ان ذلك
منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة
جدير والحمد لله رب العالمين.

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام فی ٣٠ محرم من عام سنة ١٣٢٥ بلغه الله فی الدارین
مرامه وسدده واحسن ختامه آمین



٢٣ الشیخ الثالث والعشرون
العاشر الزکی ١٢

٢٣ ومن مشائخنا المکیین العالم النحریر الحبر السفیسی
العابد الزاهد مولانا الشیخ محمد بن حامد الحنفی الحسنی
المکی المقیم بجبل ابی قبیس دامت برکاته کان رحمه الله
تعالی برا تقیا خاشعا متواضعا تارکا للدنیا راغبا فی العقبی معتزلا من
الناس کان یقیم بجبل ابی قبیس فلما سمعت انه من العلماء العاملین
والزهاد العارفین لقیته به فاکرمنی واجازنی اجازة عامة وکتب
لی الاجازة وهو یروی عن الشیخ ابراهیم السقاء والشیخ محمد الانبابی
والشیخ احمد الرفاعی وغیرهم من الافاضل الکرام وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحیم وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله
وصحبه وسلم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا
محمد وعلی آله وصحبه اجمعین اما بعد فاقول وانا الفقیر الحقیر الحقیق
بان اجاز علی فرض کونی من اهل العلم محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روايته ودرايته - وليس لي من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقاء
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك - واسأل
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياي بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة
الشيخ احمد[٥] بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

٥ وللشيخ تاليفات جليلة - منها عقد الثمين وبشرى المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الأئمة في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكی وعن الشیخ محمد بن احمد مراد الدمیاطی الشافعی والشیخ عبد الغنی
الرافعی الحنفی والقاضی یحیی بن احمد المجاهد عن والده عن القاضی
محمد بن علی الشوکانی والشیخ احمد بن احمد المغربی التونسی وهو
یروی عن الشیخ احمد بن الحاج وهو عن الولی الکامل المحدث محمد
ابن علی بن السنوسی عن شیخه ابی سلیمان عبد الحفیظ بن محمد
العجیمی المکی عن الشیخ محمد طاهر سنبل الحنفی المکی صاحب الاوائل
المشهورة وکتب لی فی الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین وعلی اله
وصحبه اجمعین اما بعد فقد وافانا الاخ فی الله والمحب الاجل
ولدنا المکرم الشیخ محمد عبد الهادی بن محمد عبد الکریم
المدراسی الحیدرابادی بمکة المکرمة وطلب منا الاجازة فیما
تلقیناه من العلوم العقلیة والنقلیة لقول بعض السلف رحمهم الله
تعالی الاسناد من الدین فاجبته وانی لست من فرسان هذا المیدان
ولا من اهل هذا الشان غیر انی احب الله ورسوله وورثته صلی
الله علیه وسلم الصادقین لما ورد عنه صلی الله علیه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربي المتونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل.
وان لا ينسانى من دعاء الخير. وصلى الله على سيدنا محمد وآله
وسلم. نعم واجزته بقلمى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس عشر شهر صفر الخیر سنة ١٣٢٥ - (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین - ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون ستذکر اسماءهم العلیة - مع اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی کل بکرة وعشیة -

٢٥ الشیخ الخامس والعشرون

٢٥ فمنهم عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة - الجهبذ المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی عبد الجلیل[1] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

[1] شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - ببلدة فاس الشهیر من ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بلا احمر - ونابغة الوقت فی الکمالات الباهرة بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدن العالم فیتلقنها السامعون ویبادر الی استقصائها الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجلسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل نادی ویجلسون علی قدر هیأتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب وقصص الاقدمین من اخبار العرب علیا ذلک بجواهر الحدیث فتری المهیبة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بما له بنادیه والحاصل انه ولحد الدهر کما قیل شعر - ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وترجمتها

٢٠٨ (بقیة الحاشیة علی الصفحة الآتیة)

ابن عبد السلام الشهير بترادة المسلمي عمت البلاد
فيوضاته ودامت علينا بركاته - حضرت في بعض دروسه
وسمعت بقراءة حبي في الله الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازي المكي دام
فيضه الملكي - عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثني بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة - (٢٠٧) في حجر بعض اهل المروت والدلال في مهد العز والكمال فتولاه
الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ في تعلم العلوم النافعة
على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم في كل عصر - منهم العلامة الشيخ صالح التونسي الكبير
والشيخ محمد العلوشي الطرابلسي المالكي الشهير مجاور المدينة المنورة والشيخ يوسف
الصاوي المالكي والشيخ يوسف الغزي الحنفي والشيخ محمد الحلبي والشيخ عبد الغني الدمياطي
الشافعي عن الشرقاوي والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغني
المحدث النقشبندي والمعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين
البرزنجي الشافعي وهو عن الشيخ صالح الفلاني ودخل في عموم اجازة الشيخ عابد السندي كان
الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندي سند شيخنا الشيخ صالح الفلاني ومن مشائخه
ايضا الشيخ محمد عليش المالكي والشيخ المعمر منة الله المالكي الازهري وهو عن الشيخ الامير
الكبير - ومولينا السيد مصطفى الذهبي الشافعي الازهري والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ
ثعيلب عن الشهاب الملوي والشهاب الجوهري - والشيخ محمد الدمنهوري الازهري والشيخ
المبلط وهو عن الشنواني وغير هؤلاء من اكابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالى آمين
ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازني رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة
بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة
لي ورقم عليه بخطه - وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندي حسين براده ومنهم
علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله في الجميع البركة وقد
هرعت اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوي
والشيخ محمد العمري والافندي ابراهيم اسكوبي ولد شيخه وغيرهم نفعنا الله به وبعلومه
آمين - وقد انشدت في مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتي بمكة المكرمة وقرأتها عليه
ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسي فدعا لي بالبركة والخيرية في الدارين وها انا اتيمن

(بقية الحاشية في الصفحة الآتية)

بالاولیۃ وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر وناولنی
المسبحۃ والبسنی الخرقۃ وقال لی انا احبک فقل اللّٰہم اعنی الخ وسمعت
منہ سورۃ الصف واول سورۃ النحل وقرأت علیہ سورۃ الفاتحۃ و
واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازۃ وزینہا فی الآخر بختمہ وہو
اخذ عن العلامۃ الشیخ عبد الغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیۃ الحاشیۃ) لمذاق الماہرین بالفارسی وہی ہذا۔ نظم بے نظم۔ در مدح شمع اہل بزم۔ سخن سنج۔ در علم راگنج۔ اختر برج علوم نقلیہ۔ گوہر درج فنون عقلیہ۔ مصدر بوارق معانی۔ مظہر شوارق فیض رسانی۔ مطلع التحقیق والدرایہ۔ ینبوع الحکم والروایہ۔ المحلّی بالمحاسن الغالیہ۔ والمجلّی بالاسانید العالیہ۔ مطلع الاشعار۔ مجمع الانوار۔ نادرۂ زمانہ۔ عمدۃ اوانہ۔ ادیب عصرہ۔ محدث دہرہ۔ الفاضل النبیل۔ حری بالتکریم والتبجیل۔ مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر پیرزادہ المدنی نفعنا اللہ بفیوضاتہ آمین۔ نتیجۂ طبع کمترین۔ بندۂ عقیدت گزین۔ خاکروب عتبۂ تقدس تبہ کہتر من خدام۔ غلام ناکام۔ ابو سعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللہ ذی الایادی۔ لی التواب والمیاد المتخلص بہ سکین۔

باسمک یا الٰہنا العلام ۔ والصلوة علی رسول انام
لایق حمد ہست رب جلیل ۔ قابل نعت مہبط جبریل
پس درود است بر صفا علام ۔ نیز بر آل و تابعین کرام
شکر حق بے شمار نتوان کرد ۔ کہ بمن بے شمار احسان کرد
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم ۔ لیک فضلش بود بوجہ اتم
راه طیبہ و راه بیت امین ۔ کرد آسان تر برین مسکین
آمدم پیش مکۂ اطہر ۔ بازرفتم بمدینۂ انور
پس بہر دو مقام پر انوار ۔ یافتم فیض عالمان کبار
پس انا بجلہ عالم ذی شان ۔ صاحب خلق و منبع احسان
مخزن علم و مطلع اشعار ۔ معدن حلم و مجمع ابرار
اختر برج اہتدا بیشک ۔ گوہر درج اتقا بیشک
زینت جمع و مصدر اعطاف ۔ شمع بزم لیاقت و الطاف
اسم سامی آن بزرگ نشان ۔ بس جلیل و عظیم ہست عیان
ذکر اسمش کنایۃً کردم ۔ کہ ادب ہست نیک و مرغوب
نام پاکش معظم است چنان ۔ کہ بوقت نوشتنش ایمان
دست خامہ و خامہ کا عذرا ۔ سید ہر لبہ اے سخن آرا
نے غلط گفتم اے محب درود ۔ بلکہ خامہ سرش نہد مسجود
در بجواہی صراحۃً بنگر ۔ نام آن فاضل کرم گستر
شیخ عبد الجلیل پیرزادہ ۔ عارف و زاہد و ہمہ آگہ
نادر عصر و فاضل دوران ۔ فن شعر و ادب ازو نازان
خادم و نسبتے کلان دارم ۔ ذرۂ آفتاب تابانم
ہمہ اولاد نیک و احبابش ۔ ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ۔)

احمد منة الله المالکی الازهری وعن مفتی المالکیة الشیخ محمد علیش عن
شیخه محمد الامیر الصغیر عن والده الشیخ محمد الامیر الکبیر واما
اسماء باقی اشیاخه فلتطلب فی الحاشیة۔ وهذه صورة الاجازة
التی رقمها لی شیخنا الشیخ محمد عبد الجلیل برّادہ
المدنی دام فیضه وهی بخط نجله اعنی الشیخ العلامة
سعد الدین براده کما اخبرنی بذلك بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله تعالی حمدا متصل الاعانة بالامداد۔ موصول العنایة
بالاسعاف والاسعاد۔ متکفلا بحصول المراد من علو الاسناد۔

بقیۂ حاشیہ صفحہ ۲۰۹

عمرادستان دراز گردا ناد
هر یکی در علوم و فضل و کمال
بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر
از تلامیذ عابد سندی
نیز مفتی محدث بے قیل
احمد ازهری گرامی یک
ایں مکرم بغیر شبه و نکیر
ذکر ادستان طوال خواهد بود
دست بردار و کن دعا آنحال
حاصل آید ورا همه مقصود
نه مرا شعر آید و نه بیان
بلدهٔ پاک و محترم اندر
ختم تحریر شد به ماه صفر

حق تعالے بحق نون و صاد
لائق و فائق اند با اجلال
شیخ ما را شیوخ اند کثیر
بود یک شیخ دهلوی هندی
بود در طیبه سید اسمٰعیل
منة الله مشتهر بشیک
بس روایت کند ز میر کبیر
سامعیں را ملال خواهد بود
کای خدای قدیر و متعال
آرزوی دلش بر آید زود
جاهلم بے شعور و بیچداں
یعنے مکه مبارک و اطهر
بود تاریخ بیجدهم اشهر

راست خواهی اگر زمن ای جان
در فنون کثیر کامل اند
هر یکے نادر زمانه بود
نام او بود شیخ عبد غنی
نادر عصر بود لا ثانی ز
بود علامهٔ زمان خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد
شیخ ما را ز عیب کن یاری
خیر خواهش مدام شادان باد
چه عجب از توجه شیخم
سال هجری هزار و سیصد بود (۱۳۰۰)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام

او دست قمر و نجوم فرزندان
در عبادت مدام شاغل باد
فاضل و نامی یگانه بود
مشتهر با محدث مدنی
شیخ آں صالح است فلانی
نیز فهما مرادان خود
وز طوالت بسے حذر کردم
از غلام ذلیل کے گردد
دارد دائم فیوض او جاری
دشمنش را مدام خسران باد
که قبول در سے اشعه نظم
بیست و پنج هم بر آں افزود (۲۵)
خوانده بر نبی صلوة وسلام

والصلوة والسلام على قمر التمام ومصباح الظلام معلم الخير والحاث عليه وناهج منهج البر والهادى اليه وعلى آله سفينة النجاة و اصحابه نجوم الهداية الهداة وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم مألوفة وطريقة بين العلماء معروفة يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق الكريمة واصحاب النية الشريفة السليمة حرصا على ما فيها من البركة والخير ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر بادر لذلك الرجل الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرآبادى ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة والمزايا الطيبة المستحسنة حرىٌّ بان تجاب دعوته وتحصل له مما امّل رغبته فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور بكل ما وصل الىّ واتصلت روايته لدىّ مما اجازنى به مشائخى الاعلام وهو معروف فى اثباتهم واجازاتهم وافاداتهم وهم جمّ غفير وعددهم كثير الا انى اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتى المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاني بما احتوى عليه
ثبته المسمى بقطف الثمر۔ ومنهم شيخنا المعمر الشيخ منة الله الازهري
المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ
محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه
الحافل ومنهم سيد الزهاد۔ وسند العباد۔ شيخ الطريقة۔ و
امام الحقيقة۔ افقه من رائيت من العلماء۔ واتقى من شاهدت
في زماننا من العظماء۔ مولانا الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد النقشبندي
المجددي عن شيخه امام الحديث في عصره۔ واوحد العلماء في دهره
مولانا الشيخ محمد عابد السندي عن شيخه الشيخ صالح الفلاني
السالف ذكره وعن باقي مشائخه العظام المذكورين في ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم۔ ولي غير هؤلاء شيوخ كبار
واساتذة عظام لهم اخطار۔ استيفاء ذكرهم يطول۔ وهذا القدر
كاف في حصول المأمول۔ اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهج
الهدى المتبعين لسنة المصطفى۔ وقد اجزت بما سلف بيانه و
تقدم شرحه وتبيانه۔ بالشرط المعروف بين المشائخ في التحري

فى الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاينسانى واولادى فى خلواته وجلواته من صالح دعواته . سلك الله بنا وبه طريق الهدى وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه وكرمه وكان ذلك فى اليوم العاشر من ذى القعدة الحرام سنة الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

امر بكتبه الفقير اليه سبحانه عبد الجليل بن عبد السلام براده المدنى عفى عنه بمكة المشرفة

(ختم: عبد الجليل ١٢٩٤)

وقد حضرت عنده بولدى محمد عبد المجيب جعله الله تعالى من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع ما تجوز له الرواية وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم عبد الجليل بن عبد السلام براده المدنى عفا الله عنه وعن والديه قد حضر عندى الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدر ابادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة انبته الله نباتا حسنا وكان طلبه ذلك
موافقا لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه تعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقربه عين والداه ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العلمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه

٢٦ الشيخ السادس والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين

(ختم: عبد الجليل ١٢٩٤)

مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا[1]
الشيخ عبد الله بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[1] حاشية في الصفحة الآتية۔

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على
ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالأولية
حين قدم مكة المكرمة قاصدا الحج ١٤
ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من
العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلّوا امام الحنابلة
بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبد الله حميد وغيرهم من العلماء المكيين
١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا
هذا قد لازم الشيخ عبد الرحيم النقال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه
الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن
عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبد الرحمن الكزبري وقد مر ذكرهما وذكر
مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية الصفحة السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة
في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه هو بالمدينة المنورة ثم في
اخر سنة توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى
ان دخلت سنة ٢٠ ففي الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الاول
بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته
بنابلس نحوا من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدينة المنورة فاقام بها اياما
ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصدا للمدينة
وركب البابور وبعد ان اقام بها يومين ووصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٤ ورجع الى المدينة وكان
مدة ثانيها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ

[illegible]

وكتب لى الاجازة ما نصه: بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم بجوامع الكلم و
بدائع الحكم ارسله للناس بشيرا ونذيرا وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا صلى الله وسلم عليه وعلى آله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا. اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة وقد تشرفت به من قبلنا الائمة سألني
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الوهاب
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرآبادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية المروى عن
سيد العالمين وخير البريه وهو قوله صلى الله عليه وسلم الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك ولا لسلوك تلك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام - وذلك بالشرط المعتبر

عند علماء الاثر - واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم

المطالعة لكتب العلوم الشرعية - النافعة المرضية - وان لا ينساني

من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين

والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي

خادم العلم بالحرم النبوي

عبده الله

٢٧ الشيخ السابع والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفواضل

الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير

بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في

حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله

السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به

ونفعنا بعلومه آمين - سمعت منه الحديث المسلسل

لما قدم مكة المكرمة حاجًا للبيت الامين ١٢

بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى

ثمانية عشر من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ وناولني بيده المباركة ثبته الذي

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازني بمروياته كلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن كثيرين منهم الشيخ عبد الغني المدني وسنده
مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشرواني الداغستاني
عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ عبد الله
ابن حجازي الشرقاوي ومحمد بن محمد الامير الكبير عن مشائخهما المذكورين
في ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوتي
عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر ابن محمد سميدس عن الشيخ محمد الامير
الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزاوي الدمنهوري عن السيد
حسن بن السيد درويش القويسني عن الامير الكبير وعن الشيخ
داؤد القلعاوي والشيخ سليمان البجيرمي والشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنواني والشيخ احمد يونس
والشيخ عبد الرحمن البجراوي والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الديربي
والشيخ على الحفناوي والشيخ سليمان البجاتي والشيخ محمد الدسوقي
والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطحلاوي والشيخ الدردير والشيخ
عبد العليم الفيومي والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمساني واخذ ايضا

الشيخ سرور الزواوی المذکور عن الشیخ احمد الدمهوجی عن شیوخه ومنهم
الامیر الکبیر وأخذ ایضًا عن الشیخ الفقیه المحدث الشیخ محمد بن محمود
الجزائری عن علی بن عبد القادر ابن الامین عن شیوخه ومنهم
الشیخ محمد بن ابراهیم ابو خضیر عن شیوخه العظام منهم الشیخ محمد
صالح البخاری عن الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشیخ محمد
ابن عبد الله المغربی عن الشیخ عبد الله بن سالم البصری وکذلک
اخذ الشیخ ابو خُضیر عن الشیخ احمد بشارة الشافعی تلمیذ الامیر
الکبیر وعن الشیخ محمد الخضری واخذ ایضًا عن عبد المولی بن
عبد الله المغربی الطرابلسی بروایته عن الطحطاوی ومحمد الکزبری
عن مشائخهما وأخذ الشیخ ابو خضیر عن الشیخ علی الخفاجی عن
محمد الصبّان عن شیوخه ویروی شیخ شیخنا ابو خضیر المذکور
الصحاح الستة عن الشیخ محمد صالح البخاری عن الشیخ ابی
حفص عمر بن مکی بن معطی التادلی عن القاضی ابی محمد شمهروش شمهروش
الجنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی عنه وعن مؤلفی
الکتب المذکورة ومنهم الشیخ عطیة عزة القماش ابن الحاج ابراهیم

المتبولى الدمياطى وهو اخذ عن الشيخ ابراهيم الباجورى ومصطفى
البلتانى ومصطفى الذهبى واحمد منة الله المالكى واحمد المرصفى و
احمد صالح السباعى عن الامير الكبير وعبد الله الشرقاوى ومحمد
الشنوانى ومحمد المهدى ومنهم الشيخ احمد بن محمد المعافى
الضحوى عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاكش عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل عن شيوخه ومنهم الشيخ محمد بن محمد العزب
الكبير عن شيوخه منهم الشيخ احمد الدمهوجى والشيخ محمد فتح الله
سميدبس كلاهما عن الامير الكبير ومنهم الشيخ محمد بن محمد الخانى
النقشبندى عن شيوخه منهم الشيخ عثمان الدمياطى والشيخ
مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ التميمى التونسى
كلهم عن الامير الكبير واخذ الخانى ايضا عن الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الكزبرى عن شيوخه واخذ الخانى ايضا
عن السيد اسمعيل البرزنجى عن الشيخ خالد النقشبندى عن شيوخه
وعن الشيخ صالح الفلانى عن شيوخه المذكورين فى ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم حمداً لمن انار طرق الشرع

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء
والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين
ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما
كان العلم اشرف بضاعة - وقد احكمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعه - طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل
الشيخ محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدني
الحيدرابادي فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب
فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني
مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم امين - واوصي
المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول
والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدي ولذريتي بالخير وغفران
الزلل وحسبنا الله وكفى - وسلام على عباده الذين اصطفى - وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين
والحمد لله رب العلمين - الحقير محمد امين ابن العارف
بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل في المسجد النبوي عفي الله عنه

١٨ ذي الحجة سنة ١٣٢٢

ومنهم من مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة

الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوي السيد

محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد

عبد الرحمن المغربي المدني نفعنا الله به آمين

سمعت بقراءة الغير عليه نبذا من صحيح البخاري والحزب الاعظم

وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازني بها وبما في كتب الصحاح

وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروي عن العلامة المحدث

نور الدين ابي الانوار السيد محمد علي ظاهر الوتري البغدادي الاصل

المدني الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين

ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروي ايضا عن العلامة السيد عبد القادر

ابن احمد الطرابلسي المدني عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ

عبد الغني المدني وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عباده الذين اصطفى ـ ولقد تم اجزت اخانا الحاج عبد الهادى

بقرأة الصحاح الست والحزب الاعظم وقصيدة البرده كما اجاز نى

بذلك جملة من مشائخى نفعنا الله تعالى بهم اجمعين ـ قال بلسانه

ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربى

شيخ الدلائل سهل الله ذلك منى ونحن فى المسجد النبوى

فى ١٢ صفر الخير سنة ١٣٢٣ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

محمد سعيد المدنى شيخ الدلائل

٢٩ ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول

والمنقول والحاوى لزبدة الفروع والاصول العلامة

الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين

الشيخ محمد الخضر بن مايابى المالكى الشنقيطى منشأً

المدنى مهاجرا وقرارا ادام الله فيوضه سمعت

منه الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذى

٢٩ الشيخ محمد الخضر الشنقيطى التاسع والعشرون

له وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان

(صوبه دار) ابن مولانا المرحوم با قوخان الوكيل الحيدرآبادى سنة اربعين وثلثمائة والف و

كان دام فيضه العالى متبحرا فى العلوم كلها وكاملا فى الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير

محدثا ليس له نظير ـ ما رأيت مثله بعد شيخى الشيخ شعيب المحدث المكى المغربى اقام الشيخ الشنقيطى

بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان

عليخان خلد الله ملكه امام الدكن ثم رجع الى المدينة المنورة على من نورها الصلوة والسلام

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلى العظيم . والصلوٰة والسلام على النبى الكريم . وعلى آله واصحابه

اولى الفضل العميم . هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة من سنن سيد المرسلين . وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين . وكانت الاجازة نوعًا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

فى معين . وطلب منى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى

ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدر آبادى مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين الدخول فى

اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين . اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من السنة والمؤطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى

والبيضاوى وروح المعانى للآلوسى ، وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه ام البراهين اضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر في تدريب الراوي وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدي) ومراقي
السعود والمنار واصول الشاشي وغير ذلك من كتب اصول
الفقه وما لم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندي
سماعا من شيخي الشيخ احمد بن محمد عليين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضي عن سيدي عبد الله العلوي
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البناني صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندي الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندي الى الشيخ صالح الفلاني صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندي الى الشيخ محمد عابد الانصاري
السندي صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسي
بتقوى الله في السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلني منتظما في سلك اشياخه اعيانا في خلواته وجلواته والصلوة
والسلام على من هدانا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
في ٨ من شوال سنة ١٣٤٠ — خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشا المدنى مهاجرا و قرارا
الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع
اسانيدهم واجازاتهم - والآن نذكر الاشياخ غير
المكيين و المدنيين فمنهم العلامة النحرير و الفهامة
السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن عبد البارى
اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور
المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة و راجعين
الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من
الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة
بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى
اجازته - وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى
هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن
القويم - والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

شيخ اليمني

سه البابور بمعناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفر له

عن التوحيد - وعلى آله واصحابه الذين شادوا الدين اى تشييد -

امابعد فقد طلب منى الولد الفاضل محمد عبد الهادى ابن محمد عبد الكريم الحيدرآبادى الاجازة فى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب الحديث والتفسير وسائر الفنون - فاقول امتثالاً لمطلوبه واجابة لمرغوبه وان لم اكن فى الحقيقة اهلاً لان اجيز غيرى شعر

ولست باهل ان اجاز فكيف ان ✿ اجيز ولكن الحقائق قد تخفى

اجزت المذكور بكل ما تصح لى روايته ودرايته من معقول ومنقول كما اجازنى بذلك شيخى العلامة شيخ الاسلام محمد بن احمد الاهدل وشيخى العلامة شيخ الاسلام سليمان بن محمد بن عبد الرحمن ابن سليمان الاهدل فالاول يروى عن[1] سيدى شرف الاسلام سيدى الجد الحسن بن عبد البارى الاهدل والثانى يروى عن[2] والده كلاهما عن[3] السيد العلامة عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن[4] والده السيد سليمان بن يحيى بن عمر عن[5] السيد العلامة احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن[6] السيد العلامة الحافظ يحيى بن

عم الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه آمين آمين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم كتبه عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنة ١٣٢٥

الشيخ عبد الرزاق البيطار

(٣١) ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته
وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل
الاريب الشيخ محمد عبد الهادى المدراسى بكل ما
تجوز لى روايته وصحت لى درايته من العلوم لا سيما بالحديث
والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة
بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسبما اجازنى جمع من مشائخى منهم والدى
السيد حسن البيطار الدمشقى الشافعى عن شيخه الشيخ عبد الرحمن
الكزبرى المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهرى المصرى
عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخى الشيخ ابراهيم السقا شيخ
الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسنى واوصيه
بالتقوى فى السر والنجوى وان لا ينسانى من صالح دعائه فى خلواته
وجلواته لا سيما عند حسن الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد و
على آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر فى ٢٣ ذى الحجة الحرام
سنة ١٣٢٥ امر برقمه العبد الراجى من ربه لطفه الخفى

عبد الرزاق البيطار

عبد الرزاق ١٣١٦

٣٢ ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان الشيخ الثاني والثلاثون

فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا

الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد

احمد الله الحنفي القادري الرانديري[١] نور الله ضريحه و

ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح

الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل

الصحيح اجازه ووعد بوجادتهم ذلك يوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا

لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد

ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا

واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه الحسن

المستقل بين الورى في القديم والحديث صلى الله وسلم عليه وزاده

[١] الرانديرقصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بالآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعي الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابو سعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي۔

فضلا وشرفا الدين - وبعد فانه وفد الينا بقصبة راندير العالم الاعز المحترم المولوی الحاج عبد الهادی المدراسی الحيدرابادی ان اجيز له بمروياتی فی الحديث والتفسير والفقه ومايتعلق بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت لان يروی عنی وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض فی تلك المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام كما شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننی	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الی الحقيقة منهجا	سبقوا الی غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوی الحاج عبد الهادی المدراسی الحيدرابادی بجميع مروياتی ومسموعاتی وبكل مايجوز لی روايته ويصح لی درايته من علم التفسير والحديث واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا علی مشائخی الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروی الامهات الست وغيرها من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن الانصاری وهو عن شيخه العلامة ذی المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباری الاھدل والشریف الھمام والحافظ الامام محمد بن ناصر الحازمی الحسنی والقاضی العلامة الحجة احمد بن الامام الحافظ الربانی محمد بن علی الشوکانی کلھم عن السید العلامة وجیہ الاسلام ومفتی الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاھدل الزبیدی الیمنی عن والدہ العلامة نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن العلامة احمد بن محمد شریف الاھدل عن العلامتین احمد النخلی وعبد اللہ البصری الی اخر سندھما ح وبروایة السید العلامة احمد ابن محمد شریف الاھدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی وعبد اللہ بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخھما العلامة الشمس محمد ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی واروی عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامة احمد بن الامام محمد الشوکانی کلاھما عن والد الثانی وھو القاضی محمد الحافظ الشوکانی عن شیخہ العلامة السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامة الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامة سالم بن عبد اللہ البصری عن والدہ عبد اللہ بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

صحیح البخاری الی اخر سنده - واما صحیح البخاری فاروبه بالاسانید المذکورة الی
الحافظ ابن حجر عن شیخه زین الحفاظ ابی الفضل عبد الرحیم العراقی
عن الامام الحجة احمد بن ابی طالب الحجار عن الامام ابی عبد الله
الحسین بن المبارک الزبیدی عن الحافظ عبد الاول بن عیسی السجزی
صحیح مسلم واما صحیح الامام مسلم فاروبه بالاسانید السابقة الی ابن حجر العسقلانی
عن الصلاح بن عمر والمقدسی عن ابی الحسن علی بن
احمد المعروف بابن البخاری عن المؤید بن محمد الطوسی عن فقیه
الحرم ابی عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوی عن ابی الحسین
عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی
بضم الجیم بلا اختلاف نسبة لسکة الجلود بنیسابور الدراس
عن ابی اسحاق ابراهیم بن محمد بن سفیان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت
فی ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم
فروایته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اکثر
الرواة عن تبیین ذلک وتحقیقه فی اجازتهم وفهارسهم بل یقولون
فی جمیع الکتاب اخبرنا ابراهیم بن محمد بن سفیان قال اخبرنا

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبّه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالی وقد نبّه ف
بین الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فلیراجعها من اراد الوقوف علیها ط واما سنن الامام ابی داؤد
السجستانی فبالاسانید السابقة الی الحافظ ابن حجر بسنده الی مؤلفها
واما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانید السابقة الی
ابن حجر الخ واما سنن الامام النسائی فبالاسانید السابقة الیه
وبسنده الی المؤلف واما سنن الامام ابی عبد الله محمد بن یزید بن ماجة
القزوینی فبالاسانید السابقة الی ابن حجر وبسنده الی المؤلف۔
واما موطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانید السابقة
الی ابن حجر وبسنده الی المصنف واما مسند الامام الدارمی رحمه الله
فبالاسانید السابقة الی ابن حجر الی اخر السند واما النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجمیع للحافظ ابن حجر فبالاسانید السابقة الیه
واما منتقی الاحکام لابن تیمیة فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر
الحازمی عن شیخه الامام الشوکانی عن شیخه السید عبد القادر

سنن ابی داؤد
جامع الترمذی
سنن النسائی
سنن ابن ماجه
موطاء
مسند دارمی
النخبة
المنتقی

ابن احمد الكوكبانی عن العلامة السید سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول
الاهدل عن السید العلامة احمد بن محمد شریف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلی المکی بسنده الی مؤلفه الامام مجد الدین عبد السلام
ابن عبد الله بن ابی القاسم بن محمد الحرانی المعروف بابن تیمیة و

المشكوة

اما مشکوة المصابیح للحافظ الخطیب التبریزی فبالاسانید السابقة
الی الشیخ ابراهیم الکردی المدنی بسنده المار الی مؤلفها و اما

تيسير الاصول

تیسیر الاصول للحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فعن شیخنا
الشریف محمد بن ناصر الحازمی والسید حسن بن عبد الباری الاهدل
کلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل الخ

الحصن الحصين

و اما کتاب الحصن الحصین والعدة للامام الحافظ محمد الجزری فبالسند
السابق فی تیسیر الاصول الی الحافظ الدیبع عن الحافظ زین الدین
ابی العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجبی عن الحافظ محمد الجزری

شفاء

مؤلفهما و اما شفاء القاضی عیاض فبالسند السابق ایضا فی تیسیر
الاصول الی الحافظ الدیبع عن الحافظ زین الدین احمد بن عبد اللطیف
الشرجبی عن الامام الحافظ نفیس الدین سلیمان بن ابراهیم العلوی

بسنده الى المؤلف واما اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن اوائل السنبل
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف واما ما يتعلق بالتفسير
فاول ذلك تفسير الجلالين فاروي ذلك عن العلامة الشيخ حسين الجلالين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين علي الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور علي القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي واما تفسير القاضي ناصر الدين
البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع البيضاوي
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطيب كمال الدين ابي عمران موسى بن محمد الضجاعي عن شيخ الاسلام
القاضي ابي الطاهر مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزآبادي
عن الاستاذ عبد الله بن محمود الاصفهاني ثم الشيرازي عن مؤلف
القاضي البيضاوي **واما** تفسير الامام الحافظ محي السنة البغوي
تفسير البغوي
قال شيخي فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة لاوله والاجازة
لباقيه عن شيخه العلامة عبد الرحمن ابن سليمان مقبول الاهدل
عن والده العلامة سليمان بن يحيى مقبول الاهدل عن العلامة
احمد بن محمد شريف الاهدل عن العلامة احمد بن محمد النخلي المكي
عن العلامة الشمس محمد البابلي عن العلامة ابراهيم الحلبي عن
العلامة محمد بن احمد الرملي المصري عن القاضي زكريا عن
العلامة عبد الرحيم ابن الفرات عن العلامة ابي حفص عمر بن
الحسن المراغي عن الفخر ابن البخاري عن مؤلفه **واما** الترغيب
الترغيب والترهيب
والترهيب للحافظ زكي الدين عبد العظيم المنذري فبالاسناد
السابق في ابي داؤد الى الحافظ ابن حجر عن ابي علي المطرزي
عن يوسف بن علي الحنفي عن مؤلفه **واروي** جميع ما ذكر ايضا

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع لكثير من كتب التفسير والحديث وغيرذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المؤلفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوي الحاج محمد عبد الرحمن
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة — واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشرح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بلفظه
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمراقبة لله فيما ظهر
وبطن — ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وأن لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عز وجل وان
لا ينساني و والدي واولادي ومشائخي وجميع المسلمين من دعائه
في حياتي وبعد موتي ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والآخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم مؤرخة ليوم
الاثنين ١٦ شهر ذي القعدة سنة ١٣٣٠ من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلوة وازكى التسليم والتحية ط حرره بنبانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضي
رحمة الله ابن القاضي السيد احمد الله القادري نسبا
والحنفي مذهبا والرانديري متوطنا عفي عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يا رب العلمين ط

الشيخ الثالث والثلاثون

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم
عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد علي مرتضى
الرفاعي السيوطي المصري الكاجرودي المالكي المعمر
خمس وتسعين سنة ٩٥ نفعنا الله بعلومه وبركاته

ولد بسيوط سنة ١٢٣٣ واكتسب العلوم بالجامع الازهر - اخذ عن العلامة شيخ
في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢
الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكري وعن العلامة الشيخ
ابراهيم الباجوري وهو عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله
الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير
فاجازني بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لي الاجازة
بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده - ولما سألني اخي وعزيزي
وقرة عيني الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل
محمد عبد الهادي في اجازة فاني اجبته واجزت له بما اجازني
مشائخي في الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجوري رحمة الله عليه
ونفعني بعلومه والشيخ مصطفى البكري شيخ الاسلام بالجامع الازهر

ع٥ الكاجرود بليدة متصل المنقلور من مضافات كوسثين التابعة لولاية مليبار من ممالك مدراس ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وغيرهما ـ السيد علی مرتضی فی التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول ١٣٠٣ھ

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم

والفنون المحدث المفسر مولانا وشيخنا ابو محمد عبد الحق

ابن محمد امير الحقانی الحنفی الدهلوی دامت بركاته

وفيوضاته وهو يروی عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة

الفهامة مولانا السيد عالم علی المراد آبادی وهو من اجل تلاميذ

العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوی وهو يروی عن مولانا

عبد العزيز المحدث الدهلوی وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجاز

بمروياته فی الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية

والحقائق اليقينية وكتب لی الاجازة بخطه الشريف وزينها

بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودين الحق ليظهره علی الدين

اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفوری وغيره ١٢ عبد الهادی

له صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الاعلام ومنها التفسير القرآن المسمی بفتح المنان فی تشع مجلدات كبار المعروف بتفسير الحقانی المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسلك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة والحق باحسن ما امكن له جزاه الله تعالی عنا ونفع به المسلمين وكان رحمه الله تعالی مناظرا شهيرا وذا خلق حسن ـ قد حضرت عنده فی بيته بالدهلی ١٣٢٢ھ ١٢
عبد الهادی غفر له

كله وكفى بالله شهيدًا۔ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعًا سجدًا يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا اللهم صل وسلم عليه واله واصحابه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

اما بعد فقد سألنى الاخ فى الله الاعز المحترم المولوى الحاج عبد الهادى الهندى المدراسى ان اجيز له بروايتى فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق اليقينية مما استفدته من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت له ان يروى عنى فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصًا ما الهمنى ربي فى تفسيراتى فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات والترهات فى الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة فى سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه۔ ونوق الروايات مخطومة بين يديه۔ واجزت له ما افادنى شيوخى من الاعمال المفيدة۔ وشيوخى كثيرة۔ منهم العالم الفاضل الكامل السيد السند السيد عالم على المرادابادى وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده

الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه

ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة

مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه

بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة ۔ وانا الفقیر

ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ۔ ۱۸ جمادی الاولی

سنه ۱۳۲۸



۳۵ ومنهم العلامة النبیل الفهامة

الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر وفرید

العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا

الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا

الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث

المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب

مسلسلات المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر

مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنه ۱۳۴۰ ببلدة حیدرآباد

الذكن صانهما الله عن الشرور والفتن - وهو يروي عن العلماء
الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان
والشيخ السيد علي طاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

الشيخ السادس عبد المؤمن

٣٦ ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير
والفهامة التفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن
ابن المنشى فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته
قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهد ٢ ، جماد الاول
١٣٢٨ - وهو يروى عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادى
وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من
كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر
عن مولانا المراد آبادى المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث
الدهلوى بسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو
من قتل في غير زيه فدمه هدر - ولهذا الحديث
قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه
اهل الله حية كان جنياً واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضي الجني الصحابي المعمر رضي الله تعالى عنه بهذا الحديث
يرويه شيخنا عن مولانا السيد احمد الدهلوي عن خاله السيد محبوب علي
الدهلوي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن مولانا ولي الله الدهلوي
عن الشاه اهل الله الدهلوي عن شمهورش القاضي الجني رضي الله تعالى عنه

ومنهم العلامة القدوة الفهامة حاوي الفواضل
الشيخ الواصل مولانا وشيخنا السيد محمد گل بن السيد جان
الكابلي المرادابادي المدرس بالمدرسة الامدادية
بمرادآباد- لقيته بها في شهر ١٣٢٨ ثماني وعشرين وثلثمائة
والف واخذت عنه الاجازة في الحديث والتفسير والفقه
وغيرها من العلوم الدينية- وقد ناولني ثبته المفيد المسمى
باصح الاسانيد واجازني بجميع ما فيه من مروياته وهو اخذ
عن عمدة الزمان مولانا المحدث السيد محمد المكي الكتبي الخطيب
والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السيد محمد الكتبي
ابن مفتي البلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن شيخه ووالده
السيد محمد الكتبي الخطيب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والده مفتي الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن
شيخه السيد احمد الطحطاوي محشي الدر المختار عن اشياخه منهم
الشيخ احمد الحماقي عن مشائخه علي العقدي والسيد علي الحنفي السيواسي
البصير عن صدر العلماء الاعلام الشيخ احمد الدقدوسي وعين المفتيين
بالديار المصرية السيد علي الشهير باسكندر واخذ المذكورون عن
الشيخين الجليلين الشيخ محمد شاهين الارمناوي والشيخ
عبد الحي الشرنبلالي وكلاهما اخذا عن الشيخ احمد الشوبري والشيخ
حسن الشرنبلالي صاحب التصانيف وهما اخذا عن الشيخ
محمد المحبي عن الشيخ المقدسي عن الشيخ شهاب الدين احمد بن يونس
الشهير بالشلبي شارح الكنز عن الشيخ عبد البر بن الشحنة عن
المحقق الكمال بن الهمام عن الشيخ سراج الدين عمر قاري الهداية
عن الشيخ علاء الدين السيرامي عن السيد جلال الدين شارح
الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخاري صاحب الكشف والتحقيق
عن الاستاذ حافظ الدين الكبير صاحب الكنز عن العلامة الكردري
عن برهان الدين صاحب الهداية عن فخر الاسلام علي البزدوي

عن شمس الائمة السرخسي عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله السبذمونی[١] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن ابيه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشيبانی عن الامام ابی حنيفة رضی الله تعالى عنه

الشيخ الثامن والثلاثون

[٣٨] ومنهم الشيخ الاجل المحدث الاكمل الخبير الشيخ حسين ابن علی النظير النعمانی القدوسی الجنجوهی[٢] دامت برکاتهم وعمت افاضاتهم اعطانی ثبته المسمى بالدر الفريد فی معرفة الاسانيد اجازنی بما فيه من مروياته عن مشائخه الاعلام قال فی ثبته واما انا فقرأت الكتب الدرسية وغيرها على عدة شيوخ فمنهم الفاضل النحرير الحبر السفسيرسی المحدث المشهور فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهير الجامع

[١] السبذمونی نسبة الى سبذمون قرية من قرى بخارى ١٢ اصح الاسانيد. [٢] جنجوه معرب گنگوه بلدة بالهند معروفة على ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسكنا لاهل الفضل والكمال من اجل ولد ماتها وكملائها الشيخ الاجل العارف الربانی والقطب الصمدانی الشيخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتية القدوسية الصابرية ومن اشهر ولاده المتاخرين شيخنا الشيخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بين الشريعة والطريقة مولانا رشيد احمد المتوفى سنة [١٣٢٣]هـ ١٢ الدر الفريد -

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندي صدر المدرسين
في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف
بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لامهات الكتب الست والمؤطاء للامام
مالك رضي الله عنه واجازنا لجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته
عدة شيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات
الحديدة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني انتهى
فاما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند
السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام
احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري
الاهدل المراوعي[1] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

[1] المراوعي نسبة الى مراوعة قرية خارج الحديدة باليمن - بينها وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد باري بن محمد عبد الله بن احمد بن عبد الباري الاهدل من افاضل سكان القرية المذكورة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل
الزبیدی کلهم عن السید الاجل وجیه الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاهدل باسانیدہ واما العلامۃ الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی العنایۃ قال اخبرنا الشیخ محمد انا عز الدین عن زکی الدین
عن ابی طاهر المدنی عن ابیه ابراهیم الکردی الکورانی بسندہ المشهور
واما العلامۃ الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیدہ
المشهورۃ المذکورۃ فی حصر الشارد

۳۹ ومنهم العلامۃ الحبر الفهامۃ مولانا الشیخ الحکیم الوالقاسم
نور محمد الفتحفوری مولدا الحیدرآبادی موطنا الحنفی مذهبا
الچشتی النقشبندی طریقۃ دامت فیوضه۔

الشیخ ابو القاسم نور محمد

اجازنی بجمیع مرویاته عن المشائخ الاعیان الذین هم برکۃ الزمان
وهو اخذ عن العلامۃ المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الگنگوهی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسندہ المذکور مرارا
واخذ عن مولانا شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضا عن

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید
محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور
واخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی
عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور
وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی علی آلائه
والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفیٰ وعلی اٰله واصحابه
الذین اصطفیٰ اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا
المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی قد طلب منی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانید والمسانید
ان اجیزه بروایاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقه
وما یتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام و
العلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة
رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین
الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الگنگوهی قدس سره وافاض
علینا برکاته وبره وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة صاحب

القوة القدسية مولانا المولوی الحاج شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی - والعالم الفاضل الاکمل مولانا المولوی الحاج ابو البرکات السید احمد الدهلوی - والعالم الافخم الافضل الاالقاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی رحمة الله علیهم - فانا اجزته کما اجازنی به هؤلاء الجهابذة الاکابر - وسندهم معروف عند جماهیر الفضلاء المفاخر - واوصیه کما اوصی نفسی باجتناب الهوی - وملازمة التقوی - فی السر والنجوی - وان یشتغل بهذا العلم الشریف ویلقیه علی الطلبة وان لا ینسانی ومشائخی الکرام من صالح دعواته - والله ولی التوفیق - وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد الفتحپوری مولدا الحیدر ابادی موطنا الحنفی مذهبا الجشتی النقشبندی طریقة -

الشیخ المعمر السفید کوهی

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الکامل مولانا التقی الشیخ عبد الله المعروف بفضل محمد الکابلی اللمقانی السفید کوهی البهاری عم فیضه - سمعت منه انا وولدی عبد المجیب الحدیث المسلسل بالاولیة بالحرم المکی وقد اجازنا بجمیع ما تجوز له روایته وهو اخذ عن شیخه الشیخ السید الشاه ابی الحسین احمد النوری المارهروی المتوفی

يوم السبت احد عشر من شهر رجب ۱۳۲۴ الرابع وعشرين وثلثمائة والف۔ وهو اخذ عن جده السيد الشاه آل رسول عن المحدث الجليل الشاه عبد العزيز الدهلوی عن الشيخ الشاه ولى الله واخذ شيخنا ايضا عن الشيخ احمد على المحدث السهارنفوری عن العلامة المحدث الشاه محمد اسحق بسنده المذكور سابقا۔ **وصورة اجازته**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على ما والاه۔ والصلوة والسلام على مصطفاه۔ اما بعد فقد التمس منى الاخ الصادق والمحب الواثق الشيخ محمد عبد الهادى المدراسى الحيدرابادى ان اجيز له بالاحاديث المروية لى عن اساتذتى الاعلام فلما رأيته واوثقت عليه العهد على الامانة والديانة اجزته منها الكتب الصحاح الستة بشرط ما ذكر من الديانة والامانة وبذل الجد والجهد فى تطبيق الروايات المرويات عن خير البرية والعمل بما حاصلها مطابقا للمذهب الحنفية وعدم تحول وصرف الاحاديث من ظواهرها الى ما لها العاملون بها الفرقة السنية السنية وها انا

ــه ومادة تاريخ وفاته (خاتم اكابر هند) ۱۳۲۴ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب لبشرط الاهلیة لتلک
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالٰهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعاه منی اولا وقد اجازنی بتلک الکتب
وذلک الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاه ابو الحسین
المارهروی رحمة الله تعالیٰ علیه من طریق جده السید الشاه
آل رسول رحمة الله تعالیٰ علیه وهو من طریق الشاه عبد العزیز
قدس سره العزیز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله علیه وارجوا منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرزمنی ذلک وانا بمکة المعظمة زادها الله تبارک وتعالیٰ شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علیٰ صاحبها
الف الف صلوة وتحیة اللهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وداخر الابدان وشفائهما ونور الابصار وضيائهما برحمتك يا ارحم
الراحمين - الراقم بخط الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد
الكابلي اللمقاني السفيد كوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
بر همه عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق
المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي
الحافظ الحاج الشيخ علي ابن سلطان بن رحمة الشناصي
مولدًا ١٢
اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لا زالت شموس
موطنًا ١٢ قطرًا ١٢ مذهبًا ١٢ نسبًا ١٢
فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى سنة ١٢٧٨ ثمان وسبعون ومائتان
والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة
لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وتوفاها الله تعالى عن الحدثان
لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس
حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ١٣٢٨ و ٢٩ و ٣٠ و ٣١ و ٣٢ هـ
عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

الشيخ الحافظ الحاج الاربعون

ــه الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارس اسمها شنا ومن مضافات فارو بلد ١٢ عبد الهادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا فى العلوم والفنون كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا فى الانظار وكان مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه ويبجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدراباد واقام عندى مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفى سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى ورضى به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوى وهو يروى عن الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى وهو عن الشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد القيوم الاسكندرى المكى رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجازنى بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لى الاجازة بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذی خلق الافلاک - واسکنها الاملاک - وزینها للناظرین بالکواکب
وللمعتبرین بالنجوم الثواقب - وخلق الارض مهبطاً الانواره - ومحطاً
لآثار اسراره - والصلوٰة والسلام علی من زیّن الله به الوجود غیباً و
شهاده - وجعله الوسیلة العظمی للفوز بالسعاده - وعلی آله وصحبه
الابرار والمقتفین علی آثارهم فی الانوار الذین احیوا آثارهم ورفعوا
منارهم اقتداءً بهم وتمسکاً بحبهم فهم بما قاموا به قائمون - وفی
المجاهدة دائمون - لاتلهیهم تجارة ولا بیع - ولا غرس ولا ریع
عن احیاء الملة الحنیفة - امدهم الله بالرغبة والخیفة - واسعدنا بحبهم
وسلک بنا ما سلک بهم - ولما بزغ بدر السعاده - فی سماء
المعالی موذناً بالزیاده - لینور عالم الشهاده - بتجلی
للعالمین ینادی - فوق طور قلب سیدنا اللوذعی
الالمعی الشیخ محمد عبد الهادی - المدراسی الحیدرآبادی
اذ جعله الله هادیاً وداعیاً الی الله بامره وبالمسلمین حفیاً - طلب
جنابه الاکرم منی الاجازة فی التدریس - لیهدی الناس الی طریق
الحق وینقذهم مما یدلس جنود ابلیس - من الاعتقادات الزائغة

اللتى عن سبيل الهدى رائغة - فحمدت حسن نيته - واعتقدت نزاهة
طويته - عن آمال الاغراض النفسانية - من رياء وصيت وسمعة
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة - وشكرت سعيه لهذا الايثار
ثبتنا الله واياه على سواء السبيل - واجارنا واياه والمسلمين
اجمعين من العذاب الوبيل - وحيث لم يسعنى الحال الا الاجابة
والانعام باجازته - فاجزته واذنته فى ذالك - والله يوفقه
لخير المسالك - وذالك بعد ان تحققت فيه الاهلية واللياقة
لما حوى من فنون العلم ومكارم الاخلاق ما شدّ ازره ونطاقه
فالحمد لله الذى كساه حلة العلم الاسنى - وزينه بالاخلاق
الكريمة الحسنى - وخلع عليه خلعة التدريس - وجعله اهلا لهذا
المقام النفيس - لانه اهل وكفوء لهذا المقام لما برع فى العلوم
وكرع من كؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم - وكفى
بحسن سيره واخلاقه - شاهدة على استحقاقه - فهو ذو الهمة
الباسقة - والعزيمة الصادقة - لا تأخذه فى الله لومة لائم
عن اذاعة الحق القاصم - نور الله به وبامثاله الزمان حجله

من اهل العرف والعرفان - وبارک فی ذریته - وسلک بهم فی
طریقته - اجازة مأذونا فیها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والکمال منهم الشیخ محمد بن الشیخ زکریا بن الشیخ یحیی بن محمد کمالی
صاحب المدرسة المشهورة بجزیرة القشم فی الخلیج الفارسی
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سیدی سندی
الساقی لی کأس الحیاة الروحانیة الشیخ محمد بن حسین اللنجاوی
ومن شیخی وعمدتی الشیخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهیر
باللنجاوی وهو من الشیخ الکبیر احمد بن عبد الله الکوهجی بلد
بفارس قریبة من اصطخر وهو من الشیخین الجاپلین سیدی
الشیخ ابراهیم الباجوری بمصر وسیدی الشیخ صاحب القدم و
الکرامات الظاهرة عبد القیوم الاسکندری المکی ومن غیرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذکرهم استغناء ببرکتهم وبرهم رحمهم الله
تعالی ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم امین - اثبته بقلم یده الفانیة
العبد الفقیر الی الله الحنان المنان بکل نعمة علی بن سلطان
ابن رحمة القاسمی نسبا والشافعی مذهبا والفارسی

موطنا متوسلا ومتوصلا بذلك الى محبة الاخوان لمعرفتهم
فی کل آن و زمان و احبی بهم سنة سید ولد عدنان
صلی الله وسلم علیه وعلی آله وصحبه الکرام

۴۲ ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاکابر
الحاج الحکیم المعمر الشیخ محمد یعقوب علی ابن الشیخ حیدر علی
الدهلوی المدنی دامت فیوضاته - لقیته بمحروسة حیدرآباد
الدکن. واجازنی بسائر مرویاته من الحدیث وغیره من العلوم
الدینیة وهو یروی عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوی عن
مولانا المحدث عبد العزیز الدهلوی بسنده المشهور فبینی وبین الشاه
ولی الله المحدث فی هذا الطریق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ویروی شیخی ایضا عن الشیخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجری النجدی الیمنی من اولاد مولانا
الشیخ شریف الشجری معاصر العلامة الزمخشری صاحب التفسیر
المشهور - اخبرنی شیخی محمد یعقوب علی المسطور انی لقیت
الشیخ المعمر المذکور فی زمن الشیخ جمل اللیل المکی بمکة المکرمة سنة ۱۲۸۰

الشیخ المعمر یعقوب علی

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندي
في حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه في السنة
الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجري يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددي وللشجري شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محي الدين حسين
الشافعي شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة
اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله
فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلي گڑھي
مفتي العدالت العالية بحيدرآباد الدكن عن مولانا القاري عبد الرحمن
الفاني فتي عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوي عن مولانا
عبد العزيز الدهلوي بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجني

الشيخ محي الدين

الصحابي رضی الله تعالى عنه فی سابع ذی القعدة الحرام سنة ١٣٢٥ھ
وقد صافحته فی مکان مولانا الحاج الحافظ السید عبد اللطیف القادری
الحسنی الحسینی المعروف بقطب ویلور وهو صافح مولانا المفتی
المذکور عن الشیخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المکی ثم المدنی
حین نزولهما ببلدة بارس (٧ شعبان سنة ١٢٥١ھ) عن مولانا السید صالح
البخاری بسنده المعروف بین العلماء ویروی شیخنا ایضا الکتب
الحدیث وغیرها من الکتب الدینیة من اشیاخ الحرمین الذین
اخذت عنهم وقد سبق ذکرهم فی هذا الکتاب وصورة الجازت
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام
علی خاتم النبیین سیدنا محمد وعلی آله وصحبه الهادیین المهدیین
اما بعد فیقول عبده المسکین الجانی محمد محی الدین حسین
المدراسی الویلوری غفر الله له ولوالدیه بلطفه الخفی
والجلی ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضی والعمل
السنی المولوی الحاج عبد الهادی سلمه الله الباری
مع کونه حائز الکمال فی الاسناد وصاحب الرشاد فی مناهج السداد

طلب مني لبعض الاجازات تيمنا و تبركا وسمع حديث المصافحة برواية
شمهورش الصحابي الجني رضي الله تعالى عنه والحديث المسلسل
بالاولية منا فهذا مني في سابع ذيقعدة سنة ۱۳۲۵ھ في مكان قطب ويلور
قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة صادقة وردا ودعوة وادعوا الله
عز وجل ان يزيده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله
بالعبد خيرا يفقهه في الدين امين - انا العبد المسكين ...

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل
الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي الحنفي صدر
المدرسين بالمدرسة الخير الجاري الواقعة بسيل[1]
وشارم دام فيضه - اجازني بمروياته في بعض كتب الحديث
والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يرويها عن
شيخه الشاه محمد گيسو دراز القادري عن مولانا محمد شهاب الدين
عن مولانا ملك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابي محمد
عبد العلي بحر العلوم اللكنوي بسنده المشهور ويروي ايضا

[1] قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ۱۲ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

الصحاح الست عن شیخہ مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ
غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السہروردی
الآتی ذکرہ - وصورة اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوٰة والسلام علی رسولہ خاتم النبیین ورحمة للعلمین
وعلی آلہ واصحابہ المیامین اما بعد فیقول المفتقر الی اللہ محمد خورشید
اللہ المدراسی عفی عنہ وعن اسلافہ بلطفہ ولطفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم فلما طلب منی الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم
محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم وہو موصوف
بالاوصاف الحمیدة والاخلاق الکریمة سلمہ اللہ تعالی وافاض فیوض
نفسہ مع کونہ صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت لہ
بعض مرویاتی عن شیخی شاہ محمد گیسودراز القادری بسندہ
واوصیہ وایای اولا بتقوی اللہ واسأل اللہ ان یوفقہ ویوفقنی
وسائر المسلمین بما یرضاہ ویجنبنا ویجنبہ مما لا یرضاہ وارجوان
لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاتہ والیضا اعطیتہ اجازة
الصحاح الستة کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لازالت شموس افضاله الى يوم التناد - كتبه في يوم الاثنين خامس صفر سنة ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية صلى الله عليه وعلى آله وسلم - الفقير الى الله محمد خورشيد الله عفي عنه وعن اسلافه -

(الخامس والاربعون)

ومنهم[١] مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر الصديقي البصير الخراساني ادام الله افاداته - قد سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود قباب شاه عن مولانا اسحاق الدهلوي لبسنده (واجازني بمروياته عن اشياخه الاعلام كما ستذكر في مواضعها من هذا الكتاب) واجازني بدلائل الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم في مواضعها من هذا الكتاب -

[١] (كان يحفظه ١٥١٠١١ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها
محمد عبد الهادي غفر له

الشيخ السادس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس
العلماء الفحول الشيخ المفتى غلام رسول المدراسى الحشتى
القادرى النقشبندى السهروردى خليفة قطب
الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله
المهاجر المكى قدس سره الملكى - اجازنى بالقول الجميل و
بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له فى
سنة ١٣١٦ﻫ اما القول الجميل فيروى شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن
المدراسى قدس سره عن الشاه السيد محى الدين القطب الويلورى
عن مولانا يعقوب المهاجر المكى عن مولانا عبد العزيز الدهلوى عن
مؤلفه ح ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا
عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل
الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخى وشيخه مولانا
عبد الحق النقشبندى المهاجر المكى المذكور بسنده المشهور الذى تقدم ذكره

الشيخ السابع والاربعون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل
الشيخ على بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوى الحسينى

الحضرمي دامت معاليه - اجازني بكل مروياته وهو يروي عن
قطب الواصلين وامام العارفين الحبيب عيدروس بن عمر الحبشي صاحب
عقد اليواقيت الجوهرية وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله - وصلى الله وسلم على سيدنا رسول الله - وعلى آله وصحبه و
من والاه - وبعد فقد طلب منا الاجازة الشيخ الفاضل محمد عبد الهادي
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندي بما تصح لنا روايته لا سيما
ما اشتمل عليه مسند سيدنا الحبيب القطب الجامع عيدروس بن
عمر الحبشي ولسنا اهلا لما هنالك - ولا من سالكي هذه المسالك
وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشيخ المذكور بما
صحت لنا الاجازة فيه خصوصا وعموما - واوصيه بتقوى الله وان
لا ينسانا من صالح دعائه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
املأ ذلك الفقير الى كرم الله علي بن حسين بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

ومنهم العلامة الجليل والفاضل النبيل الجامع بين
شرفي العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السيد
محمد ركن الدين القادري الويلوري المتوفى سنة ١٣٢٥ ابن

الشيخ التاسع والاربعون

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع
الفاضل - الجہبذ الکامل - جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری
المتوفی بالمدینة المنورة سنة ۱۲۸۹ھ - اجاز لی بسائر مروياته ويروی عن
والده وكتب لی الاجازة بالفارسية بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین - وآله وصحبه اجمعین - میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان الله له ولوالدیه - واحسن الیهما
والیه - چوں صالح متقی متوجه بسوی خدای کریم - سالک سبیل هادی رحیم -
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الهادی صاحب واعظ اجازت
ادعیه ماثوره خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطن وے انوار محبت محسوس ومشهود بود - لهذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیده برده وتوددونه
نام باریتعالی وادعیه احادیث نبوی علیه الصلوة والسلام ورد واد دعوة چنانکه

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ
المدینۃ ابی وشیخی ماجی حافظ مولوی شاہ سید عبداللطیف المعروف بمحی الدین الثانی
الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ است دوام
والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی
متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا



مرقوم ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ سنہ ہجری

رکن الدین سید محمد خالد عفا اللہ عنہ

الشیخ التاسع والاربعون

٤٩ ومنہم مولانا العلامۃ القدوۃ الفہامۃ المحدث
الجلیل حافظ الحدیث والقران الشیخ محمد عثمان[١]
المدراسی ادام اللہ افاداتہم۔ اخذ العلوم عن اشیاخ
اجلۃ منہم مولانا الشیخ عنایۃ اللہ اللکنوی ومنہم مولانا الشیخ

---

[١] قد حفظ (٣٠٠٠٠) حدیثا۔ وکان واعظا مشہورا لا نظیر لہ فی وقتہ وکان حسین الصوت جدا فی قراءۃ القران کانہ ینزل حین قراءتہ۔ والشیخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صہرہ لان الشیخ کان اشترط لتزویج بنتہ انہا لا تتزوج الا بمن کان حافظا لثلاثین الف حدیث فما وجد احدا موصوفا بہذا الوصف الا ہذا فزوجہا ایاہ۔ ولما لقیتہ فی کبر سنہ بتاج فورہ قریۃ متصلۃ بدار السلطنۃ القدیمۃ تسمی ارکاٹ۔ سألتہ عن الاحادیث التی حفظہا فاجابنی بان الان لیست بمحفوظۃ الا اثنا عشر الف حدیث فقط واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمه الله تعالی بسائر مرویاته عن هؤلاء الاعلام -
وصورة اجازته بالهندیه - بسم الله الرحمن الرحیم ط
الحمد لله رب العلمین - والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین - وعلی آله اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الهادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں - اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں - مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی - مولوی محمد صالح پنجابی - مولوی
محمد حسن رامپوری - مولانا خان عالم خان مدراسی محدث - فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة اقرانه وزبدة
زمانه المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد الله
الدهلوی اسحاق فتنی رحمه الله الغنی لمعم خمس
وثمانین ۸۵ - لقیته ۱۳۲۳ھ بشولافور ولد رحمه الله تعالی
بعد ما مضت سبعة عشر سنة من وفات مولانا شاه عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشيد احمد الجنجوهي المتوفى سنة ١٣٢٣ھ ومولانا
السيد محی الدين القطب الويلوری المتوفى سنة ١٢٨٩ھ ومولانا الفقيه
الزاهد فی الدنيا الشيخ محی الدين الويلوری ومولانا اسمعيل الشهيد
ومولانا محمد قاسم الديوبندی المتوفى سنة ١٢٩٧ھ ومولانا محمد يعقوب
الديوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفى سنة ١٢٩٦ھ
ومولانا الشيخ محمد حسن الكتكی ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللكنوی ومولانا قطب الدين خان
الدهلوی والنواب صديق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشيخ امداد الله المهاجر المكی وغيرهم من اكابر العلماء
والفضلاء - وقد هاجر مع مولانا الشيخ رحمة الله الی بلد الله
وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظيما واكرمهما تكريما
فاجازنی بمرویاته كلها عن المشائخ المذكورين رحمة الله عليهم اجمعين

الحمد لله قد تم ذكر مشائخی الكرام الذين تلقيت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة - واما الذين
اروی عنهم بالاجازة العامة فساذكر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة

العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف

والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا

الشيخ يوسف[١] بن اسماعيل بن يوسف بن اسماعيل

ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -

وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

الشيخ ابراهيم السقا

[١] ومن مصنفاته سعادة الدارين[١] فى الصلوة على سيد الكونين - وافضل الصلوات[٢] على سيد السادات - وجامع الصلوات[٣] والانوار المحمدية من المواهب اللدنية - و حجة[٤] الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين و وسائل[٥] الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل[٦] المحمدية - وصلوات الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك -

قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لآل محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الآن من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرانى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ٩٢ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة اجلهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته بقصيدة فاجازنى انتهى مختصرا ١٢ عبد الهادى غفر الله -

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشربيني والشيخ حسن العدوي المصري المتوفى سنة ١٣٠٣ ومنهم الشيخ ابراهيم الزرو والشيخ الخليلي والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد راضي الشرقاوي والشيخ مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجياوي والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابي الحلبي والشيخ الشريف الحلبي والشيخ فخر الدين اليانيوي والشيخ عبد القادر الرافعي شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشائخ الكرام أئمة الهدى ومصابيح الظلام -

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ صالح بن محمد الظاهري الجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به -

وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشيخ الثاني للمؤلف

الشريف الخطابي الحسني الشلفي وعن العلامة المسن البركة السيد
ابي موسى عمران الياصلي وعن العلامة محمد طاهر الغاثي وعن العلامة
عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي وقد سبق ذكرهم وكما
هو مصرح في ثبته حسن الوفاء -

الشيخ الثالث

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون
الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد علي بن طاهر الوتري
الحنفي المدني المتوفى سنة ۱۳۲۲ شيخ شيخي صالح كمال الحنفي المكي
وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغني المدني وعن العلامة الشيخ
احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا -

الشيخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستاني المدني رحمه الله تعالى
وهو يروي عن مولانا عبد الغني المدني وغيره من المشائخ الكرام

الشيخ الخامس

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد
عبد الحي ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
المغربي المالكي ادام الله فيوضاته - يروي عن السيد

احمد بن اسماعيل البرزنجي عن والده عن الشيخ صالح الفلاني ويروي عن ابي العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسي الفاسي عن ابي عبد الله محمد بن علي السنوسي الخطابي ويروي عن والده السيد عبد الكبير المذكور وقد سبق ذكرهم -

وبقي من المشائخ من قرأت عليهم وانتفعت بهم لكن لم تتفق لي اجازة منهم فمنهم[1] والدي رحمه الله تعالى تلقيت منه القرآن الكريم وقرأت عليه بعض الكتب الدرسية في الهندية والفارسية ومنهم[2] مولانا الشيخ عبد الرحمن رحمه الله تعالى قرأت عليه بعض الكتب الدرسية الفارسية ومنهم[3] العالم الجليل الشاعر النبيل الشيخ ابو الحسن محمد عبيد السبحان بن العلامة الحافظ الشيخ محمد المدرس بمدرسة مفيد العام - قرأت عليه بعض كتب الصرف والنحو ومنهم[4] العلامة الفقيه النبيه مولانا الابرار الازكى الحاج محمد عبد المجيد خان الواعظ[5] المدراسي الفنكنوري صدر المدرسين بمدرسة مفيد العام بقصبة وانمباري من مضافات مدراس - وهو من العلماء العاملين - له تاليفات كثيرة في فنون مختلفة قرأت عليه وسمعت بقراءة الغير عليه من كتب النحو وتفسير الجلالين

[5] الأمر بالمعروف والناهي عن المنكر - له في الوعظ يد طولى وكان يلحقه الوجد حال الوعظ يكثر البكاء ١٢ عبد الهادي غفر له

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقي الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمباري وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذي في مائة درس وواحد بحثا والموطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخاري وسنن ابن ماجة ـ ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوي للفروع والاصول مولانا
زمان شاه الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب المهارة
الكاملة في جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية في الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين ـ المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى في الصرف والنحو خاصة وله تصانيف في النحو وغيره للعرب
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعاني والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه ومن الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الآلات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وتحصلت
منه فوائد لا تحصى لاسيما في علم التجويد والتعبير وما وجد له
فيهما نظير ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى قرأت
عليه بعض كتب القواعد الطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فتلك
عشرة كاملة جزاهم الله عني خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم في الدنيا
والآخرة آمين يا رب العالمين



الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر
اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى
مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل
به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذى
لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من
حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القرآن الكريم

فاروية عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله
الشيخ محمد عبد الحق النقشبندى عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين
الدهلوى المكى عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت
القرآن العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القرآن
العظيم قرأة او اجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا
العلامة الفقيه المحدث القارى المتقن سيدى ابو الحسن على
ابن عبد البر الونائى الحسنى وهو اخذه عن السيد محمد مرتضى
ابى الفيض البلگرامى الحسينى الزبيدى ثم المصرى وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رُوِّينا عن الشيخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شهاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا عن شیخ الاقراء بالدیار المصریہ
الشمس ابی عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن شمس الدین
البابلی عن خالہ سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیرہ عن نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی الاسکندری عن شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النشلی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد الله الخیضری عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن العماد ابی بکر بن ابراهیم بن ابی قدامۃ عن
ابی عبد الله محمد بن جابر الوادی آشی عن الامام ابی العباس
احمد بن محمد الخزرجی الشهیر بابن الغماز عن ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل عن ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الأموی عن ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن فارس بن احمد الحمصی عن عبد الباقی بن الحسن المقری
عن احمد بن سالم الختلی عن الحسن بن مخلد عن البزی عن عکرمۃ بن

سلیمان عن [29] اسماعیل بن عبد الله المکی عن [30] عبد الله بن کثیر عن [31]
مجاهد عن [32] عبد الله بن عباس عن [33] اُبَیّ بن کعب رضی الله تعالیٰ عنهم
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحیٰ قال
کبّر حتی تختم مع خاتمة کل سورة ح ویروی مولانا [3] اسحٰق الضیاء عن [4]
العلامة عبد العزیز الدهلوی عن [5] العلامة الشیخ احمد ولی الله بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کله من اوله الی آخره بروایة حفص
عن عاصم علی [6] الصالح الثقة الحاج محمد فاضل السندی [7] سنة ١١٥٦ قال
تلوته من اوله الی آخره بروایة حفص علی [8] الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بجروسة دتی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی الشیخ
البقری والبقری تلا بها علی [9] شیخ القراء برهانه الشیخ عبد الرحمن [5]
الیمنی وقرأ الیمنی بها علی [10] والده الشیخ شحاذة الیمنی وعلی
الشهاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوته کذلک علی الشیخ شحاذة
المذکور وقرأ [11] الشیخ شحاذة کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ [12] الطبلاوی کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوته علی البرهان [13]
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منهما علی [14] امام القراء

المقری

ه المتوفی ١٥ شوال سنة ١٠٥٦ھ

القلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابى الخير محمد بن محمد بن علي بن يوسف
الجزرى صاحب النشر وله طرق كثيرة جدا ذكرها فى النشر قال الجزرى
قرأت التيسير للدانى وقرأت به القرآن كله من اوله الى آخره
على شيخى الامام الصالح العالم قاضى المسلمين ابى العباس احمد
ابن الشيخ الامام ابى عبد الله الحسين سليمان بن فزارة الحنفى
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لى قرأته وقرأت به القرآن
العظيم على والدى واخبرنى انه قرأه وقرأ به القرآن العظيم على الشيخ
الامام ابى محمد القاسم بن احمد ابن الموفق الاورقى قال قرأته و
قرأت به على المشائخ الائمة المقرئيين ابى العباس احمد بن على بن يحيى بن
عون الله الحصار وابى عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادى و بن محمد
ابى عبد الله محمد بن ايوب بن محمد ابن نوح الغافقى الاندلسيين قال
كلهم قرأته وقرأت به على الشيخ الامام ابى الحسن على بن محمد بن
هذيل البلنسى قال قرأته وتلوت به على ابى داؤد سليمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به على المؤلف الامام ابى عمرو الدانى قال الجزرى
وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم فى الدنيا متصلا واختص هذا الاسناد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنى الى المؤلف كلهم علماء ائمة
ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن كله برواية حفص
على [22] ابی الحسن طاهر بن غلبون المقرئ قال قرأت بها على [23] ابی الحسن علی
ابن محمد بن صالح الهاشمی الضریر المقرئ بالبصرة قال قرأت بها على [24]
ابی العباس احمد بن سهل الاشنانی قال قرأت بها على [25] ابی محمد عبید
ابن الصباح قال قرأت على [26] حفص قال قرأت على [27] عاصم قال الدانی واخذ
عاصم القرآن عن [28] ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی صاحب الرواية ۱۲ عبد وعن [28] زر بن
حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن [29] عثمان بن عفان وعلى [29] بن ابی طالب و [29] ابی
ابن کعب وزید [29] بن ثابت وعبد [29] الله بن مسعود الاسدی ۱۲ عبد (رضی الله تعالی
عنهم اجمعین) عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم واخذ زر عن [29]
عثمان بن عفان وابن [29] مسعود (رضی الله تعالی عنهم) عن [30] النبی صلی الله
تعالی علیه وسلم عن [31] جبریل علیه السلام عن [32] اللوح المحفوظ عن
رب العلمین

تفسیر [34] الامام الكبير والعلامة الشهير من اطبقت الامة
على تقدمه فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

المسمى جامع البيان في تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه

آمين - اوله وبه ثقتي وعليه اعتمادي ربي يسر - قرئ على ابي جعفر

محمد بن جرير الطبري في سنة ٣٠٦ ست وثلاثمائة قال الحمد لله الذي

حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -

آرويه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله

وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن

نور الدين ابي الحسن علي بن محمد العربي بن علي السقاط عن محمد الفاسي

من طريق ابي علي الغساني عن ابن الحذاء عن ابي القاسم عبد الرحمن بن

محمد بن ابي يزيد المصري عن ابي محمد عبد الله بن احمد الفرغاني

عن الامام الهمام ابي جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن

طالب الطبري المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا

علما ودينا - له تآليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام

المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرائني (ابن جرير)

لو رحل الى الصين في تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن

خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا في ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطي رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبري حاسبه الحبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا في الميزان للامام الشعراني وذكر الامير
في ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القرآن فقالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفني الاعمار قبل تمامه
فاختصره في ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير والطبري منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهي مدينة الاردن وهي في اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفي مدينة طبرية مياه
حارة تفور في الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضي ناصر الدين

البيضاوی - اوله الحمد لله الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیرا - ادویه عن شیخنا العلامة الحبر الفهامة الحسیب النسیب الحبیب حسین بن العلامة السید محمد الحبشی عن الشریف محمد بن ناصر عن الشیخ عابد السندی عن الشیخ محمد طاهر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی ح ویروی الشیخ عابد ایضا عن الشیخ حسین المغربی مفتی المالکیة بمکة المحمیة عن الشیخ محمد بن طیب المغربی عن الشیخ حسن العجیمی ح وادویه عن العلامة المحقق المفسر شیخنا الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله المصری المکی الشافعی عن الشیخ احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی بن احمد الصعیدی المالکی عن الشیخ محمد عقیلة المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد العجل عن امام المقام یحیی بن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فهد اخبرنا به القاضی کمال الدین ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابی بکر المرجانی قال اخبرنا به المسند ابو هریرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبی ح ویروی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد الشوبری الحنفی عن الرملی

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى بتبريز سنة احدى
منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ١٢
وتسعين وستمائة [١] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضاء بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من
معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لاسيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
ووقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لاسيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في آخر سورة التكوير

---

[١] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه
بنسخة لديه فعل ذلك فوقع للبيضاوي سهوا وغيره موافقته في كثير
من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ في ردها عليه كما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه
وتخسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا ما اكثر في تفسيره
من علوم الحكمة الواجب ذمهما مثله لا سيما والبيضاوي في كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفيس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط الاحكام الحوادث
من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

٣ تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات . ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عنه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور فى المقتفى ١٢ عبد الهادى غفرله

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجد الدین اللغوی الفیروزآبادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ
القطب التفتازانی عن شرف الدین ابی بکر محمد الھروی عن مؤلفہ الامام
فخر الدین الرازی تنبیہ قال العلامۃ المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخہ مانصہ ۔ الامام الرازی المذکور ہو ابو عبد اللہ
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذہب صنف التصانیف المفیدۃ
فی فنون عدیدۃ منہا تفسیر القرآن جمع فیہ الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب ہو کبیر جدا لکنہ لم یکملہ وشرح سورۃ الفاتحۃ
فی مجلد ومنہا فی علم الکلام المطالب العالیۃ ۔ ونہایۃ العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرہان فی الرد علی اہل
الزیغ والطغیان ۔ والمباحث المشرقیۃ ۔ والمباحث العمادیۃ ۔
وتہذیب الدلائل ۔ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار ۔ واجوبۃ
المسائل ۔ وتحصیل الحق والمعالم وغیرہا وفی اصول الفقہ

المحصول وفي الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة
وغيرذالك وفي الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى
وشرح الوجيز في الفقه وشرح سقط الزند للمعري وشرح كليات
القانون في الطب وغير ذلك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه
في البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله في الوعظ يد طولى ويعظ
باللسانين العربي والعجمي وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا
وقال العلامة ابن حجر في مسانيده ان الامام الرازي كان المشهور
بالتحتاني لقب به لانه لما كان بمصر بالمدرسة الظاهرية سكن
بخلوة فوق خلوته شخص اخر يقال له القطب ايضا فميز وا بينهما
بالتحتاني والفوقاني وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغيره شرح الحاوي الصغير في مذهب الشافعي وشرح المطالع والاشارات
وحشى على الكشاف انتهى وجه تصنيف تفسيره كما في الكشف انه
قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لساني في بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت في تصنيف

هذا الكتاب وقد صنعت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين احمد بن محمد القمولی تكملة له وتوفی سنة ٧٢٧ وقاضی القضاة شهاب الدين بن خليل الخويی الدمشقی كمل ما نقص منه ايضا وتوفی سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وستمائة واختصره برهان الدين محمد بن محمد النسفی المتوفی سنة ٦٨٦ وسماه الواضح ولخصه ايضا محمد بن القاضی اياثلوغ والحق به بعضا من الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفی الرازی سنة ٦٠٦ ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته فی رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشری

ع ٥ وكذا سائر تصانيفه اروی بالسند المذكور فی المتن ١٢ عبد الهادی غفر له

اوله الحمد لله الذی جعل القرآن الخ ارویه بالسند المذکور الی الشیخ البابلی عن ابی الامداد ابراهیم اللقانی عن الشمس محمد بن محمد بن عبد الرحمن العقیلی البهنسی عن ابی الحسن البکری عن الزین زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنة ٩٢٦ھ ح وارویه عن العلامة الحبیب حسین الحبشی عن والده محمد الحبشی عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار عن الشیخ صالح الفلانی ح وارویه عالیا بدرجة عن العلامة الشیخ عبد الجلیل بن الشیخ عبد السلام الشهیر ببرادة المدنی عن المعمر مفتی المدینة المنورة السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ صالح الفلانی عن محمد بن سنة عن مولای الشریف عن السنهوری عن النجم الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری عن العز ابی محمد عبد الرحیم بن محمد ابن الفرات عن الحافظ ابی عمر عبد العزیز بن محمد بن ابراهیم ابن جماعة عن ابی الفضل احمد بن هبة الله بن عساکر عن زینب بنت عبد الرحمن الشعری عن مؤلفه العلامة ابی القاسم محمود جار الله ابن عمر الزمخشری تنبیه الزمخشری هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله الزمخشری الخوارزمی ذکر العلامة اللکنوی فی الفوائد البهیة

الزمخشری نسبۃ الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینهما میم مفتوحۃ وبعد الخاء شین معجمۃ قریۃ کبیرۃ من قری خوارزم کان امام عصرہ بلا مدافع نحویا ذکیا فقیہا مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیۃ حنفی المذہب معتزلی المعتقد ومن تصانیفہ الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغۃ فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتہی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواہد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقۃ اصحاب نظر فی علوم البلاغۃ التی بہا یدرک وجہ الاعجاز وصاحب الکشاف ہو سلطان ہذہ الطریقۃ فلذا طار صیت کتابہ (وذکرہ) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفہ انہ بہذا العلو قد تجلی قال تحدثا بنعمۃ ربہ وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد ولیس فیہا لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الہدی فالزم قراءتہ فالجہل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامۃ ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیرہ فی الخطبۃ اولا بقولہ الحمد للہ الذی خلق القرآن فقیل لہ فی ذلک انہ ان ابقیت التفسیر علی ہذہ الفاتحۃ فجعل الناس

مهجوراً فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضا من لفظة خلق ـ و جعل عند المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها ـ ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب بجار الله وفخر خوارزم ايضا وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد رجليه كانت ساقطة انتهى مختصرا وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي ـ اوله الحمد لله ذي العظمة والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ ـ ارويه عن[١] العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن[٢] والده عن[٢] شيخه الشريف محمد بن ناصر عن[٣] العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن[٤] الشيخ امر الله ابن عبد الخالق المزجاجي عن[٥] محمد بن احمد عقيلة عن[٦] الشيخ ابراهيم ابن حسن الكردي عن[٧] الشيخ احمد القشاشي عن[٨] محمد بن احمد الرملي عن[٩] القاضي زكريا عن[١٠] الحافظ ابن حجر عن[١١] الصلاح بن ابي عمر عن[١٢] الفخر ابن البخاري عن[١٣] فضل الله بن ابي سعد النوقاني عن مؤلفه

عسه ٥ وكذا سائر تصانيفه ارويها بهذا السند ١٢

عسه النوقاني بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ١٢ بلد بطوس ١٢ حسن الوفا لاخوان الصفا للشيخ خالد المدني رحمه الله تعالى

محي السنة الحسين بن مسعود البغوي۔ تنبیه البغوی قال ابن حجر فی
کتاب مسانیده هو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی
الفراء البغوی نسبة الی بغ من بلاد خراسان بین مرو و هراة وقیل
اسمها بغشور ففی النسبة الیها تغیر خارج عن القیاس تفقه رحمه الله
تعالی علی استاذه امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی
فقیه خراسان۔ قال الرافعی وکان یقال له حبر الامة ثم حکی عنه ان
رجلا جاءه فقال له حلفت بالطلاق انه لیس احد فی الفقه والعلم مثلک
ایحنث فاطرق ساعة وبکی ثم قال هکذا یفعل موت الرجال لا یقع
الطلاق۔ توفی رحمه الله تعالی بمرو رود سنة ست عشرة وخمس مائة
قال بعضهم وقد اشرف علی الستین ظنا ودفن عند شیخه القاضی الحسین
المذکور وهو من اکابر اصحاب الوجوه فی مذهبنا ای مذهب الشافعی۱۲ ۔ وما اکرمه النبی صلی الله
علیه وسلم فی النوم فقال له احیاک الله کما احییت سنتی انتهی وتفسیره
متوسط نقل فیه عن مفسری الصحابة والتابعین ومن بعدهم واورد فیه

عبه الفراء نسبة الی عمل الفراء وبیعها ۱۲ ابن خلکان

۱؎ البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمة ۱۲ الکمال۔ منسوب الی البغشور قریة بین هراة و مرو
والاغلب فی النسبة الی المرکب الامتزاجی النسبة الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا
نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من هذا القبیل وقد یقال لتلک القریة بغ ایضا

فقد الاحاجة الی الاعتذار ۱۲ عبد الهادی غفر له

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنة ٨٧٥ه ومن تصانيفه مصابيح السنة وسيأتى

تفسير لباب التاويل فى معانى التنزيل للامام ناصر الشريعة ومحي السنة علاء الدين على بن محمد بن ابراهيم البغدادى المعروف بالخازن - اوله الحمد لله الذى خلق الاشياء فقدرها تقديرا الخ ارويه عن[1] العلامة الحبيب الحبشى عن[2] الشريف محمد بن ناصر عن[3] الشيخ عابد السندى عن[4] الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المكرمة عن[5] الشيخ محمد بن طيب المغربى عن[6] الشيخ حسن العجيمى قال اخبرني به النور على بن محمد الاجهورى عن[8] الشيخ عمر بن الجائى عن[9] الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى عن[10] مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبي اجازة عن[11] محمد بن على الحراوى عن[12] الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطى عن مؤلفه الامام علاء الدين على بن محمد الخازن - تنبيه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

ـــه ومهائر تصانيفه ايضا ١٢ العبد

[illegible]

الدين محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراھیم المعروف بالخازن البغدادی الصوفی۔ وتفسیرہ قد بلغ صیتہ مدی جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام الشرعیہ۔ انتخبہ من تفسیر البغوی الشہیر وزاد فوائد لخصہا من کتب التفاسیر فصار تفسیرہ انفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان تشد الیہ الرحال ۔ ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال ۔ قال فی کشف الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنۃ ٧٢٥ خمس وعشرین وسبعمائۃ ۔

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل للعلامۃ ابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی

ہ اولہ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوہام الخ اوریہ عن العلامۃ الشیخ عبدالحق وعن العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاھما عن الشیخ عبدالغنی الدہلوی المدنی عن الشیخ عابد السندی ح واوریہ عن العلامۃ الشیخ

ہ وسائر تصانیفہ ایضا اوریہا بالسند الآتی ١٢ عبد

عبد الجليل برادہ عن[١٠] عابد السندی بالاجازة العامة عن الشیخ محمد طاہر سنبل عن[٦] الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن[٥] الشیخ حسن العجیمی عن[٧] الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن[٨] الحافظ عز الدین بن فہد عن[٩] والدہ نجم الدین عمر بن فہد عن[١٠] القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن[١١] الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذ ناعن[١٢] قوام الدین مسعود ابن برهان الدین ابراهیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفہ[١٣] العلامۃ النسفی تنبیہ فی الفوائد البہیۃ للعلامۃ عبد الحی اللکنوی النسفی نسبۃ الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النهر وقیل بکسر السین و فی النسبۃ تفتح انتہی وقال العلامۃ البدیری فی ثبتہ هو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدة فی الفقہ والاصول لہ الملتقی فی شرح المنظومۃ ولہ شرح النافع سماہ بالمنافع ولہ الوافی وشرحہ الکافی ومختصر کنز الدقائق ولہ المنار فی اصول الفقہ ولہ المنار ایضا فی اصول الدین ولہ العمدة فی الاعتقاد

شرحهما الاعتماد هو وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیره وهو کتاب وسیط فی التأویلات جامع لوجوه الاعراب والقرآآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارة وبلیغ المحاورة یرد فیه علی اهل الاعتزال باقصر عبارة ومثال توفی رحمه الله تعالی سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرة وسبعمائة والله تعالی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل ۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی ۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالی ۔

وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءة شیخه ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورة البقرة الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

سه وکذا اسائر تصانیفهما ۱۲ عبد

المجازة بسائرة وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابي النجا سالم بن محمد السنهوري
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ السيوطي عن شيخ الجلال
ابي عبد الله محمد بن احمد المحلي في تفسيره وعن الحافظ السيوطي في تكملته
وفي الدر المنثور وفي الاتقان ـ تنبيه ـ الجلالين من اول سورة
الكهف الى آخر القرآن مع سورة الفاتحة تاليف الامام جلال الدين
محمد بن احمد المحلي الشافعي المتوفى سنة ٨٦٤ اربع وستين وثمانمائة
وقد شرع في تكملته الامام جلال الدين عبد الرحمن بن بكر السيوطي المتوفى
سنة ٩١١ بعد وفات الامام المحلي بست سنة في يوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة سبعين وثمانمائة وفرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذكورة في مدة قدر ميعاد الكليم على نبينا وعليه
الصلوة والسلام وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدى وسبعين وثمانمائة وهذا التفسير كثير المعنى ولب لباب
التفاسير مع صغر حجمه وغاية اختصاره وشهرة هذا التفسير المبارك
وقبوله عند عامة المسلمين مستغن عن بيان فضائله وشرح فواضله
ولا يخفى ان هذين الشيخين لم يتكلما على التسمية وتكلم عليها بكلام

اقول بعض علماء زبيد[١] فائدة المحلى نسبته الى محلة كبيرة التى تكون من بلاد مصرية والسُيوط بضم السين وأُسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا في القاموس فائدة اخرى وعلى هذا التفسير حواشي كثيرة منها حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمى المسماة بقبس النيرين اولها احمدك اللهم حمداً لا انقطاع فرغ منها فى الجمادى الاولى سنة ٩٥٢ ومنها حاشية الشيخ نور الدين على بن سلطان محمد القارى نزيل مكة المكرمة المتوفى بها سنة اربع عشر والف وهذه الحاشية مفيدة جداً اولها الحمد لله ذى الجلال والجمال والكمال فرغ منها فى اواخر ذى الحجة سنة ١٠٠١ و منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهية بتوضيح تفسير الجلالين للدقائق الخفية فى اربع مجلدات فرغ من كتابتها فى الجلد الاول سنة ١١٩٦ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشى الجلالين وغير ذلك والله اعلم فائدة اخرى الدر المنثور فى التفسير بالماثور فى ثمانى مجلدات للامام السيوطى اوله الحمد لله الذى احيا بمن شاء ما آثر الآثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له لسهول

[١] قال بعض علماء اليمن عددت حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين الى سورة المزمل ومن سورة المدثر التفسير زائد على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى ١٢ كشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعاً للفوائد الفرائد الا انه يحتاج الى التنقيح ۔

فائدة اخرى الاتقان مجلد اوله الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتاب الخ

وهو اشبه آثاره وافيدها ۔ **تنبيه** الامام السيوطی هو مجدد المائة التاسعة

خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطی

الشافعی المتوفی سنة ٩١١ احدی عشرة وتسعمائة ۔ صاحب التصانيف

التی سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت علی

خمسمائة انتهی كذا فی التعليقات السنية ۔ وفی الناضح الكبير ولد

السيوطی سنة ٨٤٩ تسع واربعين وثمانمائة اه

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابی السعود[1] المسمی بارشاد العقل السليم الی مزايا الكتاب الكريم فی تفسير القرآن العظيم علی مذهب النعمان ۔ اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدی

ودين الحق الخ ارويه بالاجازة العامة عن[1] العلامة الشيخ يوسف

ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانی عن[2]

[1] كذا اسائر تصانيفه ١٢ عبد

السيد محمد ابی الخیر عابدین عن ابن عمه العلامة السید محمد علاء الدین

ح وارویه ایضا عن العلامة اسعد بن احمد الدهان عن العلامة حسین

الجسر الطرابلسی عن العلامة السید محمد علاء الدین عن والده السید

محمد امین الشهیر بابن عابدین ح وارویه عالیا عن العلامة عبد الستار

الصدیقی عن الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنة ١٣٠٥ عن العلامة

ابن عابدین عن السید محمد شاکر عن الامام المحقق علی افندی الداغستانی

عن الشیخ محمود الانطاکی عن الشیخ محمد الکاملی عن الشیخ عبد القادر

الصفوری القرضی عن القاضی عبد الرحیم الشعراوی عن مؤلفه المولی المحقق

ابی السعود الرومی تنبیه ابو السعود هو شیخ الاسلام مفتی

الانام ابو السعود بن محمد العمادی۔ قد اشتهر هدی صیت تفسیره

فی الآفاق وانتشر نسخه فی الاقطار۔ ولما ارسله مع ابنه الی

السلطان سلیمان خان فاستقبله الی باب محله وزاد فی وظیفته

واضعف فی تشریفاته فلما وقع هذا التفسیر لطیفا فائقا علی امثاله

فسمی مؤلفه بخطیب المفسرین توفی رحمه الله تعالی سنة ٩٨٢ اثنتین و

ثمانین وتسع مائة۔

تفسير العلامة الشمس محمد الخطيب الشربيني المسمى بالسراج المنير في الاعانة على معرفة بعض معاني كلام ربنا الحكيم الخبير — اوله الحمد لله الملك السلام المهيمن العلام الخ

اروية بالسند الذي مر في تفسير البغوى الى الصفى القشاشي عن ابي المواهب احمد بن زين الدين الخطيب عن مؤلفه العلامة الشيخ شمس الدين محمد بن احمد الخطيب الشربيني الشافعي تنبيه الشربيني هو الامام الخطيب محمد الشربيني الشافعي اخذ في تفسيره عن الرازي وابن عادل وغيرهما ذكر فيه انه قال لي شخص من اصحابي رأيت في منامي اما النبي صلى الله عليه وسلم او الشافعي يقول لي قل لفلان يعمل تفسيرا على القرآن ثم سألني بعد ذلك جماعة من اصحابي المخلصين ان اجعل لهم تفسيرا وسطا بين الطويل الممل والقصير المخل فاجبتهم الى ذلك انتهى ملخصا توفي سنه ٩٧٧ رحمه الله تعالى فرغ من تاليفه كما ذكر في تفسيره يوم الاثنين المبارك ثالث عشر صفر الخير من شهور سنه ٩٦٨ ثمان وستين وتسعمائة

سـ٥ وغير ذلك من تصانيفه اروى بالسند المذكور في المتن ١٢ عبد

۱۳ تفسير ابن عطية المسمى بمحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز

اروية عن الشيخ حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن العلامة الامير
الكبير من طريق ابن ابي الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن
ابي حكم عن مؤلفه القاضي ابي محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابي بكر بن غالب
ابن عطية الغرناطي المتوفي سنة ٥٤٢ھ تنبيه قال صاحب الكشف قد اثنى
عليه ابو حيان وقال هو اجل ما صنف في علم التفسير وافضل من تعرض
للتنقيح والتحرير وقيل كتاب ابن عطية اقل واجمع واخلص وكتاب
الزمخشري الخص واغوص انتهى

۱۴ تفسير الثعلبي المسمى بالكشف والبيان في تفسير القرآن

للامام ابي اسحاق محمد النيسابوري الثعلبي ويقال الثعالبي (احمد بن)
وهو لقب وليس بنسب - اوله بحمد الله يفتتح الكلام وبتوفيقه
يستنجح المطلب والمرام الخ اروية وسائر مولفاته بالسند المذكور
آنفا الى الامير الكبير من طريق ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم
وعبد الله بن عمر الصفار والمؤيد بن محمد الطوسي كلهم عن ابي
محمد العباس ابن محمد بن ابي منصور الطوسي عن ابي سعيد محمد بن سعيد

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ہو ابو اسحاق
احمد بن ابراهیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی هذه الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

ارویها وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبداللہ ابن عمر الصفار عن عبداللہ بن الحواری عن مؤلفها ابی الحسن الواحدی تنبیہ الواحدی هو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتهی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنهر والساقیۃ وسائر مصنفاتہ

بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ هو الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین و سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصره فی مجلدین و سماه النهر الماد من البحر ومختصر تلمیذه الشیخ تاج الدین احمد بن عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنہ ۷۴۹ سبع واربعین وسبعمائۃ سماه الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذي انزل القرآن وجعله حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنه ٤٥٠

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنه ٣٣٠ المتوفى سنه ٤١٢

٢١ تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح
ارويه عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح
الريس المكي عن ابن عبد البر الونائي عن الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الی اسحق ابراهیم بن احمد التنوخی عن[١٣] سلیمان بن حمزة عن[١٢] عمر بن مکرم الدینوری
عن عبد[١٠] الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیہ هو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجة الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائة الخامسة صاحب التصانیف
الکثیرة المفیدة فی جمیع الفنون وهذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی
رحمه الله تعالی سنة ٥٠٥ خمس وخمسمائة

٢٢ **تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفه** عن[١] مولانا الحبیب المذکور انفا
عن[٢] والده عن[٣] عمر العطار عن[٤] محمد الکزبری عن[٥] علی الکزبری عن[٦] الملا
الیاس الکورانی عن[٧] الملا ابراهیم الکورانی عن[٨] النور علی بن مطیر الیمنی
عن[٩] الشهاب احمد بن محمد الهیتمی المعروف بابن حجر انا[١٠] عالیا محمد ابن
مقبل عن[١١] الصلاح بن ابی عمر عن[١٢] ابی الفضل بن عساکر انا[١٣] ابو روح عبد العزیز
ابن محمد الهروی انا[١٤] تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا[١٥] ابو الحسن محمد بن
احمد بن هارون الرودنی انا حاتم بن حبان به وبتصانیفه تنبیہ
ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی[٥] الشافعی المعروف
بابی الشیخ الحافظ الفقیه الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم

٥ بست بلد من بلاد سیستان ١٢ بستان المحدثین

في الفقه واللغة والحديث والوعظ المتوفى سنة ٣٥٤ اربع وخمسين وثلثمائة

تفسير ابن عربي وسائر تصانيفه بالسند المتقدم الى العطار عن

محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكي عن حسن العجيمي

عن صفي الدين احمد القشاشي عن احمد بن علي الشناوي عن والده

علي الشناوي عن عبد الوهاب الشعراني عن شيخ الاسلام زكريا عن

ابي الفتح محمد المراغي عن القطب اسماعيل بن ابراهيم الجبرتي عن المعمر

ابي الحسن علي الواني اجازة عن الشيخ الاكبر محي الدين محمد بن عربي الحاتمي

قدس سره العزيز تنبيه هو محمد بن علي بن محمد بن احمد بن عبد الله

الحاتمي الطائي الاندلسي المتوفى سنة ٦٣٨ وقيل سنة ٦٢٨ من ولد عبد الله

ابن حاتم اخي عدي بن حاتم يكنى ابا بكر ويلقب بمحي الدين ويعرف بالحاتمي

وبابن عربي بدون الف ولام حيثما اصطلح عليه اهل المشرق فرقا بينه

وبين القاضي ابي بكر بن العربي وكان بالمغرب يعرف بابن العربي بالالف

واللام صنف تفسيرا كبيرا على طريقة اهل التصوف في

مجلدات قيل انه في ستين سفرا وهو الى سورة

الكهف وله تفسير صغير في ثمانية اسفار على طريقة المفسرين

تفسیر الغزی ارویہ اجازۃ عن السید محمد علی بن طاہر الوتری و مشافہۃ عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن الشیخ عبد الجلیل المدنی کلہم عن احمد منۃ اللہ عن احمد بن عبید العطار عن محدث الشام اسماعیل العجلونی عن محمد نجم الدین عن محمد بدر الدین ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنۃ ۹۶۰ھ ستین وتسعمائۃ قال صاحب الکشف وہو تفسیر منظوم۔ وانکر کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یؤدی الی اخراج القرآن العظیم من نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الجنینی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور والمنظومان الکبیر فی مائۃ الف بیت وثمانین الف بیت انتہی بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

تفسیر علی القاری۔ ارویہ عالیا عن الشیخ عبد الستار المکی عن الملا السویدی عن السید مرتضی الزبیدی عن المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ العجیمی عن الشیخ محمد حسین

الخافی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحق الدهلوی
عن المؤلف تنبیه القاری هو علی بن سلطان الهروی نزیل مکۃ
المکرمۃ المعروف بالقاری الحنفی احد صدور العلم فرد عصرہ
الباهر السمت فی التحقیق ولد بهراۃ ورحل الی مکۃ واخذ عن
ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبد اللّٰه السندی
وقطب الدین المکی واشتهر ذکرہ وطار صیتہ والّف التالیف
المفیدۃ وسیاتی ذکرها وکانت وفاته بمکۃ فی شوال سنۃ
اربع عشرۃ والف ام کذا فی التعلیقات السنیۃ صفا قلت وقد
زرت قبرہ الشریف فی المعلی بمکۃ المکرمۃ۔

قد ذکرنا الی هنا اتصال سندنا ببعض الکتب من کتب التفسیر
وبقیت منها کثیرۃ لا تعد ولا تحصی کما قال العلامۃ
الزمخشری۔ ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد۔ وذلک
فی زمنہ فما بالک الی امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا علی
الکتب المشهورۃ منها ولیقاس غیرها علیها۔ وقد

اوردت كثيرا منها في تاليفي المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع في ذكر سندنا في بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بشرفه المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخاري الامام الحجة محمد بن اسمعيل - ارويه عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشي عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابي زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عمر مقبول الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوي عن الحافظ ابي الفضل احمد ابن حجر العسقلاني ح ويروي السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضیٰ بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسابق عن الحافظ شمس الدین البابلی عن
المسند نور الدین علی بن یحییٰ الزیادی عن کل من المسند بن یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد عبد الرحمٰن السخاوی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن ابراھیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسیٰ بن شعیب السجزی الھروی عن الشیخ ابی الحسن
عبد الرحمٰن بن مظفر الداؤدی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد المظفر
السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد اللہ
محمد بن اسمٰعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ ابن بردزبۃ[1] البخاری الجعفی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا بہ آمین ح وارویہ اعلیٰ من ھذا

[1] بَرْدِزْبَہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مھملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ مفتوحۃ فھاء تانیث علیٰ ما ھو المشھور فی ضبطہ وھی لفظۃ بخاریۃ معناھا الزراع کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین ومسانید ابن حجر الہیتمی ۱۲ عبد الہادی غفر لہ
(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفرلہ)

عن العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن العلامة النبيل
الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن الشيخ احمد منة الله والشيخ
عبد الغنى الدمياطى وهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر
الامير الكبير عن ابى الحسن على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله بن
سالم البصرى عن الشيخ محمد بن سليمان المغربى عن السراج عمر الاجائى
عن زكريا الانصارى عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامى عن
احمد بن ابى طالب الحجار الى آخر السند المتقدم واعلى اسانيدى
فى صحيح البخارى ما ارويه من طريق الختلانى [1] وهو اعلى سند يوجد
فى الدنيا كما قاله الاشياخ ح فارويه عن العلامة الفقيه شيخ الخطباء
بالمسجد الحرام ابى الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن العلامة الجليل محمد
سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعى كلاهما عن القدوة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوجك المكى عن الامام ذى المعارف والاسرار
عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن الشيخ صالح الفلانى وهو عن

---

[1] الختلانى نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد التاء الفوقية المفتوحة بعدها لام شعب من الترك كذا ضبطه ابن خلدون ١٢ حسن الوفا لشيخنا العلامة الشيخ فالح المهنى
عبد الهادى غفر له

الشيخ محمد بن سِنّة باجازته من[٧] المعمر الشيخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجیل عن القطب الشیخ محمد النهروالی[٨] عن والده احمد النهروالی ح وادویه بسنده علی من هذا بدر جه عن[٩] مولانا الشیخ عبد الجلیل برّاده المدنی المذکور وهو یرویه عن[١٠] المعمر مفتی المدینه المنوره السید اسمعیل البرزنجی الشافعی عن[١١] الشیخ صالح الفلانی عن الشیخ محمد بن سِنّة الفلانی عن الشیخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجیل عن العلامة القطب النهروالی عن والده عن الحافظ نورالدین ابی الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا یوسف[٢] الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفارسی الفرغانی بسماعه لجمیعه علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة و ثلاثا واربعین سنة وقد سمع جمیعه عن محمد بن یوسف الفربری لنسما عن مؤلفه امیر المؤمنین فی الحدیث فی القدیم والحدیث ابی عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین - قال الشیخ صالح الفلّانی فی قطف الثمر وقد ذکر بعض اهل الفهارس هو الشیخ عبد الرحمن

[١] النهروالی نسبة الی نهروالة بلدة من توابع کجرات الهند کذا فی حاشیة ثبت العلامة ابن عابدین الشامی ١٢ عبد الهادی غفرله -

[٢] بابا یوسف المشهور بسه صد ساله وهو فارسی ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابن عابدین غفرله

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النھروالی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نورالدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ
والدہ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم واذا ثبت ھذا فیعلو اسنادی بدرجۃ
فبینی وبین البخاری احد عشر ۔ واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثۃ واطولہا تسعۃ ۔ فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الثلاثیات خمسۃ عشر ۔ وھذا عال جدًا ۔ واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ۱۲۲۲ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ ۔ فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ
رب العٰلمین علی ھذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی
المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

سنہ وھی اثنان وعشرون حاشیا ۱۲

الذي هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابي البركات ان رواية ابن سعادة
افضل من الروايات التي عند ابن حجر ان ابن حجر لم يعثر عليها وهي
المعتمدة عندنا بالمغرب وهي مسلسلة بالمالكية انتهى

فاقول ارويه من طريق ابن سعادة عن[1] شيخنا عبد الجليل برادة المدني
عن[2] منة الله الازهري المالكي عن[3] الامير الكبير عن[4] نور الدين ابي الحسن علي طريق ابن سعادة في رواية البخاري
ابن محمد العربي السقاط المالكي عن[5] احمد بن الحاج عن[6] ابي البركات عبد القادر[7]
الفاسي عن[8] والده علي عن والده الامام يوسف بن محمد الفاسي وعن
شيخ الجماعة احمد بن علي المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطي الشهير
بالقصار كلهم عن[9] ابي عبد الله محمد بن عبد الرحمن اليستيني عن[10] سيدي
زروق وعن ابن غازي وهما عن[11] عبد الله القوري عن[12] ابي عبد الله
محمد القيساني المكناسي عن[13] القاضي احمد بن محمد بن الغماز الخزرجي
عن[14] الرضي الطبري عن[15] ابن خيرة عن[16] عبد العزيز ابن سعادة عن[17]
ابي عبد الله بن سعادة عن[18] ابي علي الصدفي عن[19] الامام الباجي عن[20]
ابي ذر الهروي عن شيوخه الثلاثة ابي محمد[21] عبد الله بن حمويه
الحموي السرخسي وابي اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

ابن داؤد البلخی المستملی وابی الهیثم محمد بن المکی بن زراع کغراب
المروزی الکشمیهنی واخذ الثلاثة عن الامام ابی عبد الله
محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن جامعه وعدد
احادیثه سبعة الاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحادیث
المکررة وقیل انها باسقاط المکررة اربعة الاف حدیث تنبیه
قال ابن حجر فی مسانید البخاری هو ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن
ابراهیم بن المغیرة بضم فکسر ابن بردزبة بموحدة مفتوحة فراء ساکنة
فمهملة مکسورة فزای ساکنة فموحدة مفتوحة علی المشهور
وهو بالفارسیة الزراع الجعفی مولاهم البخاری مولی اسلام
علی مذهب من یری ان من اسلم علی ید شخص کان ولاؤه له وذلک
لان جده المغیرة کان مجوسیا ثم اسلم علی ید الیمان الجعفی والی
بخاری نسبته الجعفی ابن سعد العشیرة الی قبیلة من الیمن من
مذحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهیم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف علی شیء من اخباره وابوه اسمعیل کان من العلماء
العاملین وروی عن حماد بن زید ومالک وصحب ابن المبارک

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة
توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر الدته ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله
على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت
نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب
الحديث وله نحو عشر سنين لم يخرج من المكتب ولما بلغ
احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سند
حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ
الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة
وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن
ما وراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكره ابو عاصم
العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ
فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين
وسيد المحدثين وكان بسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام
لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها فى بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا
مع ذلك ان يغلطوه فى لفظة لا فى اسناد ولا فى متن ولما قدم بغداد
فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها
ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه فى مجلسه الخاص بالناس امتحانا
فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام
آخر فسأله عن الثانى فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذلك الى ان
فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو
كذا وكذا والى الثانى وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة
فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى مناد يعلمهم بقدومه
فاحدقوا به وسألوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى
المنادى يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين
والفقهاء فاول ما جلس قال اهل البصرة انا شاب
وقد سألتمونى ان احدثكم وسأحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفيدوه بما يعني ليست عندكم وأملى عليهم من أحاديث أهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم ـ ورووا عنه الصحيح تسعون
ألف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه أصح الكتب بعد القرآن وقال أخرجته من زهاء ستمائة
ألف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللأئمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن أحمد بن حنبل ما أخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الأمة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لا سيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره وورث من أبيه مالا كثيرا فتصدق
به لا فراطه في الكرم وأعطي في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فأعطي عشرة آلاف ثم باعها للأول وقال كنت ملت إلى بيعه
فلم أغير نيتي وامتحن رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسد جماعة
من أهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها أن أهل بخارى سمعوا بمقدمه إليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور إني مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلي لاصحابه لا تسألوه عن شيء من الكلام فلعله يجيب بما يخالفه فيه فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن بأسرع من ان سئل عن اللفظ بالقرآن امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا **والعجب** ان جواب البخاري هذا مع كونه في غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا في وجه الحسن واتوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلي و سئل البخاري عن ذلك في حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا مرة في كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظي بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلي جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخاري وان الذهلي انما هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لا يساكنني محمد بن اسمعيل في البلد فخرج البخاري

منها خوفا على نفسه وكان هذا الفعل من البخاري والذهلي سببا لغاية رفعة البخاري وامتلأ اقطار الارض بذكره واجلاله وتعظيمه البالغ لنهايات التعظيم حتى من العامة ولغاية نزول الذهلي وانخفاضه وانطماس ذكره وعدم معرفة الناس كلهم له الا افراد من ائمة الحديث **فتامل** معاملتك مع الله تعالى ومع الخلق وتمسكك بالله واعراضك عنه لتعلم ما يترتب على كل من هاتين المرتبتين من رفع الذكر وانتشار العلم وتتابع الناس في الثناء على اهل المرتبة الاولى ومن اضداد ذلك على اهل المرتبة الثانية وكم وقع للعلماء مع حاسديهم نظائر لهذه القصة فاياك ان تنزل عن الطريقة المثلى وان تضل عما اوضحه لك نبيك محمد صلى الله عليه وسلم من الكمالات التي لا يزال صاحبها يترقى ان يكون وارث الخلافة العظمى وفوض امورك كلها الى الله سبحانه وتعالى فانك ان صدقت في ذلك زال عنك كل حسد لاسيما للعلماء العاملين والائمة العارفين والخلفاء الوارثين وتامل ما صح به الحديث القدسي - من[۱] آذى لى وليا فقد حاربته

---

۱ اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حارب الله تعالى لا يفلح ابدا - وجرت له رحمه الله تعالى محنة اخرى وهي انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس له اكثر مما كان بمراتب في ذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقي مدة بها ثم تحرك له امير البلد خالد بن احمد بن محمد الذهلي نائب الخلافة العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم به في قصره فقال لرسوله قل له اني لا اذل ولا احمل الى ابواب السلاطين فان احتاج لشيئ منه فليحضر في مسجدي او داري فان لم يعجبك هذا فانت سلطان فامنعني من الجلوس على الناس ليكون ذلك لي عذرا يوم القيمة عند الله تعالى ان لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعني ان اخص بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى ورد من الخلافة بان ينادى على الامير فاركب حمارا ونودي عليه في البلد ثم حبس الى ان مات

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و

لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم

فلما كان بخرتنگ[1] بمعجمة مفتوحة فى الاشهر او مكسورة فراء ساكنة

ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم

بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب

الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت

لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك

لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك. بلغه انه وقع بينهم اى اهل

سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها

حتى يتجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون

خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين

خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى قد ضعفت فارسلوه فدعا

تحقيق لفظ خرتنگ

---

[1] وسمعت من بعض شيوخى (وهو الشيخ على بن سلطان الليثاوى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اهـ والله اعلم بالصواب ١٢-

محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج فى اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم
قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضنى اليك فمات فى ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين
عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما الا انه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا — مادة تاريخ ولادته صدق ١٩٤ ومادة تاريخ وفاته نور ٢٥٦ —

واما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيرى

٢ رحمه الله تعالى فاروية عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده وارويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومى
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبرى عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم
محمد الغزى عن والده البدر محمد الغزى عن البرهان ابى شريف
عن البدر القبابى عن ابن الخباز عن الامام النووى عن ابى اسحق
ابراهيم ابن ابى حفص عمر بن مضر الواسطى قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[١٣] اخبرنا الامام فقیه الحرم ابو عبد الله محمد
ابن الفضل الفراوی انا[١٤] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[١٥]
النیسابوری ١٢ مسانید ابن حجر
ابو احمد محمد بن عیسی بن عمرویہ الجلودی[١] عن[١٦] ابی اسحق ابراهیم بن محمد بن سفیان
النیسابوری ١٢ مسانید
عن مؤلفه الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثة فوائت فی
ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم
فروایته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة[٥٢] وقد غفل اکثر الرواة
عن تبیین ذلك وتحقیقه فی اجازاتهم بل یقولون فی جمیع الکتاب
اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و
هو خطاء ح وارویه عالیا منه عن[١] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین
ابن محمد الحبشی عن[٢] والده عن[٣] العلامة ابی حفص عمر بن عبد الکریم
العطار عن[٤] محدث دار الهجرة الشیخ صالح الفلانی ح وارویه عالیا
منه عن[١] العلامة النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[٢] السید اسمعیل

---

[١] بفتح الجیم بلا اختلاف نسبة لسکة الجلود ببین نیسابور دار الدرا سبه ١٢ محمد عبد الهادی غفر له
[٥٢] الوجادة - فرعوا قولهم وجادة فیما اخذ من العلم من صحیفة من غیر سماع ولا اجازة
ولا مناولة من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفة انتهی مختصرا
وتمامه فی مقدمة ابن الصلاح ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

البرزنجي مفتي المدينة عن الشيخ صالح الفلاني عن الشريف مولاي سليمان
الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ احمد العجل اليمني عن الامام يحيى
ابن مكرم الطبري عن جده الامام محب الدين محمد بن محمد الطبري عن
زين الدين ابي بكر بن الحسين المراغي عن ابي العباس احمد بن ابي طالب
الحجار عن الانجب ابن ابي السعادات الحماني عن ابي الفرج مسعود بن
الحسن الثقفي عن الحافظ ابي القاسم عبد الرحمن بن مندة عن الحافظ
ابي بكر محمد بن عبد الله الجوزقي عن ابي الحسن مكي بن عبدان
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالى **تنبيه** الامام مسلم ابن الحجاج النيسابوري ابن حجر هو
القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وكبار المبرزين فيه والرحالين في طلبه الى ائمة الاقطار
والمجمع على تقدمه فيه على اهل عصره كما شهد له بذلك اماما وقتهما
حفظا وحديثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شيخه البخاري
وغيرهم كاحمد وروى عنه جماعات من كبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساويه درجة كابي حاتم الرازي والترمذي وامام الائمة
خزيمة وله المؤلفات الكثيرة الجليلة كالمسند الكبير والجامع الكبير

وكتاب الملل وكتاب اوهام المحدثين وكتاب التمييز وكتاب الطبقات
فى المخضرمين وكتاب الاسماء والكنى وكتاب الوحدان وكتاب حديث عمرو بن
شعيب وكتاب مشائخ مالك وكتاب مشائخ الثورى ولاسيما صحيحه[1] الذى
امتن به على المسلمين وابقاله بالثناء الحسن الجميل الى يوم الدين فان من
اطلع على ما اودعه فى اسانيده وترتيبه وحسن سياقه وبديع طريقته
من نفائس التحقيق وانواع الورع التام والاحتياط والتحرى فى الرواية
وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وكثرة اطلاعه واتساع
روايته علم انه امام لا يلحق وفارس لا يسبق قال صنفت المسند
الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة ولما قدم البخارى نيسابور
آخر مرة لازمه مسلم واكثر التردد اليه ومن ثم حذا حذوه فى صحيحه
وكان هذا هو مراد الدارقطنى بقوله لولا البخارى لما ذهب مسلم
ولاجاء ولد سنة اربع ومائتين وتوفى رضى الله عنه عشية
يوم الاثنين[2] لاربع بقين من شهر رجب سنة ۲٦١ احدى وستين ومائتين

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت اباعلى النيسابورى يقول ما تحت اديم السماء اصح من كتاب مسلم فى علم الحديث ۱۲ اكمال فى اسماء الرجال
[2] يوم الاحد لست بقين من رجب ۱۲ اكمال -

ودفن یوم الاثنین بنیسابور وقبره بها مشهور یزار ویتبرک به۔
قیل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاکرة فذکر له حدیث فلم یعرفه
فانصرف الی منزله فقدمت سلة[1] تمر فکان یطلب الحدیث ویاخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنی التمر ووجد الحدیث وکان ذلک سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وکانت وفاته بسبب غریب نشأ من
غمرة فکرة علمیة انتهی ما فی ثبت ابن حجر رحمه الله تعالی

سنن[2] الامام ابی داؤد السجستانی رضی الله تعالی عنه

اولها الحمد لله الذی هدانا الدینه واکرمنا بسنة نبیه۔ ارویها
عن[1] العلامة الحبیب المذکور عن[2] والده عن[3] الشیخ عمر بن عبد الکریم
العطار عن[4] الشیخ صالح الفلانی ح وارویها عالیا عن[1] شیخی الشیخ
عبد الجلیل عن[2] العلامة السید اسمعیل البرزنجی عن[3] العلامة الفلانی
عن[4] الشیخ محمد ابن سنة عن[5] مولای الشریف محمد بن عبد الله
عن[6] الشریف المعمر ابی الجمال ابن عبد الکریم عن[7] الشیخ یس المحلی والبابلی
الکرخی[3] والشیخ احمد الکلبی کلهم عن[8] الجلال السیوطی عن[9] ابی بکر

---

[1] سلة بالفتح وتشدید لام ظرفی از طعام وجامه ومیوه در روے نهند ۱۲ منتخب [2] عدد احادیثه (۴۰۰۸) کشف الظنون صفحہ ۳۲/۲ ۱۲ [3] الکرخی نسبة الی کرخ محلة ببغداد ۱۲ کذا فی الارشاد

ابن صدقة المنادی عن[10] محمد بن المطرز عن[11] ابی النون یونس بن ابراهیم الدبوسی عن[12] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[13] الفضل بن سهل الاسفرائنی عن[14] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[9] محمد ابن مقبل عن[10] الحراوی عن[11] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[12] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال اناابه[13] الشیخان ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[1] سماعا علیهما ملفقا[2] قالا اخبرنا به[14] الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[15] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[16] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمه الله تعالی

تنبیه ابوداؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[1] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد
[2] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد۔
محمد عبد الهادی غفر له

السین الثانیۃ معرب سیستان من نواحی ھراۃ من بلاد خراسان
الازدی صاحب السنن ولد سنۃ ثنتین و مائتین وھو احد ائمۃ
المسلمین و الحفاظ والجھابذۃ المکثرین الذین یعتمد علیھم ویرجع الیھم
قال بعضھم وھو تالی الشیخین فی علمھما وفضلھما سکن البصرۃ
وروی سننہ ببغداد فاخذھا اھلھا عنہ وعرضہ علی احمد بن حنبل
فاستجادہ واستحسنہ وقال الجلال لم یسبقہ احد فی زمنہ
الی معرفتہ بتخریج العلوم وقال غیرہ ھو احد حفاظ الحدیث سندا
وعلما وعللا ومتن ثم قال جمع الین لہ الحدیث کما الین الحدید لداود
علی نبینا وعلی سائر الانبیاء والمرسلین افضل الصلوۃ والسلام
سمع خلائق کاحمد و القعنبی وسلیمان بن حرب وقتیبۃ وروی عنہ
خلائق کالترمذی والنسائی قال کتبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خمسمائۃ الف حدیث انتخبت منھا ما ضمنتہ کتاب السنن و احادیثہ
اربعۃ الاف وثمانمائۃ لیس فیھا حدیث اجمع الناس علی ترکہ قال
ابن الاعرابی من عندہ کتاب اللہ وسنن ابی داؤد لم یحتج معھما
الی شیئ من العلم وکان لابی داؤد کم واسع وکم ضیق فقیل لہ ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفي سنة خمس و
سبعين ومائتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و
كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفيه نظر ظاهر
لظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الا[مام]
الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن على بن احمد الصعيدي
العدوي المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن
على العجيمي المكي عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن
مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغي عن احمد
ابن ابي طالب الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن
ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا القاضي ابو عامر محمود
ابن القاسم الازدي عن عبد الجبار بن محمد الجراحي عن محمد المحبو[بي]

المروزی عن الحافظ الحجة ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ
تنبیہ الترمذی ہو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک
السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیۃ وکسر المیم او ضمہا کلہا مع اعجام
الذال نسبۃ لمدینۃ قدیمۃ علی طرف جیحون نہر بلخ وہو الامام
الحجۃ الاوحد الثقۃ الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیرہ قال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرضت کتابی ای کتاب السنن[5-1] المسمی
بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا بہ وقالوا
من کان فی بیتہ فکانما فی بیتہ نبی یتکلم۔ مات[5-2] الترمذی
بترمذ اواخر رجب سنۃ تسع وسبعین ومائتین کذا قالہ جمع
مؤرخون انتہی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

٥ سنن النسائی الصغری المسماۃ بالمجتبی او المجتنی للامام
النسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ارویہا عن شیخنا الحبیب حسین

[5-1] ولہ تصانیف کثیرۃ فی علم الحدیث۔ وہذا کتابہ الصحیح احسن الکتب واحسنہا ترتیباً واکثرہا فائدۃ واقلہا تکراراً وفیہ ما لیس فی غیرہ من ذکر المذاہب وغیرہا من الفوائد ۱۲ اکمال
[5-2] وفی الاکمال لیلۃ الاثنین لثالث عشرۃ من رجب سنۃ ۲۷۹ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم
(کاتب محمد ضیاء خان غفر اللہ لہ)

عن [٢] والده عن [٣] الشيخ عمر العطار ح وارويها عن [١] فقيه عصره الشيخ
احمد ابي الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن [١] العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعي كلاهما عن [٢] السيد عبد الله كوجك عن [٣] الشيخ
عمر العطار عن [٤] الشيخ ابي النور علي بن عبد البر الونائي عن [٥] الشهاب
احمد جمعة البجيرمي عن [٦] المعمر احمد بن رمضان الشافعي الازهري
عن الشمس البابلي ح ويرويها [٣] الشيخ عمر عن [٤] الشيخ محمد طاهر سنبل عن [٥] الشيخ
محمد عارف عن [٦] محدث وقته الشيخ حسن العجيمي عن [٧] البابلي عن [٨] الشهاب
احمد بن خليل السبكي وابي النجا سالم بن محمد السنهوري عن [٩]
الغيطي عن [١٠] زكريا عن [١١] الزين رضوان بن محمد عن [١٢] البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخي عن [١٣] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن [١٤] ابي طالب
عبد اللطيف بن محمد بن علي القبيطي عن [١٥] ابي زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسي عن [١٦] ابي محمد عبد الرحمن بن احمد الدوني [١]
عن [١٧] احمد بن حسين الكسار عن [١٨] ابي بكر احمد بن محمد بن اسحاق بن السني

[١] الدون قرية بدينور ١٢ ثبت ابن عابدين - عبد الهادي غفر الله له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ النسائی هو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن

دینار الخراسانی احد الائمة الحفاظ العلماء الفقهاء بل احد ائمة الدنیا

فی الحدیث والمشهور فیه اسمه وکنایه سمع من کثیرین من مشائخ

الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واخرین ببلاد کثیرة و

اقالیم مختلفة واتسع اخذه ورحلته ولد رحمه الله تعالیٰ بخراسان

سنة ٢١٥ وکان شافعیا مذهبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما قال

الدارقطنی هو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی

کتابه تحیر فی حسن کلامه ودخل دمشق فسئل عن معاویة ففضل

علیا علیه رضی الله عنهما ولما ذکروا له فضائل معاویة مریدین

بذلک تفضیله علی علی رضی الله عنه قال لهم منکرا علیهم الا

یرضی معاویة ان یکون راسا براس حتی یفضل و قوله راسا براس

انما هو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اهل السنة علی ان علیا

رضی الله عنه افضل فاخرج من المسجد ودا سوه بالارجل حتی

اشرف علی الموت فتوفی رضی الله عنه یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن
بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين
الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره
وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه ليشبه ان يكون مولدي سنة
خمس عشرة مائتين **ونسا** بفتح النون والسين المهملة من كور
نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف
وقد يقال نسوى قيل وهو القياس وما اشتهر الان من حذف الالف
بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجه القزويني رحمه الله تعالى ٦

اروِيها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغني
الدهلوي المدني عن العلامة محمد عابد السندي عن الشيخ يوسف
المزجاجي عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن ابن حجر

له عدد احاديثها ٤٠٠٠ و ١٢

العسقلانی ح وارویها عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر[3] العطار عن[4] العلامة محمد[5] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاهما عن[6] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[7] نجم الدین محمد الغزی عن
والده[8] البدر عن الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن[9] ابن
حجر العسقلانی عن[10] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[11]
الشیخ ابی العباس الحجار عن[12] الانجب بن ابی السعادات عن[13] الحافظ
ابی زرعة عن[14] الفقیه ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن[15] ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[16] ابی الحسن علی
ابن ابراهیم ابن سلمة بن بحر القطان عن ابی عبد الله محمد بن
یزید المعروف بابن ماجه القزوینی رضی الله عنه تنبیه ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله بن ماجه القزوینی
مولی ربیعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیها شرفا انها جعلت من الکتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک هو موطا الامام مالک مع
کونهما شارحة عما حرص علیها اصحاب الکتب الخمسة من المقاصد

التي يتدبرها المحدث ومع كثرة احاديثها الضعيفة بل فيها احاديث منكرة بل نقل عن الحافظ المزي ان الغالب فيما انفرد به الضعف ولذا اجرى كثيرا من القدماء على اضافة المؤطاء وغيره الى الخمسة ولطافت (اى ابن ماجه) البلاد حتى سمع اصحاب مالك والليث وروى عنه خلق كثير من منهم ابو الحسن القطان توفى لثمان بقين من رمضان سنة ثلاث او خمس وسبعين ومائتين ومولده سنة تسع ومائتين

المؤطا الامام دار الهجرة ابي عبد الله مالك بن انس

رضي الله عنه - اخبرني به العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغني المحدث المدني عن العلامة الشيخ اسحاق المحدث الدهلوى ح وارويه عاليا بدرجة عن الشيخ محمد يعقوب على الدهلوى عن الشيخ اسحاق المذكور وايضا ارويه مساويا له عن الشيخ احمد جمال المكي عن مولانا فضل الرحمن المرادابادى كلاهما عن مولانا عبد العزيز الدهلوى عن والده قال اخبرنا بجميع ما في المؤطا رواية يحيى بن يحيى المصمودى الاندلسى رحمهما الله تعالى الشيخ محمد وفد الله المالكي قرأة مني عليه من اوله الى اخره بحق سماعه لجميعه على شيخ الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی و الشیخ عبداللہ بن سالم البصری المکی قالا اخبرنا
الشیخ عیسے المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی الشرف عبدالحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی ابی عبداللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن ابی
محمد عبداللہ بن محمد بن ھارون القرطبی سماعا عن القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن محمد بن عبدالرحمن
ابن عبدالحق الخزرجی القرطبی سماعا عن ابی عبداللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن ابی الولید یونس بن عبداللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن ابی عیسی یحیی بن عبداللہ سماعا قال اخبرنا عم والدی
عبیداللہ بن یحیی سماعا قال اخبرنا والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الھجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبدالرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ ح وارویہ عن العلامۃ الحبیب حسین

ابن محمد الحبشي عن العلامة الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
يوسف بن مصطفى الصاوى المصرى عن العلامة الشيخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامير ح وارويه عاليا عن العلامة الشيخ
محمد حسب الله المكى وعن الشيخ عبد الجليل المدنى كلاهما عن العلامة
عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ الامير الكبير عن الشيخ نور الدين
ابي الحسن على بن محمد العربى السقاط المالكى عن شارح الامام
العلامة الشيخ محمد الزرقانى عن والده العلامة عبد الباقى الزرقانى
عن الشيخ على الاجهورى عن الشيخ محمد بن احمد الرملى عن شيخ الاسلام
زكريا الانصارى عن الحافظ ابن حجر العسقلانى عن نجم الدين محمد بن
على بن عقيل الباسى عن محمد بن على المكفى عن محمد بن محمد الدلاصى
عن عبد العزيز بن عبد الوهاب بن اسماعيل عن جده اسمعيل بن
الطاهر عن محمد بن الوليد الطرطوسى عن سليمان بن خلف الباجى
عن يونس بن عبد الله بن مغيث عن ابي عيسى يحيى بن يحيى
ابن يحيى عن عم ابيه عبيد الله ابن يحيى عن ابيه يحيى
ابن يحيى الليثى الاندلسى عن الامام مالك رضى الله تعالى عنه

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبتنا قلا من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطا انها صحاح كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمى كتابه المؤطا لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه ايضا ويحيى الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة وروى المؤطا ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة لم يلتبس عليه هذا بذالك **ومالك** وهو مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو الاصبحی ابو عبدالله المدنی الفقیه امام دار الهجرة راس المتقنین حتی قال البخاری اصح الاسانید کلها مالک عن نافع عن ابن عمر من السالفة **وفی کتاب الانساب** لابن عبد البر ان الامام مالک رحمه الله تعالی سمی عالم المدینة وانتشر علمه فی الامصار واشتهر فی سائر الاقطار وضربت له اکباد الابل وارتحل الناس الیه من کل فج عمیق وانتصب للتدریس هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قریبا من تسعین ومکث یفتی الناس ویعلم الناس نحوا من سبعین سنة وشهد له التابعون بالفقه والحدیث اهـ **وفی الروض الفائق** انه العالم الذی یشیر به النبی صلی الله علیه وسلم فی الحدیث الذی رواه الترمذی وغیره وهو قوله صلی الله علیه وسلم ینقطع العلم فلا یبقی عالم اعلم من عالم المدینة **وفی حدیث اخر** عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یوشك الناس ان یضربوا اکباد الابل فلا یجدون عالما اعلم من عالم المدینة **قال** سفیان بن عیینة کانوا یرونه مالکا وقال عبد الرزاق کنا نری انه مالک

فلا يعرف هذا الاسم لغيره ولا ضربت اكباد الابل الى احد مثل ما ضربت اليه وقال ابن مصعب سمعت مالكا يقول ما افتيت حتى شهد لى سبعون شيخا انى اهل لذلك وقال الشافعى لولا مالك وسفيان لذهب علم الحجاز اهـ مات مالك رحمه الله سنة تسع وسبعين ومائة وكان مولده سنة ثلث وتسعين[1] وقال الواقدى بلغ تسعين سنة اهـ تقريب التهذيب۔

مسند الامام الهمام ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالى عنه

جمع الحافظ ابى محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث الحارثى۔ ارويه عن الشيخ صالح كمال عن والده العلامة صديق كمال عن الشيخ عبد الرحمن ابن الشيخ محمد الكزبرى عن والده عن الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم محمد الغزى عن والده البدر عن زكريا الانصارى عن عبد السلام بن احمد البغدادى عن الشرف ابى الطاهر بن الكويك عن ام عبد الله زينب بنت الكمال

[1] او خمس وتسعين ١٢ كمال

المقدسية عن[١٢] عجيبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن[١٣] ابی الخیر محمد
ابن احمد الباغبانی عن[١٤] ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد الله محمد بن
یحیی بن منده عن[١٥] ابیه عن[١٦] مخرجه ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب
الحارثی عن[١٧] ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الولید عن[١٨] محمد بن یحیی الازدی
عن[١٩] الهیاج ابن بسطام عن[٢٠] الامام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه عن[٢١]
حماد عن[٢٢] ابراهیم عن[٢٣] علقمة عن[٢٤] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع الله العلماء یوم القیمة
فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم خیرا اذهبوا الی الجنة
فقد غفرت لکم ما کان منکم وبالسند الی ابی حنیفة رضی الله
تعالی عنه عن انس رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم وارویه عن[١] الشیخ
محمد حسب الله عن[٢] الشیخ ابراهیم السقا عن[٣] العلامة ثعیلب عن[٤]
الشهاب احمد الجوهری عن[٥] الشیخ عبد الله البصری عن[٦] الشیخ محمد بن سلیمان
المغربی عن السراج عمر الحانوتی عن[٨] الزین زکریا عن[٩] ابن الفرات
عن[١٠] عمر بن الحسن عن[١١] ابن البخاری عن[١٢] ابی الفرج عبد الرحمن بن علی

(مسلسل بالحنفیة الصغیر ١٢)

ابن الجوزی عن[13] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[14] ابی عمرو عبد الوہاب ابن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی آخر السند المتقدم

مسند ابی حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی

سہ ۹

اروِیہ بالاسناد الی زکریا الانصاری عن[9] ابن حجر العسقلانی عن[10] الصلاح ابن ابی عمر عن[11] الفخر ابن البخاری عن[12] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[13] جامعہ ابی عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی[ا] قال البلخی اخبرنا[14] ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[15] القاضی ابی سعد عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[16] ابیہ محمد بن عبد اللہ بن بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[17] الحسن بن علی الاسواری عن[18] جعفر بن محمد عن[19] یونس بن حبیب عن[20] ابی داؤد الطیالسی عن الامام المستند الہمام ابی حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ تنبیہ

[ا] وفاتہ سنة ست وسبعین وخمسمائة کذا فی ملادج الاسناد ۱۲ محمد عبد الحی غفر اللہ لہ العاد

ابو حنیفة[1] هو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنة ثمانین وذهب
ثابت ابوه الی علی کرم اللّٰه وجهه وهو صغیر ددعا له بالبرکة فیه وفی ذریته
فکان هذا الامام من آثار تلک الدعوة وناهیک بذلک شرفا له
رضی اللّٰه تعالی عنه ومن ثم قدمه اللّٰه علی ائمة عصره الذی هو عصر
التابعین فانه من اوساطهم ولم یظهر اللّٰه لاحد منهم من الاتباع والشهرة
والتقدم ما اظهر له وکان رضی اللّٰه تعالی عنه عظیم الزهد والورع عرضت
علیه الدنیا بحذافیرها وولایة بیت المال والقضا قالوا له المرة بعد المرة
اما ان تقبل واما ان نضربک مائة سوط فاختار عذابهم علی عذاب
اللّٰه تعالی وسخطهم علی سخط اللّٰه تعالی لانهم ضربوه وکرروا علیه الضرب
لیقبل وهو لا یزید الا اعراضا وتغلظ علیهم فی الجواب حتی انه قال للخلیفة
المنصور وقد قال له اقبل منی ولایة القضاء لا اصلح له فقال له الخلیفة
کذبت فقال له لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا کذاب
وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنه کان فی نفسه منه

---

[1] من مسانید ابن حجر ملتقطا صفحہ (۲۷)

لانه رمی عنده بانه افتی العلویین بجواز الخروج علیه لظلمه فتعلل بما ذکر ثم
حبسه وامربان یکرر علیه الضرب الی ان مات شهیدا فی الحبس ببغداد
سنة ١٥٠ خمسین ومائة علی المشهور وهی سنة مولد الشافعی رضی الله تعالیٰ
عنهما ودفن بمقابر الخیزران **تنبیه اخر** اختلف العلماء فی روایة
الامام ابی حنیفة رحمه الله تعالی عن بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم
والصحیح انه رضی الله تعالی عنه تابعی کما اثبت ذلک جماعة من
المحدثین والمشائخ المحققین **وفی الامم لایقاظ الهمم** للعلامة
ابراهیم الکورانی عن ابی حنیفة الامام قال ولدت سنة ثمانین
وحججت مع ابی سنة ست وتسعین وانا ابن ست عشرة سنة
فلما دخلت المسجد الحرام رأیت حلقة عظیمة فقلت لابی حلقة
من هذه قال حلقة عبد الله بن جزء الزبیدی صاحب رسول الله صلی الله
علیه وسلم فتقدمت فسمعته یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
من تفقه فی دین الله کفاه الله همه ورزقه من حیث لا یحتسب
قال الحافظ ابن حجر فی الاصابة عبد الله بن جزء الزبیدی هو عبد الله
ابن الحرث بن جزء نسب الی جده انتهی **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالكي في الاستيعاب - عبد الله بن الحارث بن جزء بن عبد الله بن معدي كرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عويج بن عمرو بن زبيد الزبيدي حليف ابي وداعة السهمي سكن مصر وتوفي بها بعد ان عمر طويلا كانت وفاته بعد الثمانين انتهى مختصرا **اقول** وبهذا تعلم ان اباحنيفة تابعي خلافا لمن انكر تابعيته كالنووي فانه قال ادرك جماعة من الصحابة لكنه لم يلقهم فتدبر **قال محدث الشام العلامة العجلوني الشافعي** في ثبته ان اباحنيفة رضي الله تعالى عنه تابعي وهو الصحيح وقد نظم بعضهم الصحابة الذين روى عنهم ابو حنيفة رحمه الله تعالى فقال ؎

ابو حنيفة زين التابعين روى	عن جابر وابن جزء والرضى انس
معقل وحريثي وواثلهم[١]	وبنت عجرد علم الطيبين قس

[١] هو ابو الطفيل عامر بن واثلة الكناني ادرك من حياة النبي صلى الله عليه وسلم ثماني سنين نزل الكوفة وصحب عليا رضي الله تعالى عنه في مشاهده كلها فلما قتل علي انصرف الى مكة فاقام بها حتى مات سنة مائة اهـ الاستيعاب ج ۲ صـ ۶۷۳ -
محمد عبد الهادي كان الله ذي الايادي

انتہی وقال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ فی مناقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اخذ الفقہ عن حماد بن سلیمان وادرک اربعۃ من الصحابۃ بل ثمانیۃ
منہم انس[۱] وعبد اللہ ابن اوفی وسہل بن سعد[۲] وابو الطفیل لکن قیل
ادرکہم ولم یلق احدا منہم وقد حررت ذلک فی تالیفی المستقل فی
مناقبہ انتہی قلت ذکر العلامۃ المذکور مناقبہ وغیرہا من کراماتہ
فی الرسالۃ المستقلۃ سماہا الخیرات الحسان فی مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع علیہا فلیراجعہا۔ وقال فی الدر المختار ج۱ صفحہ ۴۵
وصح ان ابا حنیفۃ سمع الحدیث من سبعۃ من الصحابۃ کما بسط فی
اواخر منیۃ المفتی وادرک بالسن نحو عشرین صحابیا کما بسط فی
ای وجدا فی زمنہم وان لم یرہم کلہم ۱۲ رد المحتار
اوائل الضیاء انتہی وقال العلامۃ ابن عابدین فی رد المحتار مانصہ
وعلی کل فہو من التابعین وممن جزم بذلک الحافظ الذہبی والحافظ
العسقلانی وغیرہما قال العسقلانی انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ

---

[۱] مات انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قصرہ بالطف علی فرسخین من البصرۃ سنۃ ۹۱
احدی وتسعین ودفن ہناک ۱۲ استیعاب صفحہ ۳۴ ج ۱ [۲] شہد الحدیبیۃ وخیبر و
ما بعد ذلک من المشاہد ولم یزل بالمدینۃ حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم تحول الی الکوفۃ وھو آخر من بقی بالکوفۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مات سنۃ سبع وثمانین بالکوفۃ وکان ابتنی بہا دارا فی اسلم وکان قد کف بصرہ
(انتہی استیعاب ج ۱ صفحہ ۳۴۹) ۱۲ عبد الہادی

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا **وقال جماعة** انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه علي القاري في سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامام **فالحاصل** انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا نفيسة وزبرا شريفة **منهم الامام الطحاوي** الف مجلدا سماه عقود المرجان **وموفق الدين الخوارزمي** مناقب النعمان **ومحي الدين عبد القادر** القريشي سماه البستان **وجار الله الزمخشري** المفسر المشهور الف شقائق النعمان **وعبد الله الحارثي** الف مجلدا سماه كشف الآثار **وظهير الدين** المرغيناني الف مناقب النعمان **والمؤرخ يوسف** سبط ابن الجوزي صنف الانتصار لامام ائمة الامصار **وابو عبد الله** حسين الصيمري الف مناقب النعمان **وابو العباس** احمد الحماني **ومحمد بن محمد**

الكردري وابو القاسم عبدالله السعدي المعروف بابن ابي العوام
والامام الجلال السيوطي الف كتابا سماه تبييض الصحيفه و
ابن كاس الف تحفة السلطان وابوعبدالله محمد الدمشقي
الصالحي الف عقود الجمان وابو يحيى زكريا النيسابوري وابواحمد
محمد الشعيبي وشمس الدين احمد السيواسي والقاضي ابوجعفر
احمد البلخي الف مختصرا سماه الابانة والقاضي ابن عبدالبر المالكي صاحب
الاستيعاب الف كتابا في مناقب ابي حنيفة والشافعي ومالك رحمهم
الله تعالى سماه كتاب الانتقاء والامام الذهبي الف رسالة سماها
مناقب ابي حنيفة والعلامة ابن حجر المكي الف كتابا سماه الخيرات
الحسان وصارم الدين ابراهيم بن محمد الف كتابا في ثلث مجلدات
في فضله وفضل صاحبيه سماه نظم الجمان وغيرهم واما الذين ذكروا
مناقبه في كتبهم فجمع عظيم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب
المشارب المتفرقة لا يمكن عدهم كما لا يخفى على من يطالع كتب التاريخ
واسماء الرجال وغيرها من كتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادريس الشافعي رضي الله عنه — ١٠

ارویه بالسند الی الشیخ عبد الله بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمرو عن فخر الدین ابن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان عن ابی جعفر محمد ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس الشافعی رضی الله تعالی عنه ولی فیه طرق اخری ولکن لما کان التطویل موجبا للملال فاقتصرت علی هذا القدر فانه کاف لنیل الآمال تنبیه قال العلامة ابن حجر فی مسانیده الشافعی رحمه الله تعالی هو ابو عبد الله محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم یلتقی معه فی عبد مناف افرد الائمة ترجمته بالتآلیف فزادت المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منها شیئ کثیر من الموضوع

المفترى لاسيما تاليف الفخر الرازى بل فى تاليف البيهقى مع جلالته فى
فن علم الحديث و توابعه لبعض الموضوع فاحذر ذلك وحاصل شيئى من
ترجمته لضيق المحل عن استيعاب مقصد من مقاصدها الكثيرة الواسعة
انه قرشى مطلبى اجماعا وامه ازدية وقد صح فى فضائل قريش والازد
احاديث كثيرة وورد فى حقه قوله صلى الله عليه وسلم عالم قريش يملاء
طبق الارض علما طرقه كثيرة متماسكة فليس بموضوع ولا قريب منه
خلافا لمن وهم فيه كما نبه عليه ائمة الحديث كاحمد والبيهقى والنووى
وغيرهم وممن حمله على الشافعى احمد ثم تبعه العلماء على ذلك و
وجهوه بانه لم يظهر القرشى من العلوم المدونة المحفوظة المضبوطة
المشهورة المتبعة فى اقطار الارض المكتوبة كما تكتب المصاحف
المتحدث بها فى مجالس الحكام والامراء والفقراء والآثار ما لم يظهر
من ذلك ولد بغزة فى سنة خمسين سنة وفاة ابى حنيفة بل
يوم موته ونشأ يتيما فى حجر امه فى ضيق عيش بحيث كانت تاتى
تعليمه لعجزها عن اجرة المعلم لكن الهمه الله تعالى ان ما تعلمه علمه بعد
ذهاب المعلم لغيره فرأى المعلم ان نفعه بذلك اكثر من اجرة تعليمه واخذها

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء
فكان يكتب ما استفاده منهم فى نحو العظم لعجزه عن الورق - ولما مضى
من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ المؤطاء رحل الى مالك بالمدينة
فلازمه فبالغ فى اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه منه
من الفهم والعلم والادب والعقل - واجازه شيخه مسلم الزنجى بالافتاء
وعمره نحو خمسة عشر سنة - واستمر عند مالك الى ان توفى فرحل
من المدينة وسنه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء
بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث
ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله
الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه
احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق
ومن ثم قال المزنى قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت
فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم انى نظرت فيه
مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته - ومجموع مولفاته
مائة وثلثة عشر وسار ذكر مؤلفاته الجديدة فى شاسع الاقطار

فقصدة الناس لاجلها ثم قصدوا لبعدة راويها - كان رحمه الله تعالى يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون اى فكم العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعى يوما فلسان الشافعى يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا رقودا فايقظهم وقال احمد ما من احد بيده محبرة الا وللشافعى فى رقبته منة وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود قال ابن ابنته لانه لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لا ينافى ما مرانه كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد وقال ما كذبت قط ولا حلفت بالله صادقا ولا كاذبا ولى منذ عشرين سنة ما شبعت وله فى السخاء اليد الطولى قدم من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار واعطى ...ن

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورأى النبى صلى الله عليه وسلم فى النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن منى
فدنى منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما لحن بعد فى حديث ولا شعر ما مر على شيئ
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة فى زمن الصبا فى الزمن رجلا
ذا هيئة يؤم الناس فى المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطانى اياه وقال
هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما فى العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئ على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا جنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعى رضى الله تعالى عنه اخرجه

سنة ٢٠٤ اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا مثلها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه **وقد اتفق** العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامامته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر

انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه — ١١

ارويه عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن الطيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الرملي عن زكريا الانصاري ح وارويه ايضا عن بالحاج كمال عن والدي وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الكزبري ح وارويه عاليا عن[1] عبد الله القدومي النابلسي عن[2] عبد الرحمن
الكزبري عن[3] احمد بن عبيد العطار عن[4] اسمعيل العجلوني عن[5]
عبد الغني النابلسي عن[6] النجم محمد الغزي عن[7] والده البدر محمد الغزي
عن[8] زكريا الانصاري عن[9] العز عبد الرحيم عن[10] ابي العباس احمد الجزري
عن[11] ام محمد زينب بنت مكي الحرانية عن[12] ابي علي حنبل الرصافي
عن[13] ابي القاسم هبة الله الشيباني عن[14] ابي الحسين التميمي عن[15]
ابي بكر احمد القطيعي عن[16] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن
ابيه الامام احمد الشيباني رضي الله تعالى عنه تنبيه
ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني
المروزي ثم البغدادي قال العلامة ابن حجر في كتاب مسانيده صفحة ٩١
هو الامام البارع المجمع على امامته وجلالته وورعه وزهادته
ووفور علمه وسيادته رحل الى الحجاز والشام واليمن وغيرها
سمع من سفيان بن عيينة واقرانه وروى عنه جماعة من
شيوخه وخلائق آخرون لا يحصون منهم البخاري ومسلم وكثر ثناء
الائمة عليه حتى قال بعضهم رأيت ثلثة لم ير مثلهم ابدا وذكره منهم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثني عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومالي
حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله

فائدة في ثبت الاميران سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه قال العلامة ابن حجر في مسانيده فائدة مهمة يتعين حفظها العظيم جدواها وغزرة ما فيها وحاصلها ان ابن الصلاح شذ ففضل كتب السنن على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التي لم يلتزم مصنفوها الصحة في جمعها انتهى مختصرا وقال ايضا في مسانيده وامتحن رضي الله عنه المحنة المشهورة التي كانت سببا لمزيد نعمته في الدنيا والآخرة اهـ ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل وفيه ايضا ان رمي لبعض ضاربيه بالبرص الشديد جدا وذكر هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع ان الشافعي رضي الله تعالى عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر امره ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال له اكتب الى ابي عبد الله فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القران فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الى يوم القيمة قال الربيع فقلت له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذي على جلده فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعي

رضى الله عنهما فقال ما الذى اعطاك قلت قميصه قال لا يقعما
فيه ولكن بله وارفع الى الماء لاتبرك به **ولد** رضى الله عنه فى
شهر ربيع الاول سنة اربع وستين ومائة **وتوفى** سنة ٢٤١
احدى واربعين ومائتين على الاصح المشهور وكان قبره ظاهرا
ببغداد يتبرك به فطمسته الروافض لما استولوا عليها قريب زماننا
ثم اعاده سلطاننا خليفة الخلفاء الراشدين عز نصره وكبت
اعدائه بهيبة ظاهرة وابهة وافرة فهو بها الآن يزار و
يتبرك به وكشف لامر فرؤى حتى كفنه لم يتغير فيه شيئ
واختلفوا فى عدد المصلين عليه ومن جملة ذلك ما قيل ان الارض
المبسوطة التى وقف الناس للصلوة عليها مسحت فوسعت
بقدر ستمائة الف واكثر سوى ما كان فى الاطراف والسفن وقيل
كانوا الف الف وثلثمائة الف **قال** ابو زرعة بلغنى ان المتوكل
امر ان يمسح الموضع الذى وقف عليه الناس للصلوة على احمد فبلغ
مقام الفى الف وخمسمائة الف وعن بعض جيران احمد انه اسلم
يوم موته من اليهود والنصارى والمجوس عشرون الفا انتهى والله

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ عن شیخنا الحبیب حسین

الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر

عن السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید

حسین عن والدہ السید عبد اللہ وخالہ السید عیدروس بن عبد الرحمن

بلفقیہ والامام محمد بن سہل مولی الدویلہ ثلاثتہم عن العلامۃ

الوجیہ السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبد اللہ

بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراھیم الکردی الکورانی کلاھما

عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا

الانصاری ح وارویہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ

صدیق کمال عن عبد الرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح وارویہ عالیا

عن العلامۃ القاوقجی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن

عبد الغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا

الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن

ابی الحسن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی

ح والشیخ زکریا یروی عن الحافظ ابن حجر عن البرہان الشامی عن شہاب الدین احمد الحجار عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی عن ابی الوقت عبد الاول ابن عیسی السجزی عن الداؤدی عن عبد اللہ ابن احمد السرخسی قال اخبرنا ابو عمران عیسی بن عمر السمرقندی عن مؤلفہ الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن الدارمی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ قال العلامۃ ابو الفتح محمد عبد الرشید بن محمد شاہ الکشمیری فی مقدمۃ ہذا المسند الشریف ما نصہ وہو الامام الحافظ شیخ الاسلام قدوۃ الجہابذۃ النقاد الاعلام ذو الفضائل التی سارت بہا الرکبان شرقا وغربا والفواضل التی اعترفت بہا السیادۃ عجما وعربا الحافظ الذی لا تعزب عن علمہ شاردۃ والضابط الذی استوت لدیہ الطارفۃ والتالدۃ کلمۃ شہد لہ بہا کل موافق ومخالف واقر ببراعتہا المعادی والمؤالف ابو محمد عبد اللہ ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد التمیمی السمرقندی الدارمی[ع] صاحب السنن المعروفۃ والدارم بکسر الراء المہملۃ

ع قال الذہبی قال ابو حاتم ثقۃ صدوق وعن احمد بن حنبل وذکر الدارمی فقال عرضت علیہ الدنیا فلم یقبل ۱۲ تذکرۃ الحفاظ۔

نسبته الى دارم ابن مالك لبطن كبير من تميم - ولد سنة احدى و
ثمانين ومائة وتوفى يوم الجمعة من ايام عرفة سنة خمس وخمسين و
مائتين وله من العمر اربع وسبعون سنة ودفن يوم النحر ببلدة
مرو قدس الله تعالى روحه - وجعل فى جنات الفردوس غبوقه
وصبوحه - وكان رحمه الله تعالى اماما جليلا حافظا للحديث
والقرآن - ملازما لعبادة الله سبحانه وتعالى فى كل وقت وآن
ذا رحلة عظيمة - واسفار كثيرة - رحل الى بلدان الاسلام ومدن
الايمان - وجمع علم الحديث من عصابة هذا الشأن - وفرسان
ذاك الميدان حتى برع وفاق الاماثل والاقران - فعنت له وجوه
الاكابر والاعيان - واستفاد منه جماء الغفيرى الكائنة فى ذلك الزمان
الى ان روى عنه مسلم بن الحجاج القشيرى صاحب الصحيح وابوداؤد
والترمذى من اصحاب السنن وعبدالله بن الامام احمد ومحمد بن يحيى
الذهلى رحمهم الله تعالى واقروا له بكمال الفضل وتمام الاحسان - و
اثنوا عليه بلسان الجنان والبيان - ولما نعى رحمه الله تعالى الى حضرة
البخارى رحمه الله تعالى استرجع وبكى - واطرق وابكى - وانشد هذا

الشعر ولم يكن ينشد شعرا قط الا ما ورد فى الاحاديث ضرورةً للرواية وابلاغًا للدراية ؎

ان عشت تفجع بالاحبة كلهم — وفناء نفسك لا ابا لك افجع

ولا ريب ان هذه شهادة صادقة من الامام البخارى على صلاح الدارمى وفلاحه انتهى وقال ايضاً فى مرتبة مسنده الشريف هو كتاب قديم مبارك فيه وعليه - ومؤلف لطيف عالى السند المحتاج اليه - اصل فى بابه - وفرد فى نصابه - فالقارئ له لا يزال فى رياضٍ ورقيه - وعلومٍ متفققه رشيقة - وفيه حلاوة مقطع - ولطافة مترع - وعذوبة مشرع - وهو مرتب على الابواب - جامع للاحاديث النبوية واثار الاصحاب - وحقه ان يسمى بالسنن دون المسند وهو الاقرب الى الصواب - لكن اشتهر بالمسند على خلاف اصطلاح المحدثين حتى عده ابن الصلاح - من المسانيد على وجه اليقين - وهذا وهم من ابن الصلاح - كما صرح به شارح الالفية الفارق بين السنن والصحاح - قال السيوطى فى تدريب الراوى بشرح تقريب النواوى قيل ومسند الدارمى ليس بمسند بل هو مرتب على الابواب - وقد سماه

بعضهم بالصحيح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفًا فی تسمیته
الدارمی صحیحًا الا قوله انه رائی بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبة بل لو ضمّ الی الخمسة لکان اولی من ابن ماجة
فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندة قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمة
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالٰی اول من اضاف ابن ماجة الی الخمسة الفضل بن طاهر فتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامة المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجة فکان سادسًا لکان اولی انتهی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الهادی عفر له۔

قلت وقد عده الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوی طیب الله ثراه فی الطبقة الثالثة من طبقات کتب الحديث المحتجة بها فی القديم والحديث وإليه نحا والده الشيخ ولی الله رحمه الله فی مؤلفاته۔ وقال الشيخ عبد الحق الدهلوی قال بعضهم کتاب الدارمی احری والیق بجعله سادس الکتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحادیث المنکرة والشاذة نادرة فیه وله اسانید عالیة وثلاثیاته اکثر من ثلاثیات البخاری کذا فی مقدمة المشکوة قال المغلطائی ان جماعة اطلقوا علی مسند الدارمی بکونه صحیحا فتعقبه الحافظ ابن حجر بانی لم ار ذلك فی کلام احد ممن یعتمد علیه کیف ولو اطلق ذلك من یعتد به کان الواقع بخلافه ومع ذلك فلست اسلم ان الدارمی صنف کتابه قبل تصنیف البخاری الجامع لتعاصرهما ومن ادعی ذلك فعلیه البیان وتعقبه السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی شرحه توضیح الافکار علی تنقیح الانظار

---

[1] ای هذا المسند ١٢ عبد الهادی عفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاري على تصنيف الدارمي فعليه البيان
ايضا وذكر المغلطائي انه ينبغي ان يجعل مسند الدارمي سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قليل الرجال الضعفاء فليس فيه الاحاديث
المنكرة والشاذة وان كان فيه احاديث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولى من سنن ابن ماجه الى آخر كلامه. قلت ويحتمل
انه اراد تفضيله على ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اكثر والاحاديث الشاذة والمنكرة غير نادرة فيه كما
صرح به السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير في الشرح المذكور اهـ

١٣ سنن الحافظ ابي الحسن علي بن عمر الدارقطني رحمه الله تعالى

بالسند الى العجيمي عن البدر محمد بن رضي الدين الغزي ويحيي
الطبري عن السيوطي ح وارويها عن محمد حسب الله عن مصطفى
المبلط عن محمد الشنواني عن السيد مرتضى الزبيدي عن عمر بن
احمد بن عقيل السقاف باعلوي المكي عن الشيخ عبد الله البصري
عن علي بن عبد القادر الطبري عن عبد الواحد بن ابراهيم الحصاري
عن الجلال عبد الرحيم العباسي عن السيوطي ح ويرويها الحصاري

ایضا اجازۃ عن[٩] السیوطی عن[١٠] محمد بن مقبل عن[١١] الحراوی عن[١٢] عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن[١٣] ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن[١٤] ابی الکرم المبارک بن الحسن الشهرزوری عن[١٥] ابی الحسین محمد بن علی المهتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال الامام الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ (ص ١٩٩ ج ٣) الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی البغدادی الحافظ الشهیر صاحب السنن مولدہ سنۃ ست وثلثمائۃ (٣٠٦) سمع البغوی وابن ابی داؤد وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز وعلی بن عبد اللہ بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی وابا علی محمد بن سلیمان المالکی وابا عمر القاضی وابا جعفر احمد بن البہلول وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الهیثم القاضی واحمد بن القسم الفرائضی وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرۃ والکوفۃ وواسط وارتحل فی کہولتہ الی مصر والشام وصنف التصانیف حدث عنہ الحاکم وابو حامد الاسفرائنی

وتمام الرازی والحافظ عبد الغنی الازدی وابو بکر البرقانی وابو ذر
الهروی وابو نعیم الاصبهانی وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن و ابو طاهر بن عبد الرحیم والقاضی ابو الطیب الطبری
وابو بکر بن بشران وابو القسم حمزة السهمی وابو محمد الجوهری
وابو الحسن بن الابنوسی وعبد الصمد بن المامون وابو الحسین
ابن المهتدی باللہ وامم سواهم قال الحاکم صار الدارقطنی اوحد
عصره فی الحفظ والفهم والورع واماما فی القراء والنحویین وفی اقمت
فی سنة سبع وستین ببغداد اربعة اشهر وکثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لی وسالته عن العلل والشیوخ وله مصنفات یطول
ذکرها فاشهد انه لم یخلف علی ادیم الارض مثله ـ وقال
الخطیب کان فرید عصره وامام وقته وانتهی الیه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم کالقرآت فان له فیها مصنفا سبق فیه الی
عقد الابواب بل فرش وقال وحدثنی الازهری قال بلغنی ان
الدارقطنی حضر فی حداثته مجلس اسمعیل الصفار فقعد ینسخ

جزأ والصفار يملي فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمي للاملاء خلاف فهمك اتحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادري قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثاني عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر في ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطني فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا اوردها الخطيب في تاريخه قلت هذا يخضع للدارقطني ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفي في ثامن ذي القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى

صـ ١٢٨

ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخي اهـ مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطني بفتح الراء وبسكن وبضم القاف وسكون الطاء بعدها نون نسبة لدار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهى كذا في المرقات۔

۱۴ ۱۵ ۱۶

المعاجم الثلاثة الكبير والاوسط والصغير للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[۱] الاصفهاني عن الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني **تنبيه** قال في كشف الظنون صہ ۲۶۵ ج ۲ رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاؤ الدين علي ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة ۷۳۱ احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

---

[۱] ابن زيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زيدة وفي ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئته اثنا
عشر مجلدا و فيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اھ قال
الامام الذهبی فی طبقاته الطبرانی الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامی اللخمی
الطبرانی مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين و مائتين و سمع فی
سنة ٢٧٣ ثلث و سبعين و هلم جرا بمدائن الشام و الحرمين و اليمن
و مصر و بغداد و الكوفة و البصرة و اصبهان و الجزيرة و غير ذلك
و حدث عن الف شيخ و يزيدون و صنف المعجم الكبير و هو المسند
سوی مسند ابی هريرة فانه افرده فی مصنف و المعجم الاوسط
فی ست مجلدات كبار علی معجم شيوخه يأتی فيه كل شيخ بما له
من الغرائب و العجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطنی بين فيه
فضيلة و سعة روايته و كان يقول هذا الكتاب روحی فانه
تعب عليه و فيه كل نفيس و عزيز و منكر و صنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة
و كان من فرسان هذا الشان مع الصدق و الامانة انتهی مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه - توفي الطبراني لليلتين
بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة -

السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات ١٧ ، ١٨ ، ١٩

ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر ٢٠ ، ٢١
احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروبها
عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد اسين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح
وارويها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصري ح وارويها مساويا له بطريق اخر عن

ـه بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشي عن والده عن عمه العطار عن محمد طاهر سنبل عن الشهاب الجوهري المصري عن عبد الله البصري ح وارويها عاليا منه بدرجة عن العلامة احمد جمال المكي عن العلامة عليم الدين عن ابيه العلامة رفيع الدين القندهاري عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ علي بن عبد القادر الطبري عن عبد الواحد الحصاري عن الشمس محمد بن ابراهيم الغمري عن ابن حجر ح ويرويه الشيخ الفلاني عاليا عن الشيخ محمد بن سنه عن الشريف ابي عبد الله الوولاتي عن ابن اركماش عن ابن حجر عن الحافظ العراقي عن ابي الفضل محمد ابن اسمعيل الحموي عن الفخر ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم الفراوي عن محمد بن اسمعيل الفارسي عن ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي

تنبيه قال الذهبي في الطبقات - البيهقي هو الامام الحافظ العلامة شيخ خراسان ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو جردي البيهقي صاحب التصانيف ولد سنة ٣٨٤ اربع وثمانين

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا
عبداللہ الحاکم وابا طاہر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی
الروذباری وعبداللہ بن یوسف بن ناموبہ وابا عبدالرحمن
السلمی وخلقا بخراسان وہلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران
وابن یعقوب الایادی وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن تذیر وجماعة بالکوفة ولم یکن عندہ سنن النسائی
ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجة بلی کان عندہ الحاکم تاثر
عنہ وعندہ عوال وبورک لہ فی علمہ لحسن مقصدہ وقوة فہمہ
وحفظہ وعمل کتابا لم یسبق الی تحریرہا انتہی مختصراً **قلت**
ثم ذکر الذہبی تصنیفاتہ ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی
انہ قال ما من شافعی الا وللشافعی علیہ منة الا ابا بکر البیہقی
فان لہ المنة علی الشافعی لتصانیفہ فی نصرة مذہبہ ثم قال
وتوالیفہ تقارب الف جزء مما لم یسبقہ الیہ احد حضر فی
اخر عمرہ من بیہق الی نیسابور وحدث بکتبہ ثم حضرہ الاجل

سلہ بیہق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۲۱ مرقات صہ ۲۳ ـــــ عبدالعلی غفرلہ

فی عاشر جمادی الاولی سنہ ثمان وخمسین واربعمائۃ فنقل فی تابوت الی قریتہ وھی ناحیۃ من اعمال نیسابور علی یومین منھا وخسروجرد ھی ام تلک الناحیۃ انتھی ملتقطاً وله من العمر اربع وسبعون سنۃ قیل مولدہ سنہ ۳۸۴ اربع وثمانین وثلثمائۃ کذا فی المرقات

شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالی وبالسند الی ابن حجر عن الشرف ابی الطاهر ابن الکویک عن زینب بنت الکمال المقدسیۃ عن محمد بن عبد الہادی عن الحافظ ابی موسی محمد بن ابی بکر المدینی عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابی الفتح منصور بن حسین التالی[1] عن الحافظ ابی بکر محمد بن ابراهیم المقری المتوفی سنہ ۳۱ عن مؤلفہ ابی جعفر الطحاوی ح وارویہ عن العلامۃ ابی الخیر میرداد الحنفی عن السید عبد اللہ کوجک عن الشیخ عابد ح وارویہ عالیاً عن[1] الشیخ عبد الجلیل عن[2] الشیخ عابد عن[3] الشیخ ۲۲

[1] التالی بالمثناۃ کذا فی کفایۃ المتطلع ۱۲ عبد

محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ العجيمي حـ وأرويه عن الشيخ عبد الله القلعي عن الشيخ عبد الرحمن الكزبري عن الشيخ حسين المغربي عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد النخلي عن الامام يحيى الطبري عن زكريا الانصاري عن ابن حجر الى آخر السند المتقدم **تنبيه** الطحاوي هو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الازدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي (وطحا) من قرى مصر. سمع هرون بن سعيد الايلي وعبد الغني بن رفاعة ويونس ابن عبد الاعلى وعيسى بن مثرود ومحمد بن عبد الله بن عبد الحكم وبحر بن نصر وطبقتهم - روى عنه احمد بن القسم الخشاب و ابو الحسن محمد بن احمد الاخميمي ويوسف الميانجي وابو بكر بن المقرئ والطبراني واحمد بن عبد الوارث الزجاج وعبد العزيز بن محمد الجوهري قاضي الصعيد ومحمد بن بكر بن مطروح وآخرون **خرج** الى الشام سنة ثمان وستين ومائتين فتفقه بالقاضي ابي حازم وبغيره

قال ابن يوسف ولد سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله قال ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لا جاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - قال ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلثمائة عن بضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح صـ٢٩ ج٣ وكان الطحاوي يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب في شيئ من المشكلات يقول رحم الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر وله تصانيف جليلة معتبرة منها احكام

القرآن وشرح معانی الآثار والمختصر شرح الجامع الكبير وشرح الجامع الصغير وكتاب الشروط الكبير والصغير والاوسط والمحاضر والسجلات والوصايا والفرائض وكتاب مناقب ابی حنيفة وتاريخ كبير والنوادر الفقهية والرد على ابی عبيد فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغير ذلك **والطحاوی** بفتح الطاء والحاء المهملتين نسبة الى طحية قرية بصعيد مصر وقد ذكره السيوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ الحديث وقال كان ثقة ثبتا فقيها لم يخلف بعده مثله انتهت اليه رياسة الحنفية بمصر اه وفی انساب السمعانی الطحاوی نسبة الى طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قرية باسفل ارض مصر وقيل غير ذلك انتهى ملخصا من الفوائد البهية ص ٢٧ ـ

٢٣ مشكوة المصابيح للامام ولی الدين ابی عبد الله محمد ابن عبد الله الخطيب التبريزی رحمه الله تعالى

ارويها عن السيد عمر شطا وعن الحبيب حسين الحبشی كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر عن عمه السيد محمد بن عيدروس

عن السيد زين العابدين ابن علوی جمل الليل عن محمد بن سليمان
الكردی المدنی عن ابی الطاهر الكورانی ح واروينا عن عبد الحق
عن قطب الدين عن محمد اسحاق عن عبد العزيز ح وارويها
عاليا عن احمد بن عثمان المكی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزيز
عن والده عن ابی الطاهر الكورانی عن والده عن احمد القشاشی
عن احمد بن علی الشناوی عن السيد غضنفر النهروالی عن
شيخ الحرم المكی محمد سعيد الشهير بمير كلان عن نسيم الدين
ميرک شاه عن والده المحدث جمال الدين عطاء الله بن
غياث الدين عن عم اصيل الدين عبد الله بن عبد الرحمن
عن شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم الجرهی نسبته الی
الجره قرية من قری شيراز عن علی بن مبارک شاه عن مؤلفها
رحمه الله تعالى ح ولنا طريق آخر كما نرويها عن المفسر الشيخ
محمد حسب الله وعن الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة
الله عن الامير الكبير عن السيد نور الدين ابی الحسن علی
ابن احمد الصعيدی العدوی عن محمد عقيلة المكی عن حسن

العجيمي عن احمد النخل عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم الجرهي قالا اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون صفحہ ٢٤٤٣ بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي روى الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل باب من صحاحه وحسانه الا نادرا فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصراً۔

٢٤ ٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى ۔ والمشارق كلاهما للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض

المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤ اربع واربعين وخمسمائة قال العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيهما ارويهما عن العلامة الحبشي عن والده عن عمه العطار عن صالح الفلاني ح وارويهما عاليا عن العلامة عبد الجليل

---

٥ مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث ۔ ومن تصانيفه الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفر الله له

برادہ عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی عن[۳] صالح الفلانی عن[۴] الشیخ
محمد بن سنہ عن[۵] مولائی الشریف محمد بن عبد اللہ عن[۶] الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین[۷] الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب[۸] احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن[۹] الشمس محمد بن احمد الرملی عن[۱۰] ذکریا الانصاری
عن[۹] محمد بن مقبل الحلبی قال[۱۰] اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا[۱۱] ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا[۱۲] ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفهما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا[۱] وھو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفہ وقابلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وھی

[۱] در بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ یا لجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنف این باب است وتفصیلے مقبول افتادہ ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

الموطا والبخاري ومسلم وهو كتاب مفيد جدا وله الحمد لله مظهر دينه على كل دين الخ انتهى ملتقطا مختصرا - والقاضي عياض هو ابو الفضل ابن موسى اليحصبي المغربي السبتي المالكي ولد سنة ست وسبعين واربعمائة ولي القضاء بسبتة ومات بمراكش اهـ كذا في مسانيد ابن حجر ومن تصانيفه ترتيب المدارك وتقريب المسالك لمعرفة اعلام مذهب مالك وكتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام وكتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع وبغية الرائد لما تضمنه حديث ام زرع من الفوائد وكتاب الغنية والمعجم ونظم البرهان على صحة جزم الاذان وغير ذلك اهـ كذا في بستان المحدثين معربا

٢٦ شرح الشفا للعلامة شهاب الدين الخفاجي وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى ارويها بالسند المذكور الى المصنف الشهاب الخفاجي تنبيه الخفاجي هو شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي المصري الحنفي قرأ علوم العربية على خاله ابي بكر الشنواني واخذ عن شيخ الاسلام محمد الرملي وغيره من الاعلام ولد تحل مع والده الى الحرمين

(حاشية: ولد سنة ست وسبعين واربعمائة ١٢)

ف؎ ودر بستان المحدثين نوشته. وآن كتابيست كه در حق او گفته اند كه اگر آب زر نويسند وبجواهر وزن كنند حق ادا نشود ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهى اذ ذاك مشحونة بالفضلاء والف حواشى البيضاوى وشرح الشفاء وغير ذلك ووصفه المحبى بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته انتهى كذا فى التعليقات صفحہ ٣١٦ - توفى سنة ١٠٦٩ تسع وستين والف و هذا الشرح شرح كبير فى غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ كذا فى كشف الظنون صفحہ ٦٣ ج ٢ قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور الشفا للقاضى عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة - الكوثر الراوى - الشيخ الهمام حسن العدوى الحمزاوى - فرغ من تاليفه سنة ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف -

٢٧ ٢٨ الجامع الكبير٢٧ والصغير٢٨ للامام جلال الدين السيوطى رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اَرويها عن الشيخ حسب الله وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزنى المكيين كلهم عن الشيخ القاوقجى عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ عبد الخالق المزجاجى عن والده على المزجاجى عن حسن بن على العجيمح وارويها عن الحبيب الحبشى عن الشيخ السيد محمد نور الادريسى المغربى

المدني عن ابي عبد الله محمد بن علي السنوسي الحسني ح واروبها
عاليا بالاجازة العامة عن الشيخ فالح المدني عن الشيخ ابي عبد الله
محمد بن علي السنوسي عن ابي العباس العرائشي عن عبد الوهاب
التازي الحسني عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن الشيخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضى الدين الغزي عن الجلال السيوطي تنبيه
الجامع الكبير وسمي جمع الجوامع قال في الكشف وهو كبير اوله
سبحان الذي مبدئ الكواكب اللوامع الخ ذكر فيه انه قصد
استيعاب الاحاديث النبوية وقسمه قسمين الاول ساق
فيه لفظ الحديث بنصه يذكر من خرجه ومن رواه من واحد الى
عشرة او اكثر يعرف منه حال الحديث مرتبا ترتيب اللغة على حروف
المعجم والثاني الاحاديث الفعلية المحضة او المشتملة على قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلك مرتبا على مسانيد الصحابة
قدم العشرة ثم بدأ بالباقي على حروف المعجم في الاسماء ثم بالكنى كذلك
ثم بالمبهمات ثم بالنساء ثم بالمراسيل سوطالع لاجله كتبا كثيرة قال
في الجامع الصغير قصدت في جمع الجوامع جمع الاحاديث النبوية

باسرها قال شارحه المناوى هذا بحسب ما اطلع عليه المؤلف لا باعتبار
ما فى نفس الامر لتعذر الاحاطة بها على ما جمعه الجامع المذكور
لو تم وقد اخترمته المنية قبل اتمامه وفى تاريخ ابن عساكر عن احمد صح
من الحديث سبعمائة الف وكثير وقال ابو زرعة كان احمد يحفظ
الف الف حديث وقال البخارى احفظ مائة الف حديث
صحيح ومائتى الف حديث غير صحيح وقال مسلم صنفت الصحيح
من ثلثمائة الف حديث الى غير ذلك انتهى اقول هذه الاعداد
المذكورة ليست على الحقيقة وانما المراد منها معنى الكثرة فقط ومع ذلك
لا مجال الى دعوى الاحاطة والاستيعاب وان كان من الكتاب
لتعذر الوصول الى جميع المرويات والمسموعات ثم ان الشيخ العلامة
علاء الدين على بن حسام الدين الهندى الشهير بالمتقى[1] رتب
هذا الكتاب الكبير كما رتب الجامع الصغير وسماه كنز العمال فى
سنن الاقوال والافعال ذكر فيه انه وقف على كثير مما دونه
الائمة من كتب الحديث فلم ير فيها اكثر جمعا منه حيث جمع فيه بين
اصول السنة واجاد مع كثرة الجدوى وحسن الافادة وجعله

[1] المتوفى سنة تسع وسبعين وتسعمائة كذا فى كشف الظنون ج ١٢

قسمین لکن کان عاریا من فوائد جلیلة منها انه لا یمکن کشف
الحدیث الا اذا احفظ رأس الحدیث ان کان قولیا واسم راویه
ان کان فعلیا ومن لا یکون کذلک فبوب اولا کتاب الجامع
الصغیر وزوائده وسماه منہج العمال فی سنن الاقوال ثم بوب
بقیة قسم الاقوال وسماه غایة العمال فی سنن الاقوال ثم بوب
اسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرک الاقوال ثم جمع الجمیع
فی ترتیب کترتیب جامع الاصول وسماه کنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار کتابا حافلا فی اربع مجلدات اه **واما الجامع الصغیر له**
قال الیضا فی الکشف وهو مجلد لخصه من کتابه جمع الجوامع مرتبا
صہ ۱؍۲۷۶
علی الحروف وذکر فیه انه اقتصر علی الاحادیث الوجیزة وبالغ فی تحریر
التخریج وصانه عما تفرد به وضاع اوکذاب ففاق بذلک الکتب
المؤلفة فی هذا النوع واشتهر وذکر فی اخره انه فرغ من تالیفه
فی ثمانی عشرة ربیع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فیه
الاحادیث الضعیفة والمدخولة ثم ذیله فی مجلد اخر وسماه
زیادة الجامع الصغیر انتهی مختصرا ملتقطا۔

الترغیب[۲۹] والترهیب للامام زکی الدین ابی محمد عبد العظیم المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ عن[۱] الشیخ حسب اللہ عن[۲] الشیخ عبد الغنی المدنی عن[۳] الشیخ اسمعیل ابن ادریس الرومی عن[۴] الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا عن العلامۃ عبد الجلیل المدنی عن[۲] السید اسماعیل البرزنجی عن[۳] الشیخ الفلانی قال قرأتہ من اولہ الی آخرہ علی[۴] الشیخ احمد بن محمد سعید سفر عن[۵] والدہ محمد سعید وقد اجازنیہ[۲] والدہ محمد سعید عن[۵] الامام محمد بن محمد بن عبد اللہ المغربی عن[۷] عبد اللہ البصری عن[۸] الشیخ عیسی الجعفری عن[۸] الشیخ علی الاجهوری عن[۹] البرهان العلقمی عن[۱۰] عبد الحق السنباطی عن[۱۱] ابن حجر ح ویرویہ[۳] الفلانی عالیا عن[۴] محمد بن سنۃ عن[۵] مولای الشریف عن[۲] محمد ابن ارکماش الحنفی اجازۃ عن[۷] ابن حجر عن[۸] عبد الرحمن بن احمد ابن المبارک الشهیر بابن الشحنۃ عن[۹] علی بن اسماعیل بن قریش

---

[۱] وسائر مؤلفاتہ کالاربعین حدیثا فی قضاء الحوائج ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

[۲] اخذ الفلانی بالاجازۃ عن محمد سعید بلا واسطۃ الشیخ احمد ۱۲

عن مؤلفه تنبيه المنذری هو الامام الحافظ زکی الدين ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوی ابن عبد الله بن سلامة بن سعد بن المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمه الله تعالى المتوفی سنة ست وخمسين وستمائة كما فی كشف الظنون وكتابه الترغيب والترهيب كتاب كبير فی مجلدين اوله الحمد لله المبدئ المعيد الخ

صحيح ابن حبان المسمى بالتقاسيم والانواع للحافظ ابی حاتم محمد بن حِبّان التميمی رحمه الله تعالى

ارويه عن الحبيب حسين الحبشی عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن محمد الكزبری عن علی الكزبری عن الملا الياس الكورانی عن الملا ابراهيم الكورانی عن النور علی بن مطير اليمنی عن الشهاب احمد بن حجر الهيتمی قال اخبرنی به ابو الفضل بن حصين انا ابو اسحق التنوخی عن ابی عبد الله محمد بن احمد ابی الهيجا ابن الزراد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البكری ح ويرويه العلامة ابن حجر عاليا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی عمر عن ابی الفضل بن عساكر قالا اعنی البكری وابن عساكر

ل‍ه حبان بكسر المهملة وبالموحدة ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروی انا تمیم بن ابی سعید الجرجانی
انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الروزنی انا ابو حاتم بن حبان
تنبیہ ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ
ابن معبد بن شهید التمیمی البستی الدارمی الشافعی الثقۃ الثبت
الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیۃ العلم فی
الفقہ واللغۃ والحدیث والوعظ سمع من ابن خزیمۃ وابی
عبد الرحمن النسائی وعمران بن موسی بن مجاشع والحسن بن
سفیان وابی یعلی الموصلی وغیرهم کتب عن اکثر من الفی شیخ روی
عنہ الحاکم وغیرہ وربما غلط الغلط الفاحش ولی قضا سمرقند
وکان من فقهاء الدین وحفاظ الآثار عالما بالنجوم والطب
وفنون العلم صنف الصحیح والتاریخ والضعفاء واما من ینسبہ
الی التساهل لانہ ربما یخرج عن المجهولین وقد قال العماد بن
کثیر ان ابن حبان وابن خزیمۃ التزما الصحۃ وهما خیر من
المستدرک توفی ابن حبان سنہ ٣٥٤ اربع وخمسین وثلاث مائۃ
انتهی ما فی تذکرۃ الحفاظ للذهبی وثبت الامیر ومسانید ابن

حجر رحمهم الله تعالى۔

المستدرک ویقال له المستدرک للامام الحاکم ابی عبد الله ٣١

محمد بن عبد الله النیسابوری رحمہ اللہ تعالی ویقال لہ ابن

البیّع بفتح الموحدۃ وکسر المثناۃ التحتیۃ وتشدیدھا بعدھا عین

مھملۃ اروِیہ عن الشیخ عبد الجلیل وعن الشیخ صالح کمال وعن

الشیخ محمد حسب اللہ ثلاثتھم عن الشیخ منۃ اللہ عن الامیر الکبیر

قال اروِیہ بالسند الی ابن المقیر عن ابی الفضل احمد بن طاھر المیھنی

عن ابی بکر احمد بن علی بن خلف الشیرازی عن الحاکم اجازۃ۔ تنبیہ

قال ابن حجر فی مسانیدہ الحاکم ھذا ھو ابو عبد اللہ الضبی النیسابوری

الحافظ الثقۃ لکنہ معروف عند اھل العلم بالتساھل فی الصحیح انتہی مختصراً

ولد سنۃ ٣٢١ احدی وعشرین وثلاثمائۃ وتوفی سنۃ خمس اربعمائۃ

سمع بنیسابور وحدھا نحواً من الفی شیخ وبغیرھا نحو الفی شیخ ایضا ولہ خمسمائۃ

تالیف وکان فیہ تشییع وکان عالما صالحا فاضلا وغلط فی احادیث

ضعیفۃ او موضوعۃ قال ابو حاتم وغیرہ قام الاجماع علی انہ ثقۃ

وقال السبکی اتفق العلماء انہ من اعظم الائمۃ الحفاظ الذین

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابی هریرة وغیره روی عنه الائمة الدارقطنی و
القفال والبیهقی وغیرهم وابو القاسم القشیری
ورحل الناس الیه - وکتاب المستدرک علی الصحیحین
قصد به ضبط الزوائد علیهما مما هو علی شرطهما او شرط احدهما او هو
صحیح ففی الفیة العراقی وکالمستدرک علی تساهل وقال ما انفرد
به فذاک احسن ما لم یرد قال السخاوی ای علی تساهل منه فیه
بادخاله فیه عدة موضوعات حمله علی تصحیحها اما المارمی من
التشییع واما غیره فضلا عن الضعیف وغیره بل یقال ان السرفی
ذلک انه صنفه فی اخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغیر قاله فی المنح البادیة
انتهی کذا فی ثبت الامیر الکبیر -

٣٢ عمل الیوم واللیلة لابن السنی رحمه الله تعالی ارویه الیا
اجازة عن السید محمد علی بن طاهر الوتری المدنی ومشافهة عن
محمد بن سلیمان حسب الله المکی وعن عبد الجلیل براده المدنی ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة اسمعیل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراھیم الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فھد المکی عن الجمال محمد بن ابراھیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہا ابن السنی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ ابن السنی ھو الحافظ الامام الثقۃ ابوبکر احمد

ابن محمد بن اسحاق بن ابراھیم بن اسباط الدینوری مولی جعفر بن ابی طالب الہاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن النسائی۔ سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماھر بن محمد الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی واباعروبۃ الحرانی واکثر الترحال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبہانی ومحمد ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین الکسار واخرون۔ قال القاضی ابو زرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث
فوضع القلم فی انبوبة المحبرة و رفع یدیہ یدعو اللہ تعالیٰ فمات
رحمہ اللہ تعالیٰ و ذلک فی آخر سنہ ۳۶۴ اربع وستین وثلثمائة
(قلت) رحمہ اللہ تعالیٰ کان دیناً خیراً صدوقاً اختصر السنن
وسماہ المجتبی عاش بضعاً وثمانین سنة اھ کذا فی تذکرة
الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ وقال صاحب کشف الظنون عن الامام
المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلة والدعوات والاذکار کتباً کثیرة
ومن احسنہا للامام ابی عبد الرحمن النسائی المتوفی سنہ ۳۰۳ ثلاث وثلثمائة واحسن
منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری
المتوفی سنہ ۳۶۴ وھو اجمع الکتب فی ھذا الفن انتہی۔

۳۳ ۳۴ ۳۵ الحلیة والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی
صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن
اسحق بن موسی الاصبہانی۔ ارویہا بالسند الی الفخر
ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی
حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسی بن مهران الاصبهانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثین وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنیا سنة نیف واربعین
وثلثمائة وله ست سنین فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نیسابور شیخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شیخها خیثمة بن سلیمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی
وابو سهل بن زیاد وطائفة تفرد فی الدنیا باجازتهم کما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الی بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع فی اربع واربعین وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابی
محمد ابن فارس - وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاکثر وتهیأ له من لقی الکبار ما لم یقع لحافظ
روی عنه کوشیار بن لیالیروز الجیلی وابو بکر بن ابی علی الذکوانی
وغیرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردویه کان
ابو نعیم فی وقته مرحولا الیه لم یکن فی افق من الافاق احد احفظ
منه ولا اسند منه کان حافظ الدنیا قد اجتمعوا عنده وکل یوم

نوبة واحد منهم يقرأ ما يريده الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما
كان يقرأ عليه في الطريق جزء (لم يكن له غذاء) سوى التسميع والتصنيف
وقال حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون
لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب في حيوته الى نيسابور فاشتروه
باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة
وكتاب دلائل النبوة في مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة
وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اھ مختصرا
كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي صـ ۲۹۱ ج ۳ صـ ۴۵۲ ج ۱ - وقال صاحب الكشف في ذكر
كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن
معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة
الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم
توفي رحمه الله تعالى سنة ۴۳۰ ثلاثين واربعمائة اھ مختصرا -

۲۶ مسند القضاعي للامام شهاب الدين ابي عبد الله القضاعي
رحمه الله تعالى - ارويه بالسند الى الفخر ابن البخاري عن الامام
ابي احمد عبد الوهاب بن علي شيخ شيوخ بغداد عن القضاعي تقبيه

القضاعی هو الامام شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن سلامۃ القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنہ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

۳۷ مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ بالسند الی الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنہ ۲۰۴ انتہی تقریب التہذیب۔

۳۸ الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب الصحیح رحمہ اللہ تعالیٰ وہو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراهیم قال اخبرنا به مکی بن مسلم بن علان اجازۃ عن ابی طاهر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد بن محمد بن الحسن بن البنا زکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمه الله تعالے۔

۳۹ السیرۃ لابی اسحق تهذیب ابن هشام عن اشیاخی الثلاثۃ
۱ الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی و ۲ الشیخ صالح کمال المکی و الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله المصری المکی عن ۲ الشیخ احمد منۃ الله عن ۳ الامیر الکبیر عن ۴ شیخہ الجوهری عن ۵ البصری عن ۶ البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی عن ۷ الشیخ محمد حجازی الواعظ و سالم بن محمد عن ۸ النجم محمد بن احمد الغیطی عن ۹ الشیخ زکریا عن ۱۰ ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن ۱۱ ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ۱۲ ابی العباس احمد بن اسحق الابرقوهی عن ۱۳ ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی عن ۱۴ ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ۱۵ ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

النحاس قال اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادی قال حدثنا الحافظ ابو یوسف عبد الرحیم المعروف بابن البرقی قال حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن اسحق المطلبی فذکره وکان الشافعی یعظم ابن اسحق کذا فی ثبت الامیر الکبیر

مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[۱] رحمه الله تعالی ۴۰

عن الاشیاخ الثلاثة المذکورین عن احمد منة الله عن الامیر عن شیخه الحفنی عن البدیری عن الملا ابراهیم عن القشاشی عن الشمس الرملی عن زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن جویریة بنت احمد الکردی الهکاری انا ابو الحسن الکردی انا ابو المنجا انا ابو الوقت انا الداودی انا السرخسی انا ابراهیم بن خریم الشاشی انا عبد بن حمید تنبیه قال الذهبی فی تذکرة الحفاظ عبد بن حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[۲] مصنف المسند الکبیر

---

۱ الکشی بالفتح قریة بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن القاموس۔

۲ الکس بالکسر والفتح بلد قریب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمة ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحافظ رجل على رأس المائتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم - وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ٢٤٩ تسع واربعين ومائتين انتهى

٤١ مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

ارويه بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجروذي حدثنا احمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحماني واما سواهم - وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوري وحمزة بن محمد الكناني
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدي كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته من الخلق امر عظيم ـ ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة سبع وثلثمائة اه تذكرة الحفاظ ص ۲۷۴ ج ۲

السنة لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك

رحمه الله تعالى ـ وجميع تاليفه اروبها بالسند الى الصفي القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور محمود بن اسمعيل بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن عبد الله بن شاد انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم ـ تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی اصبہان توفی سنہ ۲۸۷ سبع و ثمانین و مائتین - کذا فی ثبت الامیر الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شہردار ابن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الهمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

رویناہ بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی

تنبیہ ۔ قال فی بستان المحدثین ما معربہ - الدیلمی هو الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن همدان و من تصانیفہ تاریخ همدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف المستملی و عبد الحمید بن الحسن القضاعی و عبد الوهاب بن مندہ و احمد بن عیسی الدینوری و ابی القاسم بن البری و سواهم عن کثیر من الاعلام و سافر الی اصفهان و بغداد و قزوین و غیرهما من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب فطین حسین الخلق متصلب فی مذهب السنۃ معتزل عن الاعتزال الاہل قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفۃ و العلم

لا يميز في الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب فيه جملة
كثيرة من الموضوعات في هذا المسند توفي رحمه الله تعالى تاسع
رجب سنة تسع وخمسمائة اه مختصرا

كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابي بكر عبد الله بن ٢٢
ابي الدنيا رحمه الله تعالى - ارويه بالاسناد الى الفخر بن
البخاري عن ابي قدامة عن ابي الفتح بن البطي عن شهدة الكاتبة
عن الحسين ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العبكري عن ابي الحسن
علي بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى تنبيه قال الذهبي ابن
ابي الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان
ابن ابي الدنيا القرشي الاموي مولاهم البغدادي صاحب التصانيف
ولد سنة ثمان ومائتين ه وسمع سعيد بن سليمان وعلي بن الجعد
وسعيد بن محمد الجرمي وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله
بن خيران صاحب المسعودي وابا نصر التمار وعبد الله العبسي و

ه كما في ثبت الامير ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابی اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبنانی والحسین بن صفوان البرذعی وابو بکر النجاد واحمد بن خزیمة
وابو بکر الشافعی وآخرون - قال ابن ابی حاتم کتبت عنه مع ابی وهو
صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن کامل هو مؤدب المعتضد انتهی مختصرا وفی ثبت الامیر انه
کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکه وان شاء ابکاه فی آن واحد
لتوسعه فی العلم والاخبار وله الف تالیف قاله فی المنح البادیه
توفی سنة ٢٨١ ومن مؤلفاته کتاب ذم الملاهی وکتاب قصر الامل
وکتاب التوکل وکتاب محاسبة النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء
وکتاب الشکر وغیر ذلک انتهی -

٣٥ کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد الله بن الجارود
النیسابوری رحمه الله تعالی ارویه من طریق ابی علی الغسانی
عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد الله
ابن علی بن الجارود النیسابوری تنبیه قال الذهبی فی طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علی بن الجارود النیسابوری المجاور بمکۃ سمع اباسعید بن الاشج ومحمد بن آدم وعلی بن خشرم وخلقا۔ حدث عنہ ابو حامد ابن الشرقی ومحمد بن نافع المکی ویحیی ابن منصور وآخرون وکان من العلماء المتقنین المجودین توفی سنۃ ۳۰۷ سبع وثلثمائۃ[۱] اھ مختصراً

۴۶ مسند ابن ابی شیبۃ رحمہ اللہ تعالی ۔ من طریق ابن الفرات عن تاج الدین السبکی المتوفی سنۃ ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی المتولد سنۃ ۶۷۳ والمتوفی سنۃ ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابی عبد القادر عن سعید بن احمد عن ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی مولاہم الکوفی الحافظ الثبت العدیم النظیر صاحب المسند والاحکام والتفسیر وغیرہا روی عن شریک وابن المبارک وابن عیینۃ وغیرہم وعنہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وابوزرعۃ

---

[۱] وفی ثبت الامیر ست وثلثمائۃ واللہ تعالی اعلم ۱۲ عبد الہادی غفرلہ اللہ

وابو حاتم وابو یعلی وغیرہم توفی سنہ ۳۱۶ھ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث

کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ **مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ** من طریق السلفی عن ابی الوفا

ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲

احمد بن عبید اللہ بن عدنان النهشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری

عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ **تنبیہ** قال الذہبی ابو عوانۃ ہو الحافظ

الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحق بن ابراہیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری

الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ

طوف الدنیا وعنی بہذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن

الازہر والزعفرانی وغیرہم۔ حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی

وابو علی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی

وغیرہم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشہد

مبنی باسفرائین یزار وہو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل

کتب الشافعی ومذہبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی

وہو ثقۃ جلیل انتہی۔

۴۸ **سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ** من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد بن رزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابا معشر وابا عوانۃ وطبقتھم وعنہ احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و بشر بن موسی وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحوا من عشرۃ آلاف حدیث من حفظہ۔ مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنۃ ۲۲۷ سبع وعشرین ومائتین انتھی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی رح۔

۲۹ صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبد الله البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل

ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن

خزیمۃ **نسب ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ

ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابو بکر

محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری

ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ

ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ

ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبد اللہ الیحمدی

المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و

انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان۔ حدث عنہ

الشیخان خارج صحیحیہما۔ **قال** ابو عثمان الحیری حدثنا

ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت

فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم **قال** ابو عثمان

الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و

قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حديثه كما يحفظ القارئ السورة قال الحاكم فی كتاب علوم الحديث
فضائل ابن خزيمة مجموعة عندی فی اوراق كثيرة ومصنفاته
تزيد على مائة واربعين كتابا سوی المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء
وكانت وفاته فی ثانی ذی القعدة سنه ۳۱۱ احدی عشرة وثلثمائة
انتهى مختصراً ما فی طبقات الذهبی من مقامات شتی۔

۵۰ مسند حارث بن ابی اسامه رحمه الله تعالى اروية بالسند
الى ابی نعيم[1] الاصبهانی عن ابی بكر احمد بن يوسف بن خلاد عن
مؤلفه واروية ايضا من طريق الفخر ابن البخاری عن محمد الصيدلانی
الى المؤلف تنبيه ابن ابی اسامه هو الحارث ابن ابی اسامة
محمد التميمی المتوفی سنه ۲۸۲ اثنتين وثمانين ومائتين كذا فی
كشف الظنون (صفحہ ۴۳۰ ج ۲) وقال فی ثبت الامير انه بغدادی ولد فی
سنه ۱۸۶ وتوفی يوم عرفة سنه ۲۸۲ انتهى۔

۵۱ صحيح الاسماعيلی۔ بالسند الى ابی ذر الهروی عن ابی عبد الله

---

[1] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسى بن مهران الاصبهانی صاحب حلية الاولياء ۱۲
عبد الهادی غفر الله له

الحاكم عنه- تنبيه هو الحافظ ابو بكر احمد بن ابراهيم بن اسمعيل
امام اهل جرجان ولد سنة ٢٧٧ه وتوفي سنة ٣٧١ه له تصانيف كثيرة
منها المستخرج على الصحيح والمعجم وله مسند كبير في نحو مائة مجلد
قال الشيرازي تصنيفه هذا يدل على غزارة علمه فانه على شرط
البخاري وله تصانيف على البخاري ومسلم اه ثبت الامير الكبير

٥٢ مصنف عبد الرزاق الصنعاني رحمه الله تعالى ٥٢

بالسند الى الفخر ابن البخاري عن محمد ابي جعفر الصيدلاني عن
فاطمة بنت عبد الله الجوزجانية قالت اخبرنا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن ريذة الاصبهاني قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبراني
عن اسحاق بن ابراهيم الدبري عن مؤلفه رحمه الله تعالى تنبيه
عبد الرزاق هو الامام ابو بكر عبد الرزاق ابن همام بن نافع الحميري
الصنعاني رحمه الله تعالى احد الاعلام المتوفي سنة ٢١١ه احدى
عشرة ومائتين (ومصنفه في المجلدين) وهو اصغر من مصنف
ابن ابي شيبة ومرتب على الكتب والابواب على ترتيب الفقهاء
صفحة ٢٥٢ كشف الظنون - قلت وقد ظفرت على مطالعة مجلده الثاني بمكة

المكرمة عند اخی فی الله الشیخ الحافظ نظر احمد الهندی المهاجر
الی بلد الله الامین ۔

مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر ۵۳
البزار رحمه الله تعالی ارویه بالسند الی الحافظ ابن حجر
عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن
علی عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمی عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضی
سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج
عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمه
الله تعالی تنبیه البزار هو الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق
البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففة البصری المتوفی سنه ۲۹۲
اثنین وتسعین ومائتین بالرملة قال ابن ابی خیثمة هو رکن من ارکان
الاسلام وکان یشبه بابن حنبل فی زهده وورعه له المسند
الکبیر رحل فی اخر عمره الی الشام واصبهان فنشر علمه ومات بالرملة
من الشام اھ ثبت الامیر وتذکرة الحفاظ

مشکوة الانوار فیما روی عن الله تعالی من الاخبار ۵۴

للشيخ الاكبر قدس سره الانور بالسند الى الحجار عن الحافظ محب الدين بن البخاري عن الشيخ محي الدين ابن عربي الطائي رحمه الله تعالى تنبيه ابن عربي هو الشيخ محي الدين محمد بن علي المعروف بابن عربي الطائي الاندلسي المتوفى سنه ٦٣٨ ثمان و ثلاثين وستمائة اوله الحمد لله رب العالمين الخ قال جمعت هذه الاربعين بمكة المكرمه في شهور سنه ٥٩٩ تسع وتسعين وخمسمائة وشرطت فيها ان تكون من الاحاديث المسندة الى الله سبحانه وتعالى خاصة وربما اتبعتها باحاديث عن الله تعالى مرفوعة اليه غير مسندة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مما رويتها وقيدتها ثم اردفتها باحدى وعشرين حديثا فجعلت واحدا و مائة حديث الخ وشرحه الامام محي الدين يحيى بن شرف النووي اه كشف الظنون صفحه ۴۲

٥٥ السنن لابي مسلم الكشي بفتح الكاف وتشديد الشين المعجمة نسبة الى قرية من اعمال جرجان - اروبها بالسند الى ابن طبرزد عن ابي بكر محمد ابن عبد الباقي عن

الی اسحق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد اللہ بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیہ الکشی
وهو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعۃ محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریۃ علی ثلثۃ فراسخ من جرجان الجندی
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسکی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنہ ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبد العزیز الازجی
جاور بمکۃ الی ان توفی بها فی سنۃ ۳۹۰ تسعین وثلثمائۃ اھ
طبقات الذهبی ج ۳ ص ۲۰۵

٥٦ تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند
الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ ابن عساکر هو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن هبۃ
اللہ بن عبد اللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنۃ ۴۹۹ تسع
وتسعین واربعمائۃ والمتوفی سنہ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

سلہ وسائر تصانیفہ کالاربعین وغیرہ ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ ومن النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوی ما رأيت احفظ من ابن عساكر هكذا
فی ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ فی نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم
الاعيان والرواة ومرویاتهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه
اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لی شيخنا الحافظ زكی الدين
عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث فی امره ما اظن
هذا الرجل الا عزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع
فی الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر يقصر عن ان يجمع الانسان
مثل هذا الكتاب انتهى مختصراً

واما تاليف ابی الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجاری ۵۵
عن ابی المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابی الفتح اسمعيل
ابن الفضل عن ابی طاهر الكاتب عن الحافظ ابی محمد عبد الله ابی
الشيخ تنبيه ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حيّان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابی
الشيخ ولد سنة ۲۹۴ اربع وتسعين ومائتين وتوفی سنة ۳۶۹

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

٥٨ ٥٨

تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم

وبالسند الى الحافظ ابن حجر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى مولده سنه ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب تخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك و اسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لانعلم احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين **قال** عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ما عرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدي
الف الف حديث وقال ابن المديني انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
في النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطاني وحباني وزوجني
ثلثمائة حوراء ومهد لي بين الناس۔ توفي في ذي القعدة غريبا
بمدينة النبي صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اه تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح

٥٩ **شرح السنة للبغوي رحمه الله تعالى**۔ وبالسند الى
الحجار عن الانجب بن ابي السعادات الحمامي عن ابي منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه۔ تنبيه البغوي هو الامام
حسين بن مسعود البغوي وقد تقدم ذكره في سند تفسيره۔

٦٠ **الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى**۔
وبالسند الى الفخر ابن البخاري عن ابن طبرزد عن ابي غالب
احمد بن الحسن بن البناء عن الحسن بن علي الجوهري عن ابي بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ابن المبارک
ھو الامام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاھم المتوفی سنہ ۱۸۱ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
اطلب للعلم منہ وکان کتابہ الذی حدث بہ عشرین الفا کذا فی تہذیب
الاسماء وقال الذہبی فی طبقاتہ عبد اللہ بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامۃ شیخ الاسلام فخر المجاہدین قدوۃ
الزاہدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاھم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی الام التاجر السفار صاحب التصانیف النافعۃ والرحلات
الشاسعۃ ولد سنۃ ثمانی عشرۃ ومائۃ او بعدھا بعام وافنی
عمرہ فی الاسفار حاجا ومجاھدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وھشام بن
عروۃ وامما سواھم حتی کتب عمن ھو اصغر منہ دون العلم
فی الابواب والفقہ وفی الغزو والزھد والرقائق وغیر
ذلک حدث عنہ خلق لا یحصون من اہل الاقالیم فانہ من
صباہ ما فتر عن السفر منہم عبد الرحمن بن مہدی ویحیی

ابن معین و حیان بن موسیٰ و ابو بکر بن ابی شیبۃ وغیرهم وعن
اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و
قال شعیب بن حرب لو جهدت جهدی ان اکون فی السنۃ
ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ هو
امیر المؤمنین فی الحدیث انتهی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق

٦١ ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ
عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی
عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطهر عن ابی اسحاق
ابن ابراهیم بن محمد البوتی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمن
المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی
عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی
الکشف هو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشر المؤذن الحکیم
الترمذی المتوفی شهیداً سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و
قد ذکر ثلاثمائۃ اصل الا اثنی عشر هو الملقب ببسلوۃ

سلہ فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ۲ سہ وعند العجلونی محمد عن عبد الرحمن ۱۲ عبد الهادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب لي شيئ منه ولكن كان اذا اشتد على
وقتي التسلي به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومأتي اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء إلى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالى

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر

عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن ابي القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراهیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراهیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راهویہ نزیل نیسابور تنبیہ ابن راهویہ
قال احمد لا اعلم له نظیرا وقال الدارمی ساد اهل المشرق والمغرب بصدقه وقال الذهلی
اجتمع فی الرصافۃ اعلام اصحاب الحدیث منهم احمد وابن معین
وغیرهما وکان صدر المجلس اسحاق وهو الخطیب وقال اسحاق
ماسمعت شیئا الا حفظته وما حفظت شیئا قط فنسیته وکان
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائۃ الف
حدیث کانی انظر الیها وولد ابن راهویہ سنہ ۱۶۶ وتوفی سنہ ۲۳۸
اھ ثبت الامیر۔

٦٣
٦٣ اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی۔

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ
تعالی تنبیہ الخطیب البغدادی هو ابو بکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مہدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی ۔

٦٤ الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالی ــ بالسند الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرازی عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ٤٧٢ھ بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب ابن عبد اللہ الفراء بمصر سنہ ٤٢٥ھ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف رحمہ اللہ تعالی تنبیہ الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی ۔ وفی کشف الظنون ان وفاتہ فی سنہ عشرۃ وثلثمائۃ اھ قال الذہبی الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرہم قال ابو سعید بن یونس کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فی ذی القعدة سنہ ۳۰۱ھ (قلت) ومولدہ کان فی سنہ ۲۲۴ھ اربع وعشرین ومائتین انتہی

۶۵ مسند بقی بن مخلد رحمہ اللہ تعالی من طریق عیاض عن ۶۵

ابی القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبد الرحمن بن احمد ابن بقی بن مخلد عن ابیہ محمد عن ابیہ احمد وعمہ عبد الرحمن عن ابیہما مخلد عن ابیہ عبد الرحمن عن ابیہ احمد عن ابیہ بقی بن مخلد عن ابن حبیب عن ابن الماجشون تنبیہ قال الذہبی فی طبقاتہ بقی بن مخلد الامام شیخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبی صاحب المسند الکبیر والتفسیر الجلیل الذی قال فیہ ابن حزم ما صنف تفسیر مثلہ اصلا مولدہ فی رمضان سنہ ۲۰۱ھ احدی ومائتین وسمع یحیی بن اللیثی القرطبی وابا مصعب الزہری ویحیی بن بکیر وابن ابی شیبۃ وغیرہم وطاف الشرق والغرب وشیوخہ مأتان وثمانون ونیف۔ روی عنہ ابنہ احمد واحمد بن عبد اللہ الاموی واسلم بن عبد العزیز وغیرہم وکان اماما علما قدوۃ مجتہدا لا یقلد احدا ثقۃ حجۃ صالحا عابدا متہجدا اواہا علیم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما
رجعت من العراق اجلسني يحيي بن بكير الى جنبه وسمع مني
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة سنة ۲۷۶
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

۶۶ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى ۶۶

من طريق
عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع
بطن من قيس عيلان ۱۲ ذهبي
سنة ۱۹۶ ست وتسعين مائة قال احمد ما رأيت اوعى العلم منه

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين
ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اه قال
الذهبي ولد (وكيع) سنة ١٢٩ تسع وعشرين ومائة سمع هشام
ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج
وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد
ان يولي وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات
سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن
كل ليلة ويفتي بقول ابي حنيفة وكان يحيى القطان يفتي
بقول ابي حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا
سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه
فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور
توفي بفيد راجعا من الحج سنة ١٩٧ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء
قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اه
مختصراً ملتقطاً

٦٤ تأليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبد الله بن محمد بن جمور البجلی عن جده ابن عبد الله
محمد بن ابراهیم بن المظفر الحسین عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد الله بن
عمر بن احمد بن شاهین عن ابیه ابی حفص عمر بن شاهین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی مشتہی العقول ما نصہ منتہی
التصانیف فی الکثرۃ ابن شاهین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین
مصنفا منہم التفسیر الف جزء والمسند خمسۃ عشر مائۃ
والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثمانمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارات قال السیوطی هذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی
ابن شاهین سنۃ ۳۸۵ھ قاله الامیر فی ثبتہ

مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالی من طریق الغسانی عن ابن ۲۵
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسمٰعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد الله بن الزبیری الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنۃ ۲۱۴ھ اربعۃ عشر و

مائتين قال احمد الحميدی عندنا امام اھ

٦٩ معجم ابن قانع رحمه الله تعالیٰ ۔ بسند صاحب المنح من طريق الصدفي والسلمي عن ابي القاسم عبد الواحد بن علی بن محمد بن فهد العلاف عن ابي الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص الحمامی عن الحافظ الناسی ابي الحسين عبد الباقی ابن قانع رحمه الله تعالیٰ

القاضی

تنبیه ابن قانع هو الحافظ القاضی ابو الحسين عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموی مولاهم البغدادی ولد في سنه ٢٦٥ واختلط قبل موته بسنتين ومات سنه ٣٥١ اھ کذا في ثبت الامير

ثت عشاريات القلقشندی رحمه الله تعالیٰ ۔ بالسند الی صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المكارم محمد بن احمد القابسی عن ابي الدنائم القصار عن النجم الغزی والبدر القرافی کلاهما عن المؤلف

النباسی

تنبیه القلقشندی هو الشيخ جمال الدين ابراهيم بن علی ابن احمد بن اسماعيل بن علاء الدين القرشی الشافعی القلقشندی بقاف مفتوحة ثم لام ساكنة ثم قاف مفتوحة ثم شين معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
قرية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابو بكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريات باربعة عشر ولله الحمد اھ كذا في ثبت الامير

۲۱ **الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى**

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه تنبيه قال صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير قلت فتقع لنا بستة عشر لانا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه قال الجامع المسكين
فتقع لنا بتسعة عشر لانا نروي عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح۔

۲۲ **تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى** بالسند الى صاحب
المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن علي بن الحسن الربعي من

ابی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد

ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفه العبدی المتوفی سنه ۲۵۷

۴۳ مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاته رحمه الله تعالی

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد

هبة الله الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار والی

الحسن احمد بن عبدالواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن

احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیه هو محمد

ابن حفید بن سهل الخرائطی رحمه الله تعالی

۴۴ ۴۵ الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمه الله تعالی

وسائر تصانیفه اروبها مسلسلا بالسادة الحنفیة عن

الشیخ عبدالستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی

المتوفی سنه ۱۳ عن العلامة ابن عابدین عن العلامة السید

محمد شاکر الحنفی عن فقیه الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن

الامام المعمر عبدالرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین

الحصفکی الحنفی عن خیرالدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن یونس الشہیر بابن الشلبی[1] الحنفی عن[11]
ابراہیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاہر الحنفی عن[15] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی
عن[16] جدہ تاج الشریعۃ محمود الحنفی عن[17] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی
عن[18] ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشہور بامام زادہ الحنفی عن[20] شمس الائمۃ
ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[21] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد
الحلوانی[2] الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن[23]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد اللہ بن محمد الحارثی
الحنفی عن حفص محمد البخاری الحنفی عن[26] والدہ ابی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ

---

[1] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدۃ ۱۲ د ر مختار
[2] الحلوانی اتفقوا علی انہ نسبۃ الی بیع الحلواء واما النسبۃ الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط ہذا اللفظ ثلثۃ اقوال بفتح الحاء المہملۃ وبالہمزۃ فی آخرہ وبفتح الحاء وآخرہ نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء اھ مختصراً ملخصاً من مقدمۃ عمدۃ الرعایہ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

تعالى عنه تنبيه محمد بن الحسن الشيبانى هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشيبانى نسبته ولاء الى شيبان بفتح الشين
المعجمة قبيلة معروفة الكوفى صاحب الامام ابى حنيفة اصله
من دمشق من اهل قرية يقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسكون
الراء المهملة وفتح السين المهملة سمع الحديث عن مسعر بن
كدام وسفيان الثورى وعمرو بن دينار والامام مالك والاوزاعى
والقاضى ابى يوسف وروى عنه الامام الشافعى وابو سليمان
موسى بن سليمان الجوزجانى وهشام بن عبد الله الرازى
وابو حفص الكبير وغيرهم من اكابر المحدثين وائمة الدين قال
الشافعى ما رأيت سمينا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأيت
افصح منه كنت اظن اذا رأيته يقرء القرآن كان القرآن نزل
بلغته وقال ايضا ما رأيت اعقل من محمد بن الحسن وروى
عنه ان رجلا سأله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفك
الفقهاء فقال له الشافعى وهل رأيت فقيها قط اللهم الا
ان يكون رأيت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبى

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبداللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا حدثھم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لا یقدم حرفا
ولا یؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراھیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ھذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بہذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرھا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرھا

خوفا من التطويل يظهر جلالة قدره و فضله الجميل فمن طعن عليه كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة وروايته عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة لا يمكن استقصائها۔ وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة صالح

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر رواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الحق
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن سری الدین عبد البر بن الشحنة شارح الوهبانية عن الكمال محمد بن الهمام صاحب فتح القدير شرح الهداية عن سراج الدين عمر بن على الكنانى الشهير بقارى الهداية ح وأرويه عن الفقيه شيخ الخطباء بالمسجد الحرام الشيخ احمد ميرداد عن السيد كوجك عن الشيخ عابد عن عم الشيخ محمد حسين ابن محمد مراد بن يعقوب الانصارى السندى عن ابيه عن الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندى عن مفتى الاحناف بمكة عن الشيخ عبد القادر الصديقى عن الشيخ حسن العجيمى اخبرنا مفتى الانام السيد محمد صادق بن احمد بادشاه الحسينى اجازة عن الشيخ سراج الدين عمر الحانوتى عن الشيخ ابراهيم بن عبد الرحمن الكركى صاحب الفيض عن الشيخ محب الدين احمد بن محمد بن احمد الاقصرائى عن سراج الدين عمر بن على الكنانى الشهير بقارئ الهداية عن علاء الدين السيرافى[1] عن السيد جلال شارح الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخارى صاحب

نسبة الى سيراف بلدة من بلاد فارس مما يلى حد كرمان ۱۲ الفوائد البهية

[1] و فى ثبت ابن عابدين السيرامى ۱۲ عبد الهادى عفى الله له

الكشف والتحقيق عن الاستاذ حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة
محمد بن عبد الستار الكردري ح وارويه عن العلامة اسعد الدهان
المتوفى سنہ ۱۲۹۹ھ
عن العلامة حسين الطرابلسي عن السيد علاء الدين عابدين
عن والده العلامة الفقيه خاتم المحققين السيد محمد امين بن
عابدين ح وارويه بالاجازة العامة عن العلامة يوسف بن
اسمعيل النبهاني عن العلامة الفقيه السيد محمد ابي الخير
عابدين امين الفتوى بدمشق ابن العلامة السيد احمد عابدين
شقيق السيد محمد امين عابدين عن والده السيد احمد عابدين
المذكور وهو عن اخيه السيد محمد امين المعروف بابن عابدين
ح وارويه عاليا عن الشيخ عبد الستار المكي عن الشيخ ادريس
ابن محمد المكي المتوفى سنہ ۱۳ عن العلامة ابن عابدين عن العلامة
السيد محمد شاكر عن الامام الشيخ مصطفى زين الدين ابي البركات
ابن محمد رحمة الله الايوبي الشهير بالرحمتي عن الشيخ صالح بن
ابراهيم بن سليمان الجينيني وهو عن والده عن شيخ الفقيه في
رد المحتار ۱۲
زمانه الشيخ خير الدين الرملي عن الشيخ محمد بن محمد سراج الدين

له وفي ثبت ابن عابدين جلال الدين الكبير والله اعلم ۱۲ العبد العادي غفر الله له

الحانوتی عن والدہ محمد الحانوتی عن العلامۃ محب الدین بن جرباش
عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد
الحریری عن والدہ عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی
عن صاحب الکنز النسفی عن شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری
عن شیخ الاسلام برہان الدین صاحب الہدایۃ عن فخر الاسلام
علی البزدوی عن شمس الائمۃ السرخسی عن شمس الائمۃ الحلوانی
عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل
البخاری عن الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن الامیر ابی
عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام محمد بن
الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الاکرم ابی حنیفۃ النعمان
الکوفی صاحب المذہب وھو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان
عن ابراہیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالی اروبہ
بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالی تنبیہ السرخسی ھو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سهل السرخسی المتوفی ۴۸۳ سنه ثلاث وثمانین واربعمائة وهذا الکتاب اجل الکتب التی دونت لمذهب الامام الاعظم لانه یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبها الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر والامام الحسن البصری رحمهم الله تعالی قال فی الفوائد البهیة السرخسی کان اماما علامة حجة متکلما مناظرا اصولیا مجتهدا عده ابن کمال باشا من المجتهدین فی المسائل لازم شمس الائمة عبد العزیز الحلوائی واخذ عنه حتی تخرج به وصار اوحد زمانه وتفقه علیه برهان الائمة عبد العزیز بن عمر بن مازه ومحمود ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرهما ـ املی المبسوط نحو خمس عشرة مجلدا وهو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمة نصح بها الخاقان وکان یملی من خاطره من غیر مطالعة کتاب وهو فی الجب اصحابه فی اعلی الجب وقال عند فراغه من شرح العبادات هذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات املاء المحبوس عن الجمع والجماعات ـ وقال فی آخر شرح الاقرار

انتهی شرح الاقرار المشتمل من المعانی علی ما هو من الاسرار املا
المحبوس فی محبس الاشرار - والسرخسی نسبتہ الی سرخس بفتح السین
وفتح الراء وسکون الخاء بلدة قدیمة من بلاد خراسان وهو اسم
رجل سکن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذو القرنین ذکره السمعانی
انتهی مختصرا

الهدایة للامام برهان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی

رحمه الله تعالی - اروبها عن العلامة الشیخ احمد ابی الخیر
میرداد ومولانا الشیخ محمد سعید الادیب عن السید عبد الله
کوجک عن عمر العطار وعن الشیخ عابد کلاهما عن الشیخ محمد طاهر
سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المکی عن العلامة العجیمی
عن احمد القشاشی عن ابی المواهب احمد بن علی العباسی الشناوی
ثم المدنی عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فهد
المکی العلوی عن عمه جار الله بن عبد العزیز بن فهد المکی عن
المفتی سراج الدین عمر بن عبد الرحیم القاهری ثم المدنی عن
مجد الدین محمد بن عبد الله الزرندی المدنی الحنفی عن شیخ

الحنفیہ امین الدین یحیی بن محمد بن ابراہیم الاقصرائی القاہری عن القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی عن القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن مظفر الدین احمد ابن علی الساعاتی الحنفی عن ظہیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری النوجاباذی بفتح النون قریۃ ببخاری عن محمد بن عبد الستار الکردری عن مؤلفہا تنبیہ المرغینانی ہو علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی صاحب الہدایۃ کان اماما فقیہا حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا نظارا مدققا زاہدا ورعا فاضلا ماہرا اصولیا ادیبا شاعرا لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب ولہ الید الباسطۃ فی الخلاف والباع الممتد فی المذہب تفقہ علی الائمۃ المشہورین منہم مفتی الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفہ کتاب المنتقی ونشر المذہب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

---

[۱] ولد سنہ احدی عشر وخمسمائۃ ۱۲ مقدمۃ الہدایۃ [۲] المرغینانی نسبۃ الی مرغینان بفتح المیم وسکون الراء المہملۃ وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء بعدہا نون ثم الف بعدہا نون بلدۃ من بلاد فرغانۃ ۱۲ الفوائد البہیۃ - محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
على بن ابى بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالى عند ابتداء حالى ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدورى
اجمل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يرغبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى اه
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اه مختصر الفوائد البهية صفحه ۵۷

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامة سری الدين عبد البر بن محب الدين
محمد بن الشحنة كلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق كمال الدين
الشهير بابن الهمام السكندری السيواسی كان والده قاضيا
بسيواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولی خلافة الحكم
بها عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسكندرية وتزوج بها
بنت القاضی المالكی فولد له الكمال محمد سنة ثمان وثمانين
وسبع مائة وكان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی اصولی
محدث مفسر حافظ نحوی كلامی منطقی جدلی وله تصانيف
مقبولة معتبرة منها شرح الهداية المسمى بفتح القدير والتحرير
فی الاصول وغير ذلك - وسمع علی جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذكره فی بعض تصانيفه فقال شيخنا واجاز له كثيرون
مسانيدهم عالية وخرج له الحافظ السخاوی اربعين من مروياته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة ففاق اقرانه فضلا تاما وفكرا مستقيما
وذكاء مفرطا وكان له نصيب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنه ٨٦١ احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطا وتمامه فى ثبت ابن حجر والفوائد البهية فى تراجم الحنفية

٥ الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين الكرمانى رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف [14] فتح القدير عن [15] السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية [16] عن الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافى عن مؤلفها تنبيه اختلف فى مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرمانى وكان عالما فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين الحسن السغناقى صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن محمد البخارى عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردرى عن صاحب الهدايه واخذ ايضا عن عبد العزيز البخارى صاحب [ص ٢٣] كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد

٦ البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلاهما العلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى
بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي
شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه (٤) العيني هو قاضي القضاة
بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي
شهاب الدين العيني اصله من حلب وولد في عنتاب في سابع
رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان
ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه في سنة ٧٨٣
ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع
هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي فاصحبه معه الى
القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية
والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي
ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق
سنة ٧٩٢ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من
قطعة اسيا ثم رجع الى مصر جعل محتسب القاهرة وامره
امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوری بتمامه فی ليلة واحدة ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف منها عمدة القاری واحد وعشرون مجلدا ومعانی كتاب الآثار للطحاوی فی عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابی داؤد فی مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح الهداية وشرح البحار الزاهرة فی مجلدين وشرح شواهد الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح العوامل المائة للجرجانی وشرح قصيدة الصاوی فی العروض وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب سير الانبياء وتاريخ كبير فی تسعة عشر مجلدا واختصره فی ثمانية وتاريخ الاكاسرة بالتركی وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية ومعجم هؤلاء المشائخ فی مجلد واحد ورجال الطحاوی ومختصر

ابن ... كان في مشارح الصدر وفي الخطب ثمان مجلدات وكتاب النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعرا ونثرا والتذكرة المتنوعة وتمشيات على الكشاف وتفسير ابي الليث والبغوي وغير ذلك توفي رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذي الحجة سنة ٥٥ خمس وخمسين وثمانمائة ودفن بمدرسة تقرب بيته بحارة كتامة بالقرب من الازهر انتهى مختصرا سرد النقول للشيخ العلامة عبد الستار الصديقي المكي

كنز الدقائق للعلامة ابي البركات عبد الله بن احمد ابن محمود النسفي رحمة الله عليه[۱] وسائر تصانيفه مر سنة في ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل۔ ش

كشف الاسرار والحقائق في شرح كنز الدقائق للامام قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرماني رحمه الله تعالى و

[۱] كان اماما كاملا عديم النظير في زمانه رأسا في الفقه والاصول بارعا في الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردري وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفہ مسعود بن ابراهیم تنبیہ هو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر ہ۷۴۸ھ سنہ ثمان واربعین وسبعمائۃ اھ کذا فی الکشف ۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباہ والنظائر للعلامۃ

زین العابدین بن نجیم رحمہ اللہ تعالی ۔ وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی عن مؤلفهما تنبیہ اھ فی کشف الظنون هو الفقیہ الفاضل زین العابدین بن ابراهیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم المصری الحنفی المتوفی بها سنہ ۹۷۰ھ سبعین وتسعمائۃ اھ وفی التعلیقات السنیۃ اخذ العلوم عن جماعۃ منهم شرف الدین البلقینی وشهاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال واجازوہ بالافتاء والتدریس وانتفع بہ خلائق ولہ عدۃ مصنفات منها شرح الکنز والاشباہ النظائر المذکوران واخذ الطریق عن العارف باللہ سلیمان الخیضری قال عبد الوهاب الشعرانی صحبتہ عشر سنین فما رأیت علیہ شیئا یشینہ وحججت معہ فی

سنہ ۹۵۲ اثنتین وخمسین وتسعمائۃ فرأیتہ علی خلق عظیم مع جیرانہ و
غلمانہ مع ان السفر یسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصًا

شرح الوقایۃ ومختصرھا النقایۃ کلاھما للعلامۃ صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود ابن تاج الشریعۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ عبد الفتاح الخاص عن الشیخ
محمد بن عبد القادر النحریری عن العلامۃ سراج الدین عمر
الحانوتی عن البرھان ابراھیم الکرکی عن الامین یحیی بن محمد
الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری عن الشیخ حافظ
الدین ابی طاھر محمد بن محمد بن علی الطاھری عن مؤلفھما
ح وارویھما بالسند المتقدم فی الترغیب والترھیب الی
الحافظ ابن حجر عن الشیخ محمد بن محمد بن محمد البخاری المعروف
بخواجہ پارسا المدفون بالبقیع عن حافظ الدین ابی طاھر
عن صدر الشریعۃ تنبیہ ھو صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ
ابن مسعود ابن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ احمد
ابن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی صاحب شرح الوقایۃ المعروف

بین الطلبة بصدر الشریعة هو الامام المتفق علیه العلامة المختلف
الیه حافظ قوانین الشریعة ملخص مشکلات الاصل والفرع شیخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول۔ فقیہ اصولی خلافی
جدلی محدث مفسر نحوی لغوی ادیب نظار متکلم منطقی عظیم
القدر جلیل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشریعة محمود بن صدر الشریعة عن ابیه صدر الشریعة عن
ابیه جمال الدین المحبوبی عن الشیخ الامام المفتی امام زاده الخ
شرح کتاب الوقایة من تصانیف جده تاج الشریعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقایة وسماه النقایة والف فی الاصول
متنا لطیفا سماه التنقیح ثم صنف شرحا نفیسا سماه التوضیح
وله المقدمات الاربعة وتعدیل العلوم والشروط والمحاضر۔
مات سنة سبع واربعین وسبع مائة ومرقده فی شرع
آباد بخارا اھ کذا فی الفوائد البهیة۔

مصنفات الامام ابی الحسین احمد بن محمد القدوری

رحمه الله تعالیٰ منها مختصره المعروف وشرح مختصر الکرخی ۱۳ ۱۴ ۱۵

١٦ والتجريد[١٦] فی الخلاف بین الشافعیة والحنفیة وغیر ذلك - بالسند المذکور فی الهدایة الی القاضی[١٤] زین الدین العثمانی عن[١٥] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[١٦] جعفر بن علی الهمدانی عن[١٧] الحافظ ابی طاهر احمد بن محمد السلفی عن[١٨] ابی الحسن المبارک ابن عبد الجبار الطیوری عن مؤلفها **تنبیهات** القدوری هو احمد ابن محمد بن احمد ابو الحسین البغدادی القدوری بالضم قیل انه نسبة الی قریة من قری بغداد یقال لها قدورة وقیل نسبة الی بیع القدور وهو صاحب المختصر المبارک المتداول بین ایدی الطلبة کان ثقة صدوقا انتهت الیه ریاسة الحنفیة فی زمانه صنف المختصر هو متن متین معتبر متداول بین الائمة الاعیان وشهرته تغنی عن البیان **قال** صاحب مصباح انوار الادعیة ان الحنفیة یتبرکون به فی ایام الوباء وهو کتاب مبارک من حفظه یکون امینا من الفقر حتی قیل ان من قرأه علی استاذ صالح ودعا له عند ختم الکتاب بالبرکة فانه یکون مالکا للدراهم علی عدد مسائله وفی بعض شروح المجمع انه مشتمل علی اثنی عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اهـ كشف الظنون والفوائد البهية مختصلا وقد عدّ شروحه في الكشف الى احدى وثلثين شرحا مات القدوري رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب سنة ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره في درب ابي خلف ثم نقل الى تربة في شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابي بكر الخوارزمي الحنفي۔

الحصفكي

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفي رحمه الله تعالى

تـ ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر ارويها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ علي التركماني عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفي هو الشيخ علاء الدين محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقي المتوفى سنة ثمان وثمانين بعد الالف كذا في الهداية وفي حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن
كيفا اسم بلدة اهـ

۲۱ رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد
امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته۔

بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى اهـ وارويها
بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد
محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه
العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن
والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف
عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق
بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المحتار على الدر المختار والعقود
الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوي و
حاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية
على النهر الا انهما لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فی الادب ونحو الثلاثین رسالة وغیر ذلک وکان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشریف علی انواع الطاعات وربما
استغرق لیلة اجمع بقرأة القرآن والبکاء ولا یدع وقتا من اوقاته
من غیر طهارة وکان کثیر التصدق بعیدا عن الشبهات لا یاکل
الا من مال تجارته ولد رحمه الله تعالی سنة ١١٩٨ ومات
رحمه الله تعالی ضحوة یوم الاربعاء الحادی والعشرین من ربیع
الثانی سنة ١٢٥٢ عن اربع وخمسین سنة تقریبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغیر لا زالت علیه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فیها المقام الا نور انتهی هکذا
وجدت مکتوبا علی ظهر کتاب البحر الرائق۔

٢٢ در البحار للشمس القونوی رحمه الله تعالی ۔۔ ٢٢

ارویه وسائر مؤلفاته عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة
العجلونی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی بسنده الی مؤلفها ح
وارویها ایضا بالسند المذکور الی العجلونی عن شیخه محمد

ابی الطاهر عن والده ابراهیم الکورانی بسنده الی شمس بن الجوزی
عن مؤلفها تنبیه القونوی هو شمس الدین ابی عبدالله
محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی
سنة ثمان وثمانین وسبعمائة وهذا الکتاب متن مشهور
مختصر ذکر فیه انه جمع بین مجمع البحرین وبین مذهب ابن حنبل
والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنة [٧٤٩] تسع
واربعین وسبعمائة وکان مدة تالیفه فی شهر ونصف تقریبا
وله شروح اهـ مختصراً کشف الظنون ـ

[٢٣] مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمه الله تعالی ٢٣

ارویها عن[١] العلامة صالح کمال عن[٢] والده عن[٣] الشیخ عبدالله
سراج عن[٤] عمر العطار عن[٥] مرتضی الزبیدی عن[٦] احمد بن عبد الفتاح
الملوی عن[٧] عبدالله البصری عن[٨] ابراهیم الکورانی عن[٩] احمد القشاشی
عن[١٠] محمد الرملی عن[١١] الزین زکریا عن[١٢] الحافظ ابن حجر عن[١٣] شمس الدین
محمد بن علی القرشی عن[١٤] عبدالله بن الحجاج الکاشغری عن[١٥]
الحسام حسین ابن علی السغناقی عن[١٦] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفي الكبير عن[٤٤] المنجم عمر بن محمد النسفي عن[٤٩] القاضي صدر
الدين محمد بن محمد بن الحسين النسفي عن[١٩] ابيه محمد عن[٢٠] جده
الحسين بن عبد الكريم النسفي عن[٣١] ابيه عبد الكريم عن الامام الحجة
ابي منصور الماتريدي رحمه الله تعالى تنبيه ابو منصور هو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتريدي امام المتكلمين ومصحح
عقائد المسلمين تفقه على ابي بكر احمد الجوزجاني عن ابي سليمان
الجوزجاني عن محمد وتفقه عليه الحكيم القاضي اسحق بن محمد
السمرقندي وعلي الرستغفي وابو محمد عبد الكريم بن موسى البزدوي
وصنف التصانيف الجليلة ورد اكاذيب اقوال اصحاب العقائد
الباطلة - له كتاب التوحيد وكتاب المقالات وكتاب اوهام
المعتزلة ورد الاصول الخمسة لابي محمد الباهلي ورد الامامة
لبعض الروافض والرد على القرامطة ومأخذ الشرائع في الفقه
والجدل في اصول الفقه وغير ذلك مات سنة ٣٣٣ ثلث وثلثين
وثلثمائة وقيل اثنتين وثلثين وثلثمائة قال الجامع نسبة الى
ماتريد بفتح الميم ثم الالف وضم التاء المنقوطة باثنتين من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية فى آخره دال مهملة
ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعانى اھ كذا فى الفوائد البهية

٢٣ **مؤلفات الجامى رحمة الله عليه** - ارويها عن شيخنا
عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث
عبد الغنى عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزيز عن
والده عن ابى طاهر المدنى عن والده الكورانى عن شيخ الاسلام
صفى الدين احمد بن محمد القشاشى عن ابى المواهب احمد الشناوى
عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهروالى المدنى عن
العارف بالله ملا محمد امين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامى
رحمه الله تعالى تنبيه قال فى الفوائد - الجامى هو عبد الرحمن
ابن نظام الدين احمد بن محمد الدشتى ثم الجامى الحنفى المشتهر
بنور الدين ولد بجام فى الثالث والعشرين من شعبان سنة ٨١٧
سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما
ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من
سعد الدين الكاشغرى عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللاري في تذئيل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة سنة ٨٩٨ه ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله تعالى انتهى۔

٢٥ ## مؤلفات السيد الشريف علي الجرجاني الحنفي رحمه الله

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده علي بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق
شمس الدين محمد الشرف اني الشافعي عن السيد محمد بن علي
الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال
في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين علي بن محمد بن علي
الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان
بقين من شعبان سنة ٧٤٠ه اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن خواجه علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ بهاؤ الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعاء السادس من الربيع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اه ملخصاً

٢٦ مصنفات ملا على القاري عليه رحمة الله الباري ٢٦

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقاية وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة - اروبها عن[1] الفقيه احمد ابي الخير ميرداد عن[2] السيد عبد الله كوجك عن[3] عابد السندي عن[4] حسين المغربي عن[5] محمد بن طيب المغربي عن[6] ابي عبد الله ابن عبد السلام الفاسي عن[7] ابي اسحق الشهرانى عن[8] محمد فريد الصديقي الاحمد ابادى عن[9] السيد معظم حسين البلخي عن مؤلفها على القاري رحمه الله الباري سنة ١٠١٤ھ واروبها ثانيا عن[1] عبد الستار الصديقي عن[2] الملا السويدي عن[3] السيد

مرتضى الزبيدي عن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن العجيمي عن محمد حسين الخافي النقشبندي عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوي عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند في سند تفسيره سابقاً تنبيه القاري هو علي بن سلطان محمد الهروي نزيل مكة المعروف بالقاري الحنفي وقد سبق ذكره ألف رحمه الله التآليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة وشرح الشاطبية وشرح الجزرية والآثار الجنية في أسماء الحنفية ونزهة الخاطر الفاتر في مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف عام كذا في التعليقات السنية

٤٧ مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي رحمه الله القوي

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها أرويها بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه هو المتضلع من الكمال الصوري والمعنوي والعاشق الصادق من عشاق الجمال النبوي رزق من الشهرة قسطاً جزيلاً

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا - هو من مبادي الشعور
شديد نشاطه على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفي عنفوان
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار اخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقي تلميذ الشيخ على المتقي وهو تلمذ على حسام الدين
الملتاني وابي الحسن البكري المكي وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذا للمتقي وفي الآخر تلمذ على المتقي ثم عاد الى الوطن المالوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة في جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين في ديار الهند - صنف في العلوم خصوصا
في الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد
ولد في المحرم سنة ٩٥٨ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفي سنة ١٠٥٢
اثنين وخمسين والف انتهى مختصراً كذا في سبحة المرجان

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى

ارويها عن عبد الستار الصديقي المذكور عن الملا السويدي
عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن
عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسيني الزبيدي الحنفي ولد سنة ١١٤٥
كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل في طلب العلم وحج مرارا
ثم ورد الى مصر في تاسع صفر سنة ١١٦٧ واجازه العلماء مثل الشيخ
احمد الملوي والجوهري والحفني وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله
وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف
عدة رحلات في تنقلاته في البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدنا
السيد ابو الانوار بن وفا بابي الفيض وشرع في شرح القاموس
حتى اتمه في عدة سنين في نحو اربعة عشر مجلدا سماه بتاج العروس
وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والتفحة

القدوسية والعقد الثمين فى طرق الالباس والتلقين وحكمة الاشراق وشرح الصدر فى شرح اسماء اهل البدر والتفتيش فى معنى لفظ درويش ورسائل كثيرة جدا ـ ولم يزل رحمه الله يخدم العلم ولما بلغ ما لا مزيد عليه من الشهرة وعظم القدر والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر الاقطار واقبلت عليه الدنيا بحذافيرها من كل ناحية لزم داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفى شهيدا بالطاعون فى شعبان سنة ۱۲۰۵ ودفن بالمشهد المعروف بالسيدة رقية رضى الله تعالى عنها وعنا انتهى مختصرا ـ هكذا مكتوب على ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجى ـ

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلى اللكنوى المعروف بحر العلوم رحمه الله تعالى ـ

ادويها عن الشيخ محمد خورشيد الله عن شاه محمد گيسو دراز القادرى عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف تنبیہ بحر العلوم ہو الامام الہمام قدوۃ المحققین الکرام زبدۃ المدققین العظام ناہج مناہج الصلاح والسداد وہادی مسالک الہدی والرشاد غواص بحار المعارف والمعانی والفہوم مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائف التعرف ملک العلماء بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد اللکنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی من القبیلۃ الانصاریۃ قرأ الکتب الدرسیۃ علی والدہ وفرغ من العلوم الظاہریۃ ولہ سبع عشرۃ سنۃ وفی مدۃ قلیلۃ من الزمان فاق فی الکمالات الظاہریۃ والباطنیۃ علی الاقران ولہ مؤلفات کثیرۃ فی المعقولات منہا شرح السلم والحاشیۃ علی حاشیۃ میرزاہد الجلالی وحاشیۃ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ وغیرہا وفی اصول الفقہ شرح مسلم الثبوت وتکملۃ شرح تحریر الاصول لابن الہمام وشرح منار الانوار وغیرہا والارکان الاربعۃ فی الفقہ وشرح المثنوی لمولانا الرومی وہذا کتاب مبسوط فی التصوف دال علی تبحر علمہ وقد تشرف رحمہ اللہ تعالی فی المنام بلقاء سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وامرہ الی تعلیم طریقتہ واخذ عنہ البیعۃ توفی فی رجب ۱۲۲۵ھ

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوی

٣٠ مؤلفات العلامة الطحطاوی محشی الدر المختار

رحمه الله تعالى - ارویها عن مولانا الفاضل محمد گل عن السيد محمد المکی الکتبی عن شیخه ووالده السيد محمد الکتبی الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والده مفتی الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبی عن السيد احمد الطحطاوی رحمه الله تعالى -

٣١ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولی الله المحدث

الدهلوی رحمه الله تعالى كحجة الله البالغة وفيوض الحرمين والقول الجميل وغيرها - ارویها عن الشيخ عبد الحق النقشبندی المکی عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغنی كلاهما عن مولانا محمد اسحق وارویها عاليا عن الشيخ يعقوب علی الدهلوی عن مولانا اسحق المذكور عن مولانا عبد العزيز الدهلوی عن والده ولی الله رحمة الله عليه تنبيه الشيخ ولی الله هو قطب الدين احمد الحنفی الدهلوی حافظ عصره

ومسند وقته الشيخ الاجل الفاضل الاكمل محدث الهند العمري رحمه الله
تعالى ابن عبد الرحيم بن وجيه الدين الشهيد ينتهي نسبه الى عمر
الفاروق رضي الله تعالى عنه - **ولد** رحمه الله تعالى كما ذكر في
بعض رسائله يوم الاربعاء رابع شوال من سنة ١١١٤ اربع عشرة بعد
الف ومائة وختم حفظ القران وسنه سبع سنين واشتغل
بتحصيل العلوم حضرة والده وكان من تلامذة السيد الزاهد الهروي
ولاجله صنف السيد الزاهد حواشيه المشهورة على
شرح المواقف وفرغ من جميع الفنون الرسمية حين كان عمره
خمس عشرة سنة وتوفي والده حين كان عمره سبع عشرة سنة
فجلس مجلسه في التدريس والافادة وراح الى الحرمين الشريفين
سنة ١١٤٣ ثلاث واربعين واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشيخ
ابو طاهر المدني وعاد سنة ١١٤٥ خمس واربعين وكانت وفاته
سنة ١١٧٦ ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين
وله تصانيف كثيرة كلها تدل على انه كان من اجلة النبلاء و
كبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیۃ متبحرا
فی المباحث الحدیثیۃ۔ منها ازالۃ الخفاء عن خلافۃ
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابہ وحجۃ اللہ البالغۃ وقرۃ
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرھا ا ھ مقدمۃ التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمہ اللہ تعالی قلت ومن تصانیفہ المسوی والمصفی
کلاھما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفہیمات الالٰہیۃ
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابہ ومنها الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباہ والدر الثمین
وحسن العقیدۃ وسرالمخزون والارشاد الی مہمات
الاسناد وغیرھا۔

۳۲ فقہ الامام الھمام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ

ارویہ عن العلامۃ الحبشی الشافعی عن والدہ عن السید
عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن والدہ عن السید احمد
ابن مقبول الاھدل عن احمد النخلی عبد اللہ البصری کلاھما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن على الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح وارويه عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى المبلط عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد العشماوي المصري عن على الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان البابلي
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محى الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحاوی عن[۱۷] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذهب عن[۱۸] ابی الفضل
محمد بن یحیی عن[۱۹] حجة الاسلام الغزالی عن[۲۰] الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد الله بن یوسف امام الحرمین عن[۲۱] والده الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[۲۲] ابی بکر القفال المروزی عن[۲۳] الامام ابی زید
المروزی عن[۲۴] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[۲۵] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[۲۶] الامام ابی سعید الانماطی عن[۲۷] الامام ابی ابراهیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتهد محمد بن ادریس
الشافعی رضی الله عنه وهو تفقه علی جم غفیر منهم سفیان بن عیینة
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی الله عنهم وهؤلاء
تفقهوا علی نافع مولی عبد الله بن عمر بن الخطاب وهو تفقه
علی عبد الله مولاه رضی الله عنه

۳۳ احیاء علوم الدین لحجة الاسلام ابی حامد محمد بن محمد
الغزالی وسائر تصانیفه رحمه الله تعالی - اروبها عن[۱]
الشیخ الحبشی عن[۲] والده عن[۳] محمد صالح الریس المکی عن[۴] ابن
عبد البر الونائی عن[۵] شهاب الدین احمد جمعة البجیری عن[۶] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازهری عن البابلی عن سلیمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد
ابن عیسی بن البخاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن
ابی اسحق ابراهیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزہ عن عمر بن
مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف
عن الامام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالی ح وارویہا عالیا عن
الکمال عن والدہ عن عبد الرحمن الکزبری ح وارویہا عالیا منہ
عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمن الزبری عن والدہ
عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن
الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزہ عن القاضی ابی حفص
الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد
السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفہا حجۃ الاسلام علیہ
رحمۃ الملک العلام تنبیہ الغزالی ہو محمد بن محمد الغزالی
الشافعی المتوفی بطوس سنہ خمس وخمسمائۃ وھذا الکتاب
اجل کتب المواعظ واعظمہا حتی قیل فیہ انہ لو ذہبت کتب الاسلام

ونقي الاحياء لا غنى عما ذهب انتهى مختصرا كذا في الكشف ۔ وهو مجدد
المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووي وغيره اھ
كذا في الروض الباسم وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوي في طبقات
الاولياء عن النووي انه قال في بستانه احصيت كتب الغزالي
التي صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا
في ثبت العجلوني وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه
المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرة
الفاخرة في كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب
وكتاب الحكمة في مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح
اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة
وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها ۔

تصانيف امام الحرمين ابي المعالي عبد الملك بن ابي محمد عبد الله النيسابوري رحمة الله عليه ٣٣

ارويها عن العلامة الحبشي والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد
عيدروس بن عمر العلوي عن عمه السيد محمد الحبشي عن الشريف

ابی الحسن علی الونائی عن ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن السید احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن ابراہیم الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری عن المسند محمد بن مقبل الحلبی عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار عن زاہر بن طاہر السحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے

تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ بنیسابور مولدہ فی المحرم ۴۱۹ھ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس وذہب بمکۃ وجاور اربع سنین ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بہ جماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی ۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ۔

مؤلفات شيخ الاسلام يحيى بن شرف النواوي[1] رحمه الله تعالى

ارويها عن الشيخ الحبشي عن السيد احمد بن عبد الله بن عيدروس البار عن الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الكزبري عن ابيه عن والده ويروي الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد الكزبري عن والده عن محمد ابن عقيلة عن العجيمي عن النجم الغزي عن والده البدر عن السيوطي عن شيخ الاسلام علم الدين البلقيني عن ابي اسحاق التنوخي عن علاء الدين بن العطار عن مؤلفها النواوي عليهم رحمة الله

تنبيه قال الامام الذهبي (ص ۲۵۹ ج ۴) النواوي الامام الحافظ الاوحد القدوة شيخ الاسلام علم الاولياء محي الدين ابو زكريا يحيى ابن شرف بن مري الحزامي الحوارني الشافعي صاحب التصانيف النافعة مولده في المحرم سنة ۶۳۱ احدى وثلاثين وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعين فسكن في الرواحية يتناول خبز المدرسة فحفظ التنبيه في اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

[1] نوى اسم بلد كما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبي ۱۲ مصح عبد الهادي غفر الله له

حفظا في يأتي السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة
شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشيخ محي الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثنى عشر درسا على
مشائخه شرحا وتصحيحا درسين في الوسيط ودرسا في المهذب
ودرسا في الجمع بين الصحيحين ودرسا في صحيح مسلم ودرسا في اللمع
لابن جني ودرسا في اصلاح المنطق ودرسا في التصريف ودرسا
في اصول الفقه ودرسا في اسماء الرجال ودرسا في اصول الدين[1]
سمع من الرضى بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد الانصاري
وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على
المعيشة الخشنة في المأكل والملبس كلية لا مزيد عليها ملبسه
خام وعمامته سخانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لي شيخنا رحمه الله
تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا في ليل ولا في نهار حتى في الطريق
كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا
في معرفة المذهب وكان ياكل في اليوم والليلة اكلة وشربة

[1] ولم يذكر ثاني عشر درسا لعله سهو من الذهبي او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢
عبد الهادي غفر له

شربة واحدة عند السحر - ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فى علوم الحديث والتقريب مختصره وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه والعمدة فى تصحيح التنبيه والتبيان فى آداب حملة القرآن وغير ذلك وكان لا يقبل من احد شيئا الا فى النادر ممن لا يشتغل عليه اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى - كتب مرة من عبد الله يحيى النواوى سلام الله ورحمته وبركاته على المولى المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات وتولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والآخرة كل آماله وبارك له فى جميع احواله آمين وينهى الى العلوم الشريفة ان اهل الشام فى ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر فصلا طويلا وفى طى ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة - وانتقل الى رحمة الله فى الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبره ظاهر يزار انتهى مختصرا ملتقطا۔

مؤلفات شيخ الاسلام ابي الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلاني رحمه الله تعالى۔ ١٣٦

اروبها عن الشيخ احمد الحجازي عن الشيخ شرف الدين وعن الشيخ حسب الله كلهم عن القاضي عن عابد السندي عن الفلاني ح واروبها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجي عن الفلاني عن محمد بن سنة الفلاني عن مولاي الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال في التعليقات السنية ما نصه العسقلاني هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن علي بن محمد بن محمد العسقلاني المصري الشافعي ولد سنة ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل وتخرج بالحافظ العراقي وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة في الحديث في الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطي في حسن المحاضره ومن تصانيفه الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة والمجمع المؤسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

كلاهما في اسماء الرجال والاصابة في احوال الصحابة ونخبة الفكر
في اصول الحديث وشرحه وتلخيص الحبير في تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اه
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس في الزهر الباسم صفحہ ۲۴۶
من روض السيد حاتم ورأيت عنه في بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها في عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح الباري في شرح صحيح البخاري وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة في نحو عشرة
اسفار كبار اجمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التي جمعها
الحافظ المزي ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة في
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا وكان مولده في حدود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول في حل المشكلات عليهم ما لم يجتمع لاحد في عصره كالتنوخي
والعراقي والهيثمي والبلقيني وابن الملقن والابناسي والمجد
الشيرازي والعمادي والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقاً في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام سنة اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى ۔

٣٢ مصنفات مجد الدين محمد الفيروزابادي رحمه الله تعالى

٣٢

ارويها عن العلامة الحبشي عن والده عن منصور بن يوسف البديري عن السيد مشيخ بن علوي باعبود باعلوي عن السيد عبد الرحمن بلفقيه عن العجيمي عن البابلي ح ويروي والدُ شيخنا عن عمر العطار عن الوفائي عن شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري عن البابلي عن الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن احمد بن قاسم ناصر الدين الطبلاوي عن السيوطي عن الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدين الفيروزابادي رحمة الله عليه تنبيه هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي الفيروزابادي له تصانيف كثيرة تنيف على اربعين مصنفاً[١]

[١] وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق ۔ التعليقات السنية ۔ محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان تام مد فی ستين مجلدا ثم لخصهما فی مجلدين وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحيط ولد سنة ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون وتوفی قاضیا بزبید من بلاد الیمن لیلة العشرین من شوال سنة ۸۱۶ ست اوسبع عشرة وثمانمائة انتهی کذا فی الزهر الباسم

۳۸ مؤلفات محمد بن الجزری الشافعی رحمه الله تعالی

۳۸

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلانی عن سلیمان الدرعی ومحمد بن سنة عن الشریف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الجائی وبدر الدين الكرخی ومحمد بن عبد الرحمن العلقمی كلهم عن الحافظ السیوطی عن ابی القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثين محمد الجزری رحمه الله تعالى تنبیه الجزری هو الامام العلامة الحافظ المقری المحدث شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزری[1] الشافعی الدمشقی صاحب الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[1] الجزری منسوب الى جزيرة ابن عمر قریب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد الهادی

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر فى القرأت العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد فى رمضان
سنة احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القرآن وصلى
به سنة ٧٦٥ وسمع الحديث وافرد القرأت على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٧٦٨ وحج فى هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٧٦٩ وجمع العشرة واثنتى عشرة ثم القرأت
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطى
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعانى والبيان ورحل الى اسكندريه فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنة ٧٧٤ والبلقيني سنة ٧٧٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفى هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة ١٥ هـ كذا فى التعليقات السنيه - صـ ١٧٩

٣٩ مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه - بالسند ٢٩
عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الار

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين
ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه
التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها
الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي
على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح
التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب
وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ
في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود
وتوفي في يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ٧٩٢ اثنين
وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء
التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله
الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد
خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنۃ ۹۲۶
ست وعشرین وتسعمائۃ ومن تآلیفہ فتح الرحمن بکشف ما یلتبس
فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون۔ قلت اخذ
الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل
وغیرھم وعنہ العارف عبد الوھاب الشعرانی وابو الحسن البکری
والشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

مؤلفات العارف باللہ عبد الوھاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی ۲۱

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشھاب احمد المنینی عن ابی
المواھب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف
الشعرانی تنبیہ ھو العلامۃ العارف باللہ القطب الربانی والھیکل
الصمدانی ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی الشعرانی
الشافعی الانصاری طاب ثراہ لہ تآلیف جلیلۃ مفیدۃ منھا لواقح
الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار والمیزان الشعرانیۃ المدخلۃ
لجمیع اقوال الائمۃ المجتھدین ومقلدیھم فی الشریعۃ المحمدیۃ
وکتاب الیواقیت والجواھر وغیر ذلک۔ تفقہ رحمہ اللہ تعالی

حتی وصل الی الغایة فی مذهب السادة الشافعیة- توفی سنہ ۹۷۳
ثلث وسبعین وتسعمائة-

مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الهیتمی الشافعی ۴۲

رحمه الله تعالی- وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری
عن الملا الیاس الکورانی عن ابراهیم الکورانی عن النور علی
ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیه الهیتمی هو احمد بن محمد بن
محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازهری الصوفی الجنیدی
الاشعری رحمه الله تعالی سنہ ۹۰۹ تسع وتسعمائة وبرع فی علوم
کثیرة من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقه وفروعه
والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر
ذلک- وقدم الی مکة فی اواخر سنہ ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم
حج بعیاله سنہ ۹۳۷ ثم حج سنہ ۹۴۰ وجاور من ذلک الوقت بمکة واقام
بها یفتی ویدرس الی ان توفی فیها ووفاته کانت سنہ ۹۹۵
وذکر بعضهم سنہ ۹۷۴ ومن مؤلفاته شرح منهاج النووی والصواعق
المحرقة وکف الرعاع عن محرمات اللهو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابي حنيفة وشرح عين العلم وغير ذلك
ويقال في نسبته الهيتمي نسبة بمحلة ابي الهيتم من اقاليم مصر
الغربية اه كذا في التعليقات۔

۲۳ مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلاني رحمه الله تعالى

اروبها عن السيد الحبشي عن السيد احمد بن عبد الله بن
عيدروس البار عن عبد الرحمن الكزبري عن احمد العطار ح
وارويها اجازة عن السيد محمد علي بن ظاهر الوتري وشفاهة
عن الشيخ حسب الله وعن عبد الجليل ثلاثتهم عن احمد منة الله
عن احمد العطار عن العلامة العجلوني عن ابي المواهب بن عبد الباقي
وعبد الغني النابلسي كلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد
القسطلاني تنبيه القسطلاني هو العلامة احمد شهاب الدين
ابو العباس بن محمد بن ابي بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسين بن علي القسطلاني القاهري الشافعي ولد
رحمه الله تعالى في اثنين وعشرين وعند بعضهم في الثاني عشر
من ذي القعدة سنہ احدى وخمسين وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاري على احمد بن عبد القادر
في خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلوني والجلال
الكبير والشيخ خالد الازهري والحافظ السخاوي وشيخ الاسلام
زكريا والف الارشاد الساري ثم اختصره في آخر سماه الاسعاد في
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الى اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا في الصلوة على
المصطفى وصنف كتاب المواهب اللدنيه بالمنح المحمديه ولطائف
الاشارات في القراآت الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولي وجلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفي
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ٩٢٣
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينيه وتعذر الخروج به الى
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذي دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن على الامام العيني شارح البخاري بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهى معربا كذا في بستان المحدثين وغيره

فقه الامام الهمام مالك رضى الله تعالىٰ عنه - اروية ٢٢
عن الشيخ محمد بن عبد الله المنصورى المالكى مفتى المالكية بمكة المكرمة
عن احمد الدمياطى عن عبد الغنى الدمياطى عن محمد الامير الكبير ح
وارويه عن محدث عصره وفريد دهره حافظ الحديث والقرآن
مولانا الشيخ شعيب بن عبد الرحمن المغربى المالكى المدرس بالامام
بالمسجد الحرام عن سليم البشرى عن احمد منة الله عن الامير الكبير
ح وارويه عاليا عن الشيخين الجليلين الشيخ عبد الجليل والشيخ
حسب الله عن منة الله عن الامير الكبير عن على الصعيدى
العدوى عن عبد الله البنانى والسيد محمد السلمونى عن الخرشى
وعبد الباقى الزرقانى كلاهما عن على الاجهورى وابراهيم اللقانى
كل منهما عن محمد البنوفرى عن عبد الرحمن الاجهورى عن
شمس الدين اللقانى عن على السنهورى عن طاهر بن على بن
محمد النويرى عن حسين بن على وهو عن ابى العباس احمد بن
عمر بن هلال الربعى وهو عن القاضى فخر الدين ابن المخلطة
وهو عن ابى حفص عمر بن فراج الكندى وهو عن ابى محمد عبد الكريم

ابن عطاء الله السكندري وهو عن[١٨] ابي بكر محمد بن الوليد بن خلف
الطرطوسي وهو عن[١٩] ابي الوليد سليمان بن خلف الباجي وهو عن[٢٠]
الامام مكي القيسي الاندلسي وهو عن[٢١] الامام ابي محمد عبد الله بن
ابي زيد القيرواني صاحب الرسالة وهو عن[٢٢] الامام ابي بكر محمد
ابن اللباد الافريقي وهو عن[٢٣] الامين سحنون وعبد الملك الاندلسي
وهما عن[٢٤] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن
عبد العزيز العامري القيسي وهما عن الامام مالك بن انس رضي
الله عنه وهو تفقه على نافع مولى عبد الله بن عمر ابن الخطاب و
هو تفقه على عبد الله مولاه رضي الله تعالى عنه۔

التوضيح[٢٥] ومختصر خليل[٢٦] كلاهما للشيخ خليل المالكي في الفقه ٢٥ ٢٦

وبالسند الى علي الصعيدي عن[٣] محمد عقيلة المكي عن[٤] العجيمي عن[٥] البابلي
عن[٦] سالم بن محمد عن[٧] محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن[٨] الحافظ السيوطي
عن[٩] عبد الرحمن بن عبد الوارث البكري المالكي عن[١٠] شمس الدين
محمد بن محمد الغماري عن مؤلفهما الامام ضياء الدين خليل بن
اسحاق المالكي تنبيه قال صاحب الكشف وهو خليل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنة ٧٦٧ سبع وستین وسبعمائة - اھ

المدونة جمع سحنون بن سعید رحمه الله تعالی وبالسند الی السیوطی قال انبانی بها ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد الله الانصاری انا ابو القاسم بن سراقة العامری عن ابی القاسم احمد ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد الله محمد بن عبد الحق الخزرجی القرطبی عن عبد الله محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمرو احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن اسحق بن ابراهیم التجیبی عن ابی عمرو احمد بن خالد بن زید عن محمد بن وضاح عن سحنون رحمه الله تعالی -

فقه الامام الهمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی الله تعالی عنه

ارویه عن العلامة الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی ح وارویه عن العلامة النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد السندی اجازة عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

كذك زاده عن[5] محمد بن احمد الحنبلي عن[6] عبد القادر التغلبي عن[7]
عبد الرحمن البهوتي الحنبلي عن[8] تقي الدين بن احمد البخاري عن[9]
الفتوحي الحنبلي عن[10] والده القاضي شهاب الدين احمد بن عبد العزيز
ابن البخاري الفتوحي الحنبلي القاهري عن[11] القاضي شهاب الدين ابي
حامد احمد بن نور الدين ابي الحسن علي بن احمد البشبيشي القاهري البشيشي
الحنبلي عن[12] القاضي عز الدين ابي البركات احمد بن القاضي برهان
الدين ابراهيم بن القاضي ناصر الدين نصر الله الكناني الحنبلي
عن[13] الجمال عبد الله بن القاضي علاء الدين بن علي الكناني الحنبلي
عن[14] علاء الدين ابي الحسن علي بن احمد بن محمد القرضي الدمشقي
الحنبلي عن[15] الفخر ابي الحسن علي بن احمد المعروف بابن البخاري
عن[16] ابي علي حنبل بن عبد الله بن الفرج الرصافي الحنبلي عن[17]
ابي علي الحسن بن علي التميمي الواعظ الحنبلي عن[18] ابي بكر احمد بن جعفر
القطيعي الحنبلي عن[19] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن[20] ابيه
الامام احمد بن حنبل عن[21] سفيان عن[22] عمرو بن دينار عن[23] ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

۴۹ المقنع فی الفقہ الحنبلی اروِیہ عن الشیخ حسب اللہ عن
عبد الحمید الداغستانی عن ابراهیم الباجوری عن محمد الفضالی
عن عبد اللہ الشرقاوی عن عطیۃ الاجهوری عن محمد العشماوی
عن عبد اللہ البصری عن البابلی عن محمد الحجازی الواعظ عن
العارف عبد الوهاب الشعرانی عن شیخ الحدیث جلال الدین
السیوطی عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن الفخر علی
ابن احمد البخاری عن مؤلفہ ابن قدامۃ الحنبلی تنبیہ ابن قدامۃ
هو الحافظ موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ
المقدسی الحنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ توفی سنۃ ۶۲۰ احدی و عشرین
وستمائۃ۔

۵۰ الاقناع وسائر تصانیف ابی الحسن علی بن عبید اللہ بن
نصر البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ وبالسند الی الفخر بن
البخاری عن ابی الفرج بن الجوزی عن المؤلف۔

۵۱ تصانیف الشمس محمد بن ابی بکر القیم رحمہ اللہ تعالیٰ
اُرویہا عن الحبیب الحبشی باسانیدہ الی القشاشی عن الشیخ

الرملي عن الزين زكريا عن النجم عمر بن فهد المكي عن الشيخ زين الدين سليمان بن داؤد بن عبد الله الموصلي ثم الدمشقي عن الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادي ثم الدمشقي عن الشمس محمد بن ابي بكر بن القيم تنبيه هو الشيخ شمس الدين محمد بن ابي بكر بن قيم الجوزية الحنبلي الدمشقي المتوفى لسنة احدى وخمس وسبعمائة ١٢ه كشف الظنون

تصانيف العلامة ابن تيمية الحراني رحمه الله تعالى ٥٢

بالسند المذكور الى ابن القيم عنه ح وبالسند الى زكريا الانصاري عن العز عبد السلام عن ابي الطاهر عن زينب بنت الكمال عن مؤلفها ـ تنبيه قال الامام الذهبي في التذكرة ابن تيمية الشيخ الامام العلامة الحافظ الناقد المفسر المجتهد البارع شيخ الاسلام علم الزهاد نادرة العصر تقي الدين ابو العباس احمد بن المفتي شهاب الدين عبد الحليم بن الامام المجتهد شيخ الاسلام مجد الدين عبد السلام بن عبد الله بن ابي القاسم

---

[1] ومن تصانيفه منتقى الاحكام ١٢ عبد الهادي غفر الله له ـ

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم وابن ابی الیسر الکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد۔ حدث بدمشق ومصر والثغر وقد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین۔ وبها توفی فی العشرین من ذی القعدة سنہ ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبد الله بمقابر الصوفیة رحمهما الله تعالی ام مختصرا ومعنا تیمیة فقال حج ابی او جدی انا اشک ایهما قال وکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما رفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية يعني انها تشبه التي رأها بتيماء فسمي بها ١٢ (ابن خلكان)

مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى اروبها عن ٥٣

السيد رحمة الله الرانديري عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية الكرام وكتب الاوراد فنقول

غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة ٥٤ ٥٥

قطب الاقطاب و فرد الانجاب مطلع الانوار الجلية

مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مولانا

الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني[1]

الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه

ارويها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله

ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

[1] الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام اخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان ويقال لها بقصبة ويقال فيها جيلان وكيلان على دجلة ما يلي طريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين صـ ٢ ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

ابی زاهد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی الحنبلی
الحنبلی عن المیدانی عن الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزۃ الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الهادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامۃ عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز تنبیہ ھو مؤید الائمۃ سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام عبد اللہ ابن الامام
یحیی الزاہد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسیٰ بن الامام عبد اللہ بن الامام موسیٰ الجون بن الامام
عبد اللہ المحض بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الہمام اسد اللہ الغالب الذی
ارتقی اعلیٰ مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ وعنہم اجمعین ولد رضی اللہ عنہ

لہ فتوح الغیب ۱۲ سلہ لقب بہ لانہ ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوہریۃ سلہ المحفل الخاص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت سلہ من عقد الیواقیت الجوہریۃ ۱۲

سنة ٤٧١ او سنة ٤٧٠ وتوفي سنة ٥٦١ احدى ستين وخمسمائة وفي
بهجة الاسرار (صـ ٢٢) كان الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى يمشي في
الهواء على رؤس الاشهاد في مجلسه ويقول ما تطلع الشمس
حتى تسلم علي وتجيئ السنة الي وتسلم علي وتخبرني بما يجري
فيها ويجيئ الشهر ويسلم علي ويخبرني بما يجري فيه ويجيئ الاسبوع
ويسلم علي ويخبرني بما يجري فيه ويجيئ اليوم ويسلم علي ويخبرني
بما يجري فيه وعزة ربي ان السعداء والاشقياء ليعرضون
علي عيني في اللوح المحفوظ انا غائص في بحار علم الله ومشاهدته
انا حجة عليكم جميعكم انا نائب رسول الله ووارثه في الارض
انتهى وفي تاريخ الامام اليافعي وأما كراماته فخارجة عن
الحصر اهـ مختصرا

عوارف المعارف للشيخ الكامل شهاب الدين السهروردي قدس سره ٥٢

وبالسند الى الشيخ عبد الباقي الحنبلي عن المعمر
المسند ابي عبد الرحمن محمد الحجازي عن المعمر محمد بن اركماس الحنفي
عن الحافظ ابن حجر عن ابي الحسن بن ابي المجد الدمشقي

عن التقی سلیمان حمزة المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شهاب الدین
ابی حفص عمر ابن محمد السهروردی قدس سرہ تنبیہ کتب الامام
الیافعی فی القابہ استاذ زمانہ فریدا وانہ مطلع الانوار منبع
الاسرار دلیل الطریقة وترجمان الحقیقة استاذ الشیوخ
الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاهر قدوة العارفین وعمدة
السالکین العالم الربانی شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد
البکری السهروردی قدس الله تعالی سرہ کان من اولاد
ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنہ ونسبتہ فی التصوف
الی عمہ ابی النجیب السهروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی
وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملاقا مع بعض الابدال بجزیرة
عبادان ولقی الخضر علیہ السلام ولہ تصانیف کالعوارف ورشف
النصائح واعلام التقی وغیرها وکان ولادتہ فی رجب سنة ۵۳۹ تسع
وثلثین وخمسمائة ووفاتہ سنة ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائة اھ ملخصا

الفتوحات المکیة للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی ۵۷

قدس سرہ - ارویها بالسند المتقدم فی تفسیرہ الی الشیخ

الاکبر رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال فی نفح الطیب ولد رضی اللہ عنہ
یوم الاثنین او لیلۃ سابع عشر رمضان سنہ ۵۶۰ ستین و خمسمائۃ بمرسیۃ وهی فی شرق الاندلس وهو قدوۃ القائلین بوحدۃ الوجود
وطعن فیہ کثیر من الفقہاء و علماء الظاهر و عظمہ شرذمۃ من الفقہاء
وجماعۃ من الصوفیۃ وفخموہ تفخیما عظیما ومدحوا کلامہ مدحا
کریما و وصفوہ بعلو المقامات واخبروا عنہ بما یطول ذکرہ من
الکرامات هکذا ذکرہ الامام الیافعی رحمہ اللہ تعالی ولہ اشعار
لطیفۃ غریبۃ واخبار نادرۃ عجیبۃ ولہ مصنفات کثیرۃ جمع احد
من کبراء شیوخ بغداد فی مناقبہ کتابا وقال فیہ ان تصانیف الشیخ
ازید من خمسمائۃ و توفی رحمہ اللہ تعالی لیلۃ الجمعۃ الثانیۃ والعشرین
من شهر الربیع الآخر سنہ ۶۳۸ ثمان و ثلثین و ستمائۃ بدمشق ودفن
بظاهرها فی سفح جبل قاسیون والآن ذلک الموضع مشهور
بالصالحیۃ اھ ملخصا

النابعۃ الحاشیۃ: سنۃ

قوت القلوب للعارف ابی طالب محمد بن علی المکی

۵۱

رحمہ اللہ تعالی - اُرویہ عن الشیخ الحبشی والسید عمر شطا

كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر عن السيد عبد الله بن
حسين بن طاهر عن السيد الامام علوى بن الحبيب السقاف بن
محمد السقاف عن الحبيب عمر بن سقاف عن الحبيب عيدروس
ابن عبد الرحمن بلفقيه عن الجامع السيد ابى علوى محمد بن ابى
بكر الشلى عن الامام ابى عبد الله محمد بن علاء الدين البابلى
عن احمد بن عيسى بن جميل الكلبى عن على بن ابى بكر القرافى
عن الجلال السيوطى عن الشهاب احمد الحجازى عن ابى اسحق
التنوخى عن ابى العباس احمد الحجار عن عبد العزيز بن
دلف عن ابى الفتح محمد بن يحيى البردانى عن ابى على
محمد بن محمد عبد العزيز المهدوى عن عمر بن ابى طالب محمد
ابن على المكى عن والده المؤلف تنبيه ابو طالب هو محمد
ابن على بن عطية المكى رحمه الله تعالى قال فى الانتباه
فى وصف الكتاب المذكور انه قالوا لم يصنف فى الاسلام
مثله فى دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب هو اصل التصوف
وكل ما صنف فى السلوك فهو مخرج على قوت القلوب مثل الاحياء

وغنیۃ الطالبین والعوارف انتہی ملخصاً توفی لست خلون من جمادی الآخرۃ سنہ ۳۸۶ ست وثمانین وثلثمائۃ ببغداد ودفن بمقبرۃ المالکیۃ وقبرہ بالجانب الشرقی اھ کذا فی تاریخ ابن خلکان صفحہ ۴۹۲ ج ۱

۵۹ الرسالۃ القشیریۃ للعلامۃ ابی القاسم عبد الکریم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند الی الشیخ البابلی عن محمد حجازی الواعظ عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن العز بن الفرات عن ابی عمر عبد العزیز بن جماعۃ عن ابی الفضل ابن عساکر عن المؤید الطوسی عن ابی الفتوح عبد الوہاب بن شاہ الشاذیاخی عن مؤلفہا القطب القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ القشیری اسمہ عبد الکریم بن ہوازن لہ لطائف کثیرۃ فی کل من الفنون وتصانیف لطیفۃ۔ اخذ الطریقۃ عن ابی علی الدقاق وتلمذ علیہ وولد فی الربیع الاول سنہ ۳۷۶ ست وسبعین وثلثمائۃ وتوفی صبیحۃ یوم الاحد لسادس عشر من الربیع الآخر سنہ ۴۶۵ خمس وستین واربعمائۃ ودفن بنیسابور، وقال صاحب کشف المحجوب سألت الامام القشیری عن ابتداء حالہ قال کان لی حاجۃ بحجر لسد ثقب فی البیت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

٦٠ الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري

عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن

الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي

علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل

احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني

الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنة ٧٠٩ تسع وسبعمائة قال

في كشف الظنون صـ ٤٣٣ جـ ١ في ذكر الحكم. وهي حكم منشورة على لسان

اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي

فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد

الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق

لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

٦١ واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال

والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامة
الشیخ غلام مصطفی وهو یرویه عن نادر عصرہ وعلامة دهرہ الفقیه
النبیه الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامة وقته وفرید
عصرہ شمس العلماء مولانا الشاہ رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنة ١٣٢٥ کلاهما عن قطب الاوتاد
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری
عن مولانا یعقوب الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی
عن والده ح وحصل الاجازة ایضا لشیخی غلام رسول عن قطب
الوقت صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة الشیخ امداد
الله المهاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والده
المؤلف وقد تقدم ذکرہ۔

کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد الله السید محمد ٦٤

ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمه الله تعالی

ارویه قرأة عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن
السید محمود عن السید حمید النظهری عن السید صفی الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد المشتاح واروبه
ایضا قراءة عن شیخ الدلائل الشیخ عبد الحق المکی وعن شیخ الدلائل
المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد
النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتهم عن العارف باللہ
الشیخ علی بن یوسف ملک باشلی المدنی عن السید محمد بن
السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر
الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السملالی عن عبد العزیز التباع عن مؤلفه
ولنا فیہ طریق آخر کما نرویہ المسلسل بالآباء عن العلامة عمر
الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان
عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی
الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مهیمن الدین عن
ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن
مؤلفہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

وأما الطریقة العالیة فیہ وهو اعلی سند یوجد فی الدنیا
الآن کما اخبرنا بذلک ارباب هذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی عن السید سعد الله بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی تنبیہ الامام الجزولی ہو العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل فرید عصرہ وحید دہرہ ابو عبد الله محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف ابن عیسی بن عبد الله بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد الله بن حسن بن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم الله وجہہ المتوفی سنہ ۸۷۰ھ وفی کشف الظنون سنہ ۸۵۴ھ والله تعالی اعلم وفیہ ایضا ان ہذا الکتاب آیۃ من آیات الله فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام یواظب بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتہی مختصرا وفی وجہ تالیف ہذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح قالہ المسکین محمد عبد الہادی غفر الله لہ

ادل الخيرات لمولانا العلامة اسماعيل الايدنجكلي رحمه الله تعالى - ارويه مناولة عن العلامة محمد زاهد المدرس بمدرسة باب السلام الامام بالمسجد النبوي عن ابيه الشيخ عمر زاهد عن جده مؤلفه تنبيه هو جامع الشريعة والطريقة مولانا الحافظ اسماعيل بن ادريس افندي ولد بآيدنجكل وتوفي بالمدينة المنورة رحمه الله تعالى -

٦٤ الحزب الاعظم لمولانا علي القاري رحمه الله الباري

ارويه عن الشيخ عبد الحق عن مولانا عبد الغني الى المؤلف وتقدم ذكره مرارا

٦٥ حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشهيد الاكبر الحسيب ذي النسبتين الطاهرتين الجسدية والروحية المحمدي العلوي الفاطمي الحسني ابي الحسن نور الدين علي الشاذلي رضي الله تعالى عنه بالسند المذكور الى ابي الطاهر الكوراني عن احمد النخلي عن محمد بن العلاء عن سالم السنهوري عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن

الغز عبد الرحيم عن التاج السبكي عن والده علی بن عبد الكافی السبکی عن احمد بن عطاء الله عن ابی العباس احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن الشاذلی ح وادویه سماعا وقرأة عن مولائی و شیخی محمد عمر عن محمد عبد الرحيم القرشی عن عبد الحی المکی عن فصیح الله عن القاضی عبد الصمد عن سلامة الله عن رضی الدين ابی الخیر عن القاضی سناء الله الفانی فتح ح وادویه ایضا عاليا عن الشيخ عبد الحق عن الشيخ محمد قطب الدين والشيخ عبد الغنی کلاهما عن محمد اسحق عن عبد العزیز الدهلوی کلاهما عن ولی الله المحدث الدهلوی عن ابی الطاهر عن الشيخ عیسی المغربی عن الشيخ الناصری عن شمس الدين الطبری عن ابی احمد المقری عن ابی محمد المقری عن ابی الطیب المکی عن محمد المرزوق الحلبی عن ابی عبد الله البخاری عن ابی العزائم الاشفقی عن مولانا ابی الحسن الشاذلی قدس سره تنبيه قال فی

له وبعضهم يكتبونه بالثاء المثلثة ۱۲

كشف الظنون حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين (عبد الجبار)
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكروب وما قرئ في مكان الا سلم من الآفات وهو
دعاء النصر الغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب اهـ توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

بالمغرب الاقصى اه كذا في عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا (صفحة ١٣٢ ج١)
السيد عيدروس رحمه الله تعالى

٦٦ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

٦٧ حزب الامام النووي رحمه الله القوي وبالسند الى
محمد الحفناوي قال اجازني به الشيخ محمد بن اليمني العلوي
عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب
الشعراني عن البرهان بن ابي شريف المقدسي عن البدر
القباني عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووي وربما
يقال النواوي بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محيي الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن حزام النووي
الشافعي ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن
المدرسة ولازم كمال الدين المغربي وحج مع ابيه سنة ٦٥١
وبرع في العلوم وصار محققا في فنونه مدققا في علمه حافظا
للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا في وظيفة
من الاشتغال وكان لا ياكل الا اكلة بعد العشاء ولم يتزوج

قط و توفی بعدما زار القدس فی رجب سنة ٦٧٦ ست وسبعین و ستمائة وكان ولادته سنة ٦٣١ كذا فی التعليقات صـ ١٢ وقال فی ثبت ابن عابدین ما نصه قال الشهاب النخلی فی ثبته عن شیخه علی بن الجمال وهو ذكر عن مشائخه رحمهم الله تعالى ان قارئ هذا الحزب يحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض ومن سطوات الاولياء اهل القلوب المتصرفين فی الباطن بالسلب ومن مكائد الفسدة فی الظاهر جميع ما يفعلونه من سحر وشعبذة ومكروه وغير ذالك اهـ

٦٨ حزب المسمى بالدور الاعلى المنسوب الى شيخ العارفين محی الدين محمد بن عربی رحمه الله تعالى وبالسند الی عبد الوهاب الشعراوی عن زين الدين زكريا بن محمد القاهری عن العارف ابی الفتح محمد بن زين الدين المراغی العثمانی عن شرف الدين اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمی العقيلی الجبرتی الزبيدی عن المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی عن استاذ اهل التحقيق ابی عبد الله محی الدين بن عربی وقد تقدم

ذکرہ مرار رحمہ اللہ تعالےٰ

۷۹ القصیدۃ الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

ارویہا قراءۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن الشیخ عمر الخراسانی
عن السید الشاہ قدرۃ اللہ عن السید نور الحسن عن
السید النور الاعظم عن السید نور الاتقیاء عن السید الشاہ
خلیل اللہ عن السید الشاہ اسد اللہ عن السید المخدوم
الساوی القادری عن الشیخ بہاء الدین باجن عن السید الشاہ
رحمۃ اللہ عن السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن السید
الشاہ سعد اللہ عن السید وجیہ الدین البخاری عن القاضی
شمس الدین الیمنی عن السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری
عن السید الشاہ نعمۃ اللہ عن السید عبد اللہ الشطاری
عن السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

۸۰ قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالےٰ

ارویہا قراءۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن مولانا عبد الحق
النقشبندی عن ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ الشہیرۃ بالبردۃ الطیمیۃ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی اسحق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر عامر الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمه الله تعالی تنبیه هو شیخ الاسلام قدوة الانام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدلاصی ثم البوصیری المتوفی سنة ٦٩٤ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعا به وعشرة فی مدح القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده واربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذه القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس یتبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه وتعالی من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام أئمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان المقصود فى هذه الورقات التبرك بالانتظام فى سلك اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف لنيل الآمال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات المؤلفة فى هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكورانى المسمى بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندى المسمى

---

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمي الكتاب المخصوص واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذلك ويقال بسكون الموحدة ايضا فى المصباح ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وبه ثبت الامر صح ويتعدى بالهمزة والتضعيف فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لثبته عنده واثبت فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت فى اموره وثبت الجنان اى ثابت القلب وثبت فى الحرب فهو ثبيت مثل قرب فهو قريب والاسم ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال فى اسماء الرجال للجامع المسكين غفر الله له نا قلا عن العجلونى رح

بحصر الشارد - الراوي لكل صادر و وارد - وكثبت العلامة الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات ساداتنا المغاربة والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير ذلك وهي كثيرة - وسأذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادي المسترشدين الی اتصال المسندین و تسمى بهادي الطالبين الى مسلسلات النبي الامين فان فیها تذکر الاحادیث المسلسلات۔ المتصلة الى سيد الكائنات عليه افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور ۵۵ کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرہ مشہورہ تفسیر وحدیث وفقہ مذاہب اربعہ و تصوف واوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جس میں ۸۰ احادیث وآثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض افادہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة اخبار غيرك عنه لابد بينك بينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد - ولابد لكل واحد من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطرق ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اه فعلى هذا تكون المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمن منها كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو والتعبير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه محمدا - او علميت نسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر الاماني ما نصه والمسلسل من فضيلته اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اه فاردت ان اذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات بانواعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيدها والجبايات ليكون سنا فعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال [١]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة	إلا الحديث وإلا الفقه في الدين
الدين ما كان فيه قال حدثنا	وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله أهله	وصرف عمره فيه وشغله

ولقائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيء	يعاد له على كل الجهات
نصحت لكم فان الدين نصح	ولا اخفى لصالح واجبات
وجدنا في الرواية كل فقه	واحكام ومن كل اللغات
لذكر المستندات جعلت حظي	وحفظ العلم خير العائدات
ائمته النجوم وهل رشيد	تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت وجمعت في هذه الورقات سبعين حديثا

[١] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہو سکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع و متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امتہ مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں میری بخشش ہوگی ۱۲ عبد الہادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تأسيا
بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه
اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما
نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا
لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جنابه الكريم - راجيا
برحمته وغفرانه الفخيم - جعلها الله ذخيرة لى يوم الدين - يوم
يقوم الناس لرب العلمين

فها انا اشرع فى المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلونى
رحمه الله تعالى فى ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبى
المختار للشيخ ابراهيم الكورانى رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى
خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعلمين
ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة
الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن
فى الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل عليه الحديث

القدسی من سبق الرحمة بقوله تعالی سبقت رحمتی غضبی فناسب
ان یسبق حدیثها ایضا ثالثها تقدم کتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحید فعن ابن عباس رضی الله تعالی عنه کما رواه الدیلمی
اول شیئ خطه الله فی الکتاب الاول اننی انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتی غضبی فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان یکون حدیث الرحمة متصفا
باولیة کتابة الخلق له کما کانت الرحمة متصفة باولیة کتابة الحق
لها انتهی یقول العبد المسکین وبالسند الی ابن عابدین
عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن الکزبری عن المولی الیاس
الکردی الکورانی ان الاحادیث المسلسلة بالاولیة ثلاثة
احدها حدیث عبد الله بن عمر المشهور وثانیها حدیث انس
ابن مالک رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول من احب ان یکثر خیر بیته فلیتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواه ابن ماجه وثالثها حدیث عبد الله
ابن مسعود رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لھم انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ الامام ابو حنیفۃ فی مسندہ قا قول

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں

الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ[1]

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث سمعتہ منہ وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل عن والدہ السید سلیمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف والدہ بعقیلہ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن عبد اللہ البار عن عبد الرحمن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا بدر الدین محمد بن احمد المقدسی الشھیر بابن بدیر فی دارہ الملاصقۃ بالمسجد الاقصی وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطى وهو اول ثنى به الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجى عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى قال وهو اول
حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفى قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى
وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح واروية ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابى الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القزانى سمعته منهم فى اول ساعة اجتمعت
بهم فيها فى المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول فى
خامس عشرة من شهر ذى القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد القاوقجى
الطرابلسى الشامى وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه فى حالة احرامه بعد ما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنی به الشیخ عابد السندی وهو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وهو اول حدیث سمعته
منه فی سنة ۱۲۱۲ بزبید المحروسة انا به احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وهو اول مطلقا بزبید المحروسة سنة ۱۱۷۱ احدی وسبعین و
مائة والف اخبرنی به عبد الرؤف البشبیشی وهو اول ح
انا به احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وهو اول انا به
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحی المصری وهو اول
انا به احمد بن خلیل السبکی وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهیتمی
وهو اول انا به زکریا الانصاری وهو اول ثنی به الحافظ ابن
حجر وهو اول انا به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وهو اول ثنی به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراهیم المیدومی وهو اول ح والشیخ ابو الخیر جبال یرویه
کذالک عن شیخه المعمر البرکة المدخر الشیخ فضل الرحمن وهو اول
حدیث سمعه منه فی سنة ۱۳۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ثنی والدی ولی الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندی المجددی عن والدہ العارف باللہ حمزة
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ المجدد رضی اللہ تعالی عنہ بسماعہ
عن القاضی بہلول البدخشی عن المحدث عبد الرحمن بن فہد عن
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد عن الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی عن العلامۃ برہان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاہما عن الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح وارویہ عن الشیخ عمر الخراسانی
وهو اول حدیث سمعتہ منہ فی الجمادی الآخرة سنۃ ۱۳۱۹ الف و
ثلاثمائۃ وتسعۃ عشر قال ثنی بہ السید محمود عاقبت شاہ وهو
اول عن مولانا اسحاق وهو اول ثنی بہ عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ح وحدثنی بہ العلامۃ الشیخ عبد الجلیل وهو اول
حدیث سمعتہ منہ فی ذی القعدة الحرام سنۃ ۱۳۲۴ قال ثنا بہ الشیخ
سخاوت علی وهو اول ثنی بہ الشیخ محمد یعقوب الدهلوی
المهاجر المکی وهو اول عن الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی بہ والدی
الشیخ ولی اللہ وهو اول قال ثنی بہ السید عمر من لفظہ عجالہ

قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهو اول ثني الشيخ عبد الله البصري ح
وثني به الشيخ محمد سعيد الاديب وهو اول حد سمعته منه في ثمان
وعشرين من رجب سنة ١٣٢٤ الف وثلثمائة واربع وعشرين عن
احمد جمال المكي ح وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار ح وحدثني به العلامة
الشيخ عبد الله القدسي النابلسي وهو اول حد سمعته منه في
بيت شيخي الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرين عن الشيخ فالح المدني ـ والسيد الحبشي والسيد سالم
البار المذكوران يرويانه كذلك عنا اي عن الشيخ فالح المدني
قالوا وهو اول حديث سمعناه منه واروية اجازة عن الشيخ
فالح المذكور عن السيد ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي قال
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار انا به ابو الحسن علي الونائي
قال وهو اول انا البرهان ابراهيم بن محمد النمرسي قال وهو اول
عن عبد الله البصري قال وهو اول ثنا يحيى بن محمد الشهير
بالشاوي وهو اول حد سمعناه منه انا به سعيد بن ابراهيم

الجزائري المفتي الشهير لقيد وره قال وهو اول انا به سعيد بن محمد
المقري قال وهو اول عن الولي الكامل احمد حجي الوهراني قم وهو اول
عن شيخ الاسلام العارف سيدي ابراهيم التازي قم وهو اول قال قرأته على
المحدث الرباني ابي الفتح محمد بن ابي بكر بن حسين المراغي قم وهو اول
حكم قرأته عليه قم سمعت من لفظ شيخنا زين الدين عبد الرحيم بن
الحسين العراقي قم وهو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهيم البكري
الميدومي الخطيب قم وهو اول ح والشيخ عبد الله البصري يرويه
ايضا عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي قم وهو اول انا به الشيخ
المسند احمد بن محمد الشلبي الحنفي قم وهو اول انا الجمال يوسف
ابن زكريا الانصاري وهو اول انا به برهان الدين ابراهيم بن
علي بن احمد القلقشندي وهو اول قم اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابي بكر المقدسي وهو اول انا به الصدر ابو الفتح الميدومي وهو
اول انا به النجيب ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحراني وهو
اول انا به ابو الفرج عبد الرحمن بن علي الجوزي وهو اول انا به ابو سعيد
اسمعيل بن ابي صالح المؤذن النيسابوري وهو اول انا والدي ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول اناٗبه ابو طاهر محمد بن محمد
محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة[1]
الزيادي وهو اول اناٗبه ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز
بالزاي المكررة وهو اول اناٗبه عبد الرحمن بن بشر بن الحكم النيسابوري الحاكم
وهو اول اناٗبه سفيان بن عيينة وهو اول عن عمرو بن دينار عن
ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن
عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى[2]
ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داؤد والترمذي وقال حسن صحيح وفي بعض الروايات
بزيادة انما يرحم الله من عباده الرحماء كذا في ظفر الاماني
قال الشيخ عابد في حصر الشارد وابو قابوس راوي هذا الحديث
لا يعرف اسمه ذكره ابو احمد الحاكم وذكره ابن حبان في الثقات

لـه هكذا ضبطه في حصر الشارد ۱۲ مسكين عبد الهادي غفر له
ـه۲ رحم کرنیوالون پر رحمٰن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان کا مالک تم پر رحم کریگا ۱۲ عبد الهادي

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم فى الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقى
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى فى اثباتهم والمشهور ان التسلسل فى هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اه وجزم الحافظ
العراقى والسخاوى ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه ولقد احسن الخطيب النويرى حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
يقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

ح وارْوِى المسلسل بالاولية بروايتى الجن عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان (٢٦) واسطے ہیں ١٢
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليمانى امام المقام بالمسجد الحرام فى يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابى الخير احمد جمال المكى ثلاثتهم عن ابى خضير مفتى الدمياطى قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوى بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوى الشافعى قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوى

قال وهو اول عن شمهورش ح محمد الحنفی قال م هو اول عن شمهورش القاضی الجنی الصحابی رضی اللہ عنہ

وھو اول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض

یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ الامام احمد فی مسندہ وابو داؤد عن مسدد و

الترمذی فی جامعہ والحمیدی وابن ابی شیبۃ والبخاری فی الادب المفرد عن عبد الرحمن ابن بشر لکنہم

لم یسلسلوہ وقولہ یرحمکم رویناہ بکلا الوجہین بالجزم علی انہ جواب الامر وبالرفع علی

الدعاء وجملۃ التنزیہ رواھا جماعۃ من رواۃ ھذا الحدیث واسقطھا آخرون لانہا لیست من

الحدیث ورِوایۃ شمہورش المذکور ایضا مثلہ کما ذکرہ ابو خضیر فی اجازۃ قلت قال شیخنا ابو الفیض

عبد الستار المکی توفی شمہورش الجنی فی سنۃ ۱۲۹۱ھ واخبر بوفاتہ

الاستاذ الشیخ عبد الغنی النابلسی ووافق تاریخ وفاتہ

فقد الجنی شمہورش ذکرہ المرادی فی ترجمۃ الشیخ احمد

المنینی انتہی قال محدث الشام العلامۃ العجلونی فی ثبتہ و

یقال اسمہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اھ واللہ تعالی اعلم فائدۃ

مہمۃ فی الروایۃ عن الجن قال ابن حجر فی ثبتہ فی القاعدۃ الرابعۃ

من خاتمتہ فی الباس الخرقۃ السہروردیۃ ما نصہ سبق لنا عن

الرحمن

وفات شمہور جنی

[illegible]

سلہ توفی رحمہ اللہ تعالی فی اواخر شعبان سنۃ ۱۱۶۲ھ وقد بلغ من العمر ۹۳ سنۃ ۱۲
ثبت العجلونی

شيخنا الامام الحامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخوافي[١] المذكورة ولا يلزم عليها مخالفة القواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم ان يبلغوه عنه لمن وراءهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

[١] وهو الزين ابو بكر محمد الخوافي شيخ شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ احمد عبد الهادي عفي عنه

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال ايضا في الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبني على جواز الرواية عن الجن وقد روى عنهم الطبراني وابن عدي وغيرهما لكن توقف في ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوي العدالة والضبط وكذا (يعني) الصحبة شرطها العدالة والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطي فهو قرأ الفاتحة على شمهورش المتقدم ذكره كما ذكره العجلوني رحمه الله تعالى

تضمين حديث الرحمة لبعض الائمة ١٢

وقد وقع تضمين هذا الحديث[١] في النظم ايضا لبعض الائمة فمنها ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابي القاسم علي بن الحسن بن هبة ابن عساكر الدمشقي رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال ؎

بادر الى الخير يا ذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر لمولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

[١] اي حديث الرحمة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم	فانما يرحم الرحمن من رحما

ولِلحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من في الارض قد	آن ان يرحمه من في السما
فارحم الخلق جميعا انما	يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضي زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلي	فارحم جميع الخلق يرحمك الولي

ولابن حجر المكي رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما	رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذي	عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر	من رحمة الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن في الارض يرحمهم	من في السماء كذا عن سيد الرسل
فارحم بقلبك خلق الله وارعهم	به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبي رح

الحب منک مسلسل فی الاول	فاحنن ولا تسمع کلام العزل
وارحم عباد الله یا من قد علا	من یرحم السفلی یرحمه العلی

ولزین الدین العراقی رحمه الله تعالی

ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما	ولا العلیم اذا اشکی لک العدما
فکیف ترجوا من الرحمن رحمته	وانما یرحم الرحمن من رحما

وله ایضا

ان ترد رحمة واسعة	فی الدنی ثم فی القارعة
فارحم الخلق طرا تجد	راحما رحمة واسعة

وللقیراطی رحمه الله تعالی

لی فیک حب اول ارویه من طرق علیه وحدیث شوقی فی هواک مسلسل بالاولیه - قال ابن الطیب رحمه الله تعالی وقد کنت ضمنته مرات واقتبسته فی مقطعات جمة علق بالبال منها قولی

یا عباد الله بلوا الرحما	وبخلق الله کونوا رحما
ارحموا من فی الثری یرحمکم	من سما سلطانه فوق السما

وللشیخ اسماعیل العجلونی رحمه الله تعالی

بالاول العذل

فارحم

یشکو

كن يا اخي رحيم القلب طاهره | يرحمك مولاك بل يونسك ايناسا
ففي الصحيحين ما معناه متصلا | لا يرحم الله من لا يرحم الناسا
والراحمون روى الاشياخ مرتفعا | بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة | قولا وفعلا وقلبا صادق العمل
الراحمون ورد يرحمهم ابدا | رب السماء هو الرحمن انعم لي
قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا | يرحمكم مسرعا من في السماء علي

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا | مسلسلا اوليا قد رويناه
قال النبي صلى الله دائمة | مع السلام عليه عند ذكراه
الراحمون هم الرحمن يرحمهم | برحمة منه نرويه بمعناه
من كان يرحم من في الارض يرحمه | من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها | سبيل رضى الرحمن في كل مورد
وراقب لطيف انس من نفحات الرضى | تعرض لها ان كنت ذا لب مشهد

وا وصافرجلت عن الحصر غمرة	ولكن ببعضها فكن خير معتمد
رؤوفا بخلق الله وارحم ضعيفهم	بنص رحيم للعوالم منجد
فاولی عباد الله رحم منعم	لفردی بها شکرا بروح نعتدی
فقد جاء عن خیر الانام مسلسلا	عظیم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما	ویرحمك الرحمن فی کل مقصد

وللشهاب المصری رحمه الله تعالیٰ

الخلق بمن يظلم ان يظلما	ويالذی يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من	فی الارض لم يرحمه من فی السما

وللامام محمد بن محمد الجزری رحمه الله تعالیٰ

تجنب الظلم عن كل الخلائق فی	كل الامور ويا ويل الذی ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم	فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۲) واسطے ہیں

الحديث الثانی المسلسل بالمصافحة

۲۰

صافحت السید حسین الحبشی المعروف بالحبیب قال صافحت السید عیدروس بن عمر قال صافحت السید عبدالله بن الحسین بن عبدالله الفقیه قال صافحت والدی السید الحسین بن عبدالله قال صافحت خالی

السید عیدروس بن عبدالرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی
السید عبدالرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ
بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال صافحت احمد بن
حجر المکی قال صافحت شیخ الاسلام زکریا قم صافحت القرطبی قم صافحت
ابا المجد القزوینی قم صافحت ابا بکر المقری قم صافحت ابا الحسن بن
ابی زرعۃ قم صافحت ابا منصور البزازی قم صافحت عبد الملک
ابن بحید قم صافحت ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی قم صافحت
عمرو بن سعید قم صافحت احمد بن دھقان قال صافحت خلف
ابن تمیم قم صافحت ابا ھرمز حین دخلت علیہ اعودہ قال دخلنا
علی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

ل ابوہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے میرے ہاتھ کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے بڑھکر نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابوہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجیے پس ابوہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب حسین حبشی سے کہا کہ آپنے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجیے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها ابا هرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني قال ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني قال ابو بكر المقري قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني قال ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقري صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني قال القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني ح زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني ح احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني ح احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
ح السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني ح السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني ح السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني ح السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
ح السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني ح السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني ح شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عيدروس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي ـ ابو سعيد محمد عبد الهادي ـ ابن الحاج محمد عبد الكريم ـ تغمدهما الله بفضله الجسيم ـ قلت لشيخي الحبيب حسين الحبشي صافحني بالكف التي صافحت بها مشائخك فصافحني ـ[له] ثم[۱۲] العلامة العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله الطبري مسلسلاً بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته واخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وابن المفضل والتميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

له قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد علي ظاهر الذي تلقيناه عن المشائخ ان للمصافحة ثلث كيفيات ـ الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين مع التصاق باطن ابهاميهما مع القيام ـ الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع اشتداد اليدين معا ـ الثالثة تكون باليدين من الطرفين ـ واصح الثلاثة الاول انتهى والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عنده رواية هذا المسلسل واما المصافحة العمومية فالسنة فيها ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار ما نصه والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اهـ كذا في ظفر الاماني ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاري واحمد عن انس رضي الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اهـ ولهذا المقام بحث طويل ذكرها العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته

فمن يريد الاطلاع عليه فليراجع اليه ولي فيه طرق اخر فاقول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة صافحت

الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله البصري صافحنا الشيخ محمد البابلي

صافحت ابا بكر الشنواني صافحت الشيخ ابراهيم العلقمي صافحت الجلال

السيوطي صافحت تقي الدين احمد الشمني صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحاق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويي (بضم الخاء مصغرا

بثلاث يا آت نسبة الى خوى بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزويني صافحت ابا بكر السجاذي صافحت ابا الحسن بن ابي زرعة

الى آخر السند المتقدم - واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل فاروينها عن مولانا المحدث عبد الباري

وقد صافحته وارويها[2] عن شيخي الوتري وقد صافحته عن[3] عبد الغني
المجددي وهو صافح الشيخ[4] محمد عابد الانصاري وهو صافح[5] الشيخ
صالح بن محمد الفلاني العمري وهو[6] صافح الشيخ محمد بن سنة الفلاني[7]
وهو صافح مولاي الشريف محمد بن عبد الله الوزلاتي وهو[8] صافح
اباسالم العياشي وهو[9] صافح الشهاب الخفاجي وهو[10] ابراهيم العلقمي وهو[11]
اخاه الشمس والسيد يوسف الارموي وهما[12] الجلال السيوطي
وهو[13] كمال الدين وهو[14] ابن الجزري وهو[15] ابا المحاسن يوسف بن محمد
ابن علي السرمري وهو ابا[16] الثناء محمود بن علي البغدادي وهو[17]
ابا محمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي وهو[18] اباه ابا الفرج
عبد الرحمن الجوزي وهو[19] الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي وهو[20] ابا
الغنائم الهراسي وهو[21] الشيخ محمد بن علي العلوي وهو[22] ابا الفضل
محمد بن جعفر الخزاعي وهو[23] ابا العباس احمد بن سعيد المطوعي
وهو[24] ابا غانم محمد بن محمد بن زكريا وهو[25] محمد بن كامل وهو[26] ابان
العطار وهو ثابت البناني وهو قد صافح[28] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه[1]

[1] اس طریق میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ له

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزا ولا قزا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة[15] الحبشية المعمرية صافحت الحبيب[1] الحبشي المذكور قال صافحت[2] والدي السيد محمد صافحت[3] الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت[4] الشيخ صالح الفلاني ح اروبها عن[1] الشيخ عبد الجليل برادة وقد صافحته قال صافحت[2] الشيخ عبد الغني صافحت[3] الشيخ محمد عابد صافحت[4] الشيخ صالح الفلاني صافحت[5] الشيخ محمد بن سنة صافحت[6] مولاي الشريف محمد صافحت[7] الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت[8] الشيخ تاج الدين الهندي صافحت[9] الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزي صافحت[10] الشيخ حافظ على الاوبهي صافحت[11] الشيخين محمود الاسفرائني والسيد امير على الهمداني صافحنا[12] ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

[15] اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۱۲ واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

كله مشتمل على الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعيد الحبشي[١] الصحابي
هذا لا يعرف في الصحابة ولعله ممن لم يشتهر وعلى هذا السند
رونق القبول والله اعلم انتهى۔

المصافحة الجنية۔ صافحت الشيخ محمد محي الدين حسين الويلوري
قد صافحت مولانا محمد لطف الله[٢] صافحت الشيخ عبد المحسن بن
محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني حين نزوله ببلدة بنارس ۔ شعبان
سنة ١٢٥٠ه صافحت الشيخ صالح البخاري صافحت السيد عبد الوهاب
البابلي صافحت الشيخ اسماعيل صافحت الشيخ محمد المنيني صافحت
الشيخ عبد الغني المقدسي صافحت ابا محمد القاضي شمهورش الجني[٣]
الصحابي رضي الله عنه قال صافحت رسول الله صلى الله عليه
وسلم۔ فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند
تسعة و اما الطريقة العالية فيها فاروي بها عن مولانا محمد ومنا
السيد حيدر[٤] الحسيني وقد صافحته وهو صافح مولانا السيد عبد الحق

---

[١] الحبشي بفتحتين نسبة الى الحبشة وحبش بطن من حمير ايضا وبالضم والسكون لغة فيها ايضا انتهى لب اللباب في تحرير الانساب ١٢ محمد عبد العادي غفر له [٢] اس سند میں حضور اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ١٢ [٣] وهذا الشيخ ليس له ذكر في ذكر اشياخي الا في ما اخذت عنه الا المصافحة الجنية ١٢ [٤] وقد صافحته بغير واسطة في سنة ١٣١٩ه فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية وسائط ١٢ عبد العادي غفر الله له۔

المحدث الکانفوری وھو الحافظ نظام الدین وھو شاہ ابا سعید
وھو مولانا خالد الرومی وھو مولانا عبد الرحمن الجنی الصحابی رضی اللہ
تعالی عنہ وھو قد صافح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینی وبین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا السند ستۃ وھذا عال
جدا فللہ الحمد علی ھذہ النعمۃ العظیمۃ۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکۃ	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

۳

شبک بیدی العلامۃ الشیخ صالح کمال قد شبک بیدی السید علی
ظاھر الوتری قد شبک بیدی الشیخ عبد الغنی ح وشبک بیدی
العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ واستاذنا الفاضل عبد الجلیل
برادہ المدنی قالا شابکنا العلامۃ عبد الغنی شبک بیدی الشیخ
عابد المدنی شبک بیدی عمی محمد حسین شبک بیدی محمد ھاشم
السندی شبک بیدی عبد القادر مفتی الحنفیۃ بمکۃ شبک بیدی
احمد بن محمد النخلی شبک بیدی الشیخ عیسی الثعالبی شبک بیدی
نور الدین علی بن محمد الاجھوری المالکی شبک بیدی نور الدین علی بن

لہ اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ
لہ دو آدمی اپنے اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو شابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الہادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ[11] السیوطی شبک بیدی

کمال[12] الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس[13] محمد الجزری

شبک بیدی ابو حفص[14] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن[15] المقدسی

شبک بیدی عمر[16] بن سعید الحلبی ابو الفرج[17] یحیی بن محمود الثقفی

شبک بیدی اسمٰعیل[18] بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی

التیمی

ابو محمد[19] الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو العباس[20]

جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو بکر[21] احمد بن عبد العزیز

ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصنعانی شبک بیدی

ابی[22] شبک بیدی ابراھیم[23] بن[1] ابی یحیی[24] شبک بیدی صفوان بن سُلیم

شبک بیدی ایوب[25] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ[26]

ابن رافع شبک بیدی ابو ھریرۃ[27] رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی

ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم وقال " خلق اللہ الارض

[1] ھو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیر المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام - روی عن الزھری وابن المنکدر وصفوان بن سُلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر - حدث عنہ الشافعی وابن جریج وھو من شیوخہ وابراھیم بن موسی السدی وغیرھم وکان الشافعی یدلسہ وھو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذھبی رحمہ اللہ تعالے - عبد الھادی غفر اللہ لہٗ -

يوم السبت والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه
يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم
يوم الجمعة" قال الشيخ عابد فى حصر الشارد وقد جمع السخاوى
غالب طرق هذا المسلسل ثم قال۔ ومدار تسلسله على ابراهيم بن
ابي يحيى وهو ضعيف واما المتن[۵۲] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم
عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال اخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيدى فقال[۵۳] خلق الله التربة يوم السبت وخلق
ما فيها من الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه
يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

---

[۵۱] آنحضرت صلى اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ [۵۲] قوله واما المتن بلا تسلسل فصحيح هذا يخالف ما ذكره المصنف فى شرحه لتفسير البيضاوى الذى وقفت عليه بخطه بالبلدة المحموديه بالمدينة المنورة حيث قال عند قوله تعالى ان ربكم الله الذى خلق السموات والارض فى ستة ايام الى آخره من سورة الاعراف بعد ذكر هذا الحديث ما لفظه وهذا الحديث وان كان فى صحيح مسلم ففيه مقال وقد انكره بعض العلماء لما فيه من المخالفة للآية الكريمة لان الله تعالى يقول خلق السموات والارض فى ستة ايام والذى فى الحديث ان بعض الخلق وقع فى سبعة ايام فلهذا السبب انكره كثير من العلماء لكن قد ذكر الازهرى فى كتابه تهذيب اللغة ما يقوى الحديث الى آخر ما قال انتهى ما قاله شيخنا الشيخ ابو الفيض عبد الستار المكى دام فيضه ۱۲ [۵۳] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الهادى غفر الله له۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة فی آخر الخلق و آخر ساعة من النهار

فیما بین العصر الی اللیلة - و قال العجلونی بعد ذکر تسلسله و هذا الحدیث کما قال السیوطی اخرجه مسلم لکن من غیر تسلسل و کذا النسائی من طریق ایوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهی و قال العلامة ابن عقیلة فی مسلسلاته اخرج هذا الحدیث الدیباجی فی مسلسلاته و غیره و المتن بغیر تسلسل صحیح و اخرجه احمد فی مسنده و مسلم فی صحیحه و فیه بعض زیادة فی اللفظ و ذکره - و قال السخاوی و حدیث من شابک من شابکنی الی یوم القیمة دخل الجنة و نحوه قال فی المنح انه رؤیا و لا بأس به للتبرک اھ کذا فی ظفر الامانی -

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	**الحدیث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشیطان الرجیم**	صلی اللہ علیہ وسلم تک (٢٨) واسطے ہیں

قرأت علی شیخی الشیخ عبد الباری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ بالله من الشیطان الرجیم و قال قرأت علی شیخنا الشیخ محمد علی الوتری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغنى فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لى قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لى عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمى
عن الشهاب الخفاجى عن البرهان العلقمى عن الحافظ السيوطى
عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن على بن عبد الحق عن
ابى الحجاج المزى عن الفخر البخارى عن الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن ابى محمد العباس بن محمد بن ابى منصور عن محمد بن جعفر
الخزاعى عن ابى الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابى محمد عبد الله
ابن عجلان عن ابى عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازى — الزنجانى
عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن
يعقوب الحضرمى عن سلام ابى المنذر عن عاصم بن ابى النجود
عن زر بن حبيش قائلا كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما فقلت اعوذ

بالسميع العليم فقال لی قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فلقد قرأت علی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لی یا ابن[۱۵] ام عبد قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم هكذا اقرأنيه جبرئيل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال المسکين والذی يقتضی القياس تقديم ذكر اللوح علی القلم ولكن الرواية هكذا بالعكس والله تعالی علم

اس حدیث کی دو طریق ہیں پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الخامس المسلسل[۱۶] بقراءة سورة الفاتحة	علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

۵۷ قرأت علی الشيخ عبد الجليل برادہ سورة الفاتحة واجازنی قرأتها قال قرأتها علی الشيخ عبد الغنی قرأتها علی الشيخ عابد السندی قرأتها علی السيد ابی القاسم بن سليمان قرأتها علی ولی الله السيد احمد بن محمد الشريف مقبول الاهدل قرأتها علی الشيخ احمد النخلی

سلہ[۱۵] اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض بقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الہادی

سلہ[۱۶] اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
انزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابى القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة فى مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
وارويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجنى الصحابي وهو قرأها على النبى صلى الله عليه وسلم فبينى وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك
فائدة فى قرأة سورة الفاتحة فى خاتمة المجالس ينبغى المواظبة
عليها لكل راغب فى الخير - اخبرنى شيخى عبد البارى اخبرنى الشيخ
الوترى اخبرنى الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدونني وهي كارهة بباطنها لصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لا رحيم كلامهما فلم اجد فى الورقة سوى الفاتحة اهـ كذا فى الباقيات الصالحات لشيخنا عبد البارى اللكنوى رحمه الله تعالى

الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النحل

[illegible]

ارويه بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلى عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلى عن الشيخ سالم السنهورى عن الشيخ محمد الغيطى عن الشيخ محمد بن احمد الدلجى العثمانى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام بمكة المشرفة فقرأ عليه اول السورة المذكورة ـ قال العلامة ابن حجر فى الفتاوى الحديثية ناقلا عن الواحدى انه قال فلما نزلت هذه الآية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار باصبعيه ان كادت لتسبقنى انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

ف ١ علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں ـ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا ـ اور تفسیر شربینی و غرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم یعنی لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر رہے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر اللہ یعنی آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہو گئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنی قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے ـ پس لوگ مطمئن ہو گئے

عبد الہادی غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمدا صلى الله عليه وسلم
يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تقولون حتى ننظر ما هو
كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل۔ اقترب للناس حسابهم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى
شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل
فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا
نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا
العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه و
تعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربيني وغرائب البيان للنيسابوري

اس حدیث کے سلسلہ میں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریقہ	الحديث السابع المسلسل بقرأة سورة الصف	اصل میں (۲۶) اور طریقہ دوم میں (۲۳) واسطے ہیں۔

ارويه عن الشيخ عبد الجليل عن الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد
عن عمه محمد حسين الانصارى عن ابيه محمد مراد عن محمد هاشم
عن عبد القادر مفتى الحنفية بمكة عن احمد النخلى عن محمد البابلى
عن احمد بن محمد الشلبى الحنفى عن محمد الغيطى عن زكريا الانصارى

ح وارویہ عن[1] السید حسین الحبشی عن[2] السید عیدروس[3] بن عمر عن[4] السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن[5] والدہ الحسین عن[6] خالہ عیدروس بن عبد الرحمٰن ابن عبد اللہ بلفقیہ عن[7] والدہ عبد الرحمٰن وھو عن[8] والدہ عبد اللہ بلفقیہ عن[9] احمد القشاشی عن[10] احمد بن عجل المکی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] الحافظ ابی نعیم رضوان العقبی عن[13] ابی اسحاق التنوخی عن[14] ابی العباس احمد الحجار عن[15] ابی المنجا عبد اللہ بن عمر البغدادی عن[16] ابی الوقت عبد الاول بن عیسی الھروی عن[17] ابی الحسن عبد الرحمٰن الداودی

ابن شعیب السجزی ۱۲ — ابن محمد ۱۲

عن[18] ابی محمد عبد اللہ بن احمد بن عیسی بن عمر السرخسی انا[19] ابو عمران

ھو احمد بن حمویہ الحموی ۱۲

عیسی بن عمر بن العباس السمرقندی انا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی[20] نا محمد بن کثیر عن[21] الاوزاعی عن[22] یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمٰن بن عوف عن[23] عبد اللہ[1] بن سلام رضی اللہ عنہ

---

۱ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا
لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل

"سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم

يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام
رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها
هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا
ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى ثم محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى
ثم الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير ثم ابو عمران السمرقندى فقرأها
علينا الدارمى ثم السرخسى فقرأها علينا ابو عمران ثم الداودى
قرأها علينا السرخسى ثم ابو الوقت قرأها علينا الداودى ثم ابو المنجا
قرأها علينا ابو الوقت ثم الحجار قرأها علينا ابو المنجا ثم ابو اسحاق قرأها
علينا الحجار ثم ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق ثم القاضى زكريا قرأها
علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا
ثم احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى ثم البابلى

قرأها علينا الشهاب ثم النخلي قرأها علينا البابلي ثم الشيخ عبد القادر
قرأها علينا النخلي ثم الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر ثم
جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم ثم عم الشيخ عابد قرأها على ابي ثم الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين ثم الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد ثم
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني ثم العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي ثم العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي ثم عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه ثم السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه ثم البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين ثم السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين ثم شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين
ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم
تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالیٰ

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ہذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد ثقات بل قال بعض الحفاظ ہو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد وابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہم من عدۃ طریق انتہی وذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۳	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

أخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني وأضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الأسودين التمر والماء
قالا أضافنا الشيخ عبد الغني ثم أضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الأول أضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الأهدل ثم أضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
أضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري ثم أضافني والدي قالا أي المزجاجي
والكزبري أضافنا الشيخ محمد بن عقيلة ثم أضافني حسين بن عبد الرحيم
ثم أضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر ثم أضافني العلامة عبد الله العياشي
ثم أضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري ثم أضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدورة على الأسودين ثم أضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الأسودين التمر والماء ثم أضافني
الشيخ الصدر الأوحد احمد حجي الوهراني على الأسودين التمر والماء ثم أضافني شيخ
الإسلام موضح طريقة الإسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الأسودين التمر والماء ثم أضافني
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني في منزله بالمدينة تمراً وماءً في يوم الخميس شهر الله
المحرم الحرام سنة ... وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا أخبرنا الحافظ نفيس الدين

سليمان بن ابراهيم العلوى اليمانى بقراءتى عليه بتعز ق[١٨] ح انى والدى اجازة ق ح

انى[١٨] الفقيه تقى الدين عمر بن على الشعبى ق ح[١٩] اضافنا القاضى فخر الدين

الطبرى فى منزل له بزبيد على الاسودين التمر والماء ق ح[٢٠] اضافنا الامام

فخر الدين محمد بن ابراهيم الجيرى الفارسى على الاسودين التمر والماء ق ح

اضافنا[٢١] شيخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانى بها على الاسودين التمر

والماء ق ح اضافنا[٢٢] ابوبكر هبة الله بن الفرج الكاتب الهمدانى على الاسودين

التمر والماء ق ح اضافنا[٢٣] ابو جعفر محمد بن الحسين بن محمد الصوفى على الاسودين

التمر والماء ق ح اضافنى[٢٤] ابو الحسن على بن الحسن الواعظ على الاسودين التمر والماء ق ح

اضافنا[٢٥] ابو شيبة احمد بن ابراهيم العطار المخزومى بالودان على الاسودين

التمر والماء ق ح اضافنا[٢٦] جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقى على الاسودين

التمر والماء ق ح اضافنا[٢٧] نوفل بن الهادى على الاسودين التمر والماء ق ح

اضافنا[٢٨] عبدالله بن ميمون القداح على الاسودين الخ ق ح اضافنا[٢٩]

جعفر بن محمد الصادق على الاسودين الخ ق ح اضافنا[٣٠] ابى محمد بن على الباقر

على الاسودين الخ ق ح اضافنا[٣١] ابى على بن الحسين بن على على الاسودين الخ ق ح

اضافنى[٣٢] ابى على الاسودين الخ ق ح اضافنى على كرم الله وجهه على الاسودين الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال
من[۵] اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التورٰىۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیٰمۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وصح

[۵] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم و حوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل و میکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات و انجیل و زبور و فرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع - قال السخاوي ولوائح الكذب
عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه - لكن المحدثين مع كثرة
كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه
ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي
ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ
السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله البصري
ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة
فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعذر
مع حرصي على السؤال عنه منذ اخذته ا ه اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا۔ اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا اس دن سے قیامت تک نماز پنجگانہ با جماعت ادا کی۔ اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے۔ اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے۔ اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے۔ اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالی۔ روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے۔ اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالی قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجا لانے والون کا اجر لکھتا ہے۔ ١٢

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں۔ میرے شیخ ابو الفیض کی سنکر پایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں جسوقت میرے شیخ احمد کی اسکو مکہ مکرمہ میں ١٣٢٣ھ میں طبع کرا رہے تھے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا۔ حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے۔ واللہ تعالی اعلم
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذكر الملائكة في الضيافة وهم لا يأكلون ولا يشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدير اه قال شيخنا ابو الفيض اقتصر على المراتب الثلاث في جمع الجوامع للسيوطي عن ابن الجزري فانظر في مسند سيدنا على رضي الله عنه اه قلت وقد ظفرت بحمد الله تعالى على مطالعة كتاب ابن الجزري المسمى باسنى المطالب في مناقب على بن ابي طالب بمكة المكرمة حين كنت مصححا له للطبع مع شيخي العلامة احمد جمال المكي رحمه الله تعالى فوجدت فيه الحديث المسلسل بالضيافة كما قال شيخنا ابو الفيض انه اقتصر على المراتب الثلاث الاول۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع المسلسل بالتلقيم	تک اٹھائیس واسطے ہیں۔

٩

الاصل في التلقيم الذي يستعمله كثير من اهل الله ما اخرج الطبراني

ـــه نویں حدیث مسلسل بالتلقیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ۱۳۴۲ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اخراج کیا اسکو طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع الصغير في شرح حديث "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه" حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اه كذا في عقد اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله

فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال لقمني السيد عيدروس بن عمر قال لقمني السيد محمد بن عيدروس قال لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل قال لقمني ابي قال لقمني السيد احمد بن محمد شريف قال لقمني الشيخ احمد النخلي قال لقمني الشيخ عيسى الثعالبي الجعفري المالكي قال لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد الانصاري قال لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي قال لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقري[۱۲] لقمني ابو عبد الله المسعر[۱۳] لقمني ابو زكريا المعياوي

لقمني ابو محمد صالح لقمني[۱۵] ابو مدين لقمني[۱۶] ابو الحسن بن حرزهم لقمني[۱۷]

ابن العربي[۱۸] لقمني الامام الغزالي لقمني[۱۹] ابو المعالي لقمني[۲۰] ابو طالب المكي

لقمني[۲۱] ابو محمد الجريري لقمني[۲۲] الجنيد لقمني[۲۳] السري السقطي لقمني[۲۴]

المعروف الكرخي لقمني[۲۵] داؤد الطائي لقمني[۲۶] الحبيب العجمي لقمني[۲۷]

الحسن البصري لقمني[۲۸] علي بن ابي طالب رضي الله عنه لقمني رسول

الله صلى الله عليه وسلم

یکم ستائیس واسطے ہیں۔	الحديث[۵] العاشر المسلسل[۱] بوضع اليد على الرأس	اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اخبرنا مولانا[۱] الشيخ عبد الجليل[۲] انا الشيخ عبد الغني[۳] انا الشيخ عابد السندي

[۴] انا الشيخ صالح الفلاني[۵] انا الشيخ محمد سعيد سفر[۶] انا الشيخ تاج الدين

القلعي[۷] انا الشيخ حسن العجيمي[۸] انا الشيخ احمد القشاشي[۹] انا العارف

---

[۱] ابن العربي۔ هذا غير ابن عربي صاحب الفتوحات فانه بدون الف ولام حيثما اصطلح عليه اهل المشرق .... فرقا بينهما ۱۲ منه غفر الله له [۵] یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشيخ احمد الشناوي عن[١٠] عبد الرحمن[٩] بن فهد اجازة عن[١١] عمه جار الله عن[١٢] والده عبد العزيز قال انا[١٣] المشائخ الاربعة سيدي و والدي نجم الدين عمر و والده جدي تقي الدين محمد بن فهد بقراءتي عليهما والعلامة ابو الفتح المراغي والشيخة ام هانئ بنت ابي الحسن سماعا عليهما مفترقين قال الاولان انا[١٤] الامام زين الدين عبد الرحمن ابن علي بن يوسف الزرندي وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين ابو طاهر احمد بن محمد بن محمد الخجندي وقاضي الاقضية مجد الدين الفيروزآبادي وقالت الرابعة انا القاضي شهاب الدين ابن ظهيرة بن احمد القرشي سماعا قالوا انا[١٥] به الحافظ العلائي قال الزرندي اجازة قال انا[١٦] ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبري قال انا[١٧] ابو الحسن علي ابن هبة الله الحميري قال انا[١٨] السلفي قال انا[١٩] ابو الحسين بن عبد الجبار الصيرفي انا[٢٠] ابو الفتح عبد الكريم بن محمد الحاملي انا[٢١] ابو بكر بن احمد بن ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا[٢٢] محمد بن عيسى الزهري ثنا[٢٣] مالك بن يحيى ثنا[٢٤] علي بن عاصم عن[٢٥] سهيل بن ابي صالح عن[٢٦] ابيه عن[٢٧] ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"مامنكم من احد ينجيه عمله من النار و يدخله الجنة الا

الرحمة من الله عز وجل قالوا ولا انت يا رسول الله قال

ولا انا الا ان يتغمدني الله تعالى برحمته وفضله" ووضع

رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على رأسه و وضع ابو هريرة رضي

الله عنه يده على رأسه و وضع ابو صالح يده على رأسه و وضع سهيلٌ

يده على رأسه و وضع على بن عاصم يده على رأسه و وضع ابو غسان

مالك بن يحيي يده على رأسه و وضع محمد بن عيسى يده على رأسه

ووضع ابن شاذان يده على رأسه و وضع عبد الكريم يده على راسه ووضع

ف ۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عزوجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نجاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب اللہ تعالی اپنے فضل ورحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل ورحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عزوجل کے فضل وکرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل وکرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل ورحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرا آمین اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الصير فی يده على رأسه و وضع السلفی يده على رأسه و وضع الحميری

يده على رأسه و وضع الطبری يده على رأسه و وضع العلائی يده

على رأسه و وضع كل من ابن ظهيرة و من الجندی و الفيروزآبادی

يده على رأسه و وضع كل من شيوخ عبد العزيز بن فهد يده على رأسه

و وضع عبد العزيز يده على رأسه و وضع ولده جار الله بن فهد

يده على رأسه و وضع و لد اخيه عبد الرحمن يده على رأسه

و وضع الشناوی يده على رأسه و وضع القشاشی يده

على رأسه و وضع العجيمی يده على رأسه و وضع القلعی يده على رأسه

و وضع محمد سعيد سفر يده على رأسه و وضع الشيخ صالح يده على رأسه

و وضع الشيخ عابد يده على رأسه و وضع الشيخ عبد الغنی يده على رأسه و وضع شيخی الشيخ

عبد الجليل يده على رأسه ـ وهذا الحديث صحيح اخرجه البخاری فی صحيحه عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه

١١ — الحديث الحادی عشر المسلسل بوضع اليد على الرأس عند ختم سورة الحشر

٥٢ يہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ ـ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے ـ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے ـ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ ـ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکی باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

١٥ ذوالقعدة الحرام [illegible] ١٣٢١

اخبرنی[1] به مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی دام فیضه ثم اخبرنی[2] به
الشیخ محمد علی ظاهر الوتری ثم اخبرنی[3] به العلامة الشیخ عبد الغنی[4] عن
محمد عابد عن[5] عمه الشیخ محمد حسین عن[6] الشیخ محمد بن محمد بن عبد الله
الحضرمی عن[7] عبد الله بن سالم البصری عن[8] محمد البابلی عن[9] نور الدین علی
الاجهوری عن[10] عمر بن الجائی عن[11] الجلال السیوطی عن[12] الحافظ
العسقلانی عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا[14] العز محمد بن ابراهیم
ابن ابی عمر انا[15] الفخر علی بن البخاری انا[16] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بکر الخطیب البغدادی ثم انا[18] ابو نعیم احمد بن عبد الله
الانصاری الحافظ انا[19] ابو الطیب محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر
المقری البغدادی ثنا[20] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال قرأت[21] علی
خلف فلما بلغت هذه الآیة "لو انزلنا هذا القرآن علی جبل" قال
ضع یدک علی رأسک فانی[22] قرأت علی سلیم فلما بلغت هذه الآیة قال
ضع یدک علی رأسک فانی[23] قرأت علی حمزة فلما بلغت هذه الآیة قال

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[27] واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

ضع یدک علی رأسک فانی[۲۴] قرأت علی الاعمش فلما بلغت هذه الآیة
قال ضع یدک علی رأسک فانی[۲۵] قرأت علی یحیی بن ذیاب فلما بلغت
هذه الآیة قال ضع یدک علی رأسک فانی[۲۶] قرأت علی علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الآیة قالا ضع یدک علی رأسک فانا[۲۷] قرأنا علی عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآیة قال ضعا یدیکما علی رؤسکما
فانی[۱] قرأت علی النبی صلی الله علیه وسلم فلما بلغت هذه الآیة قال
ضع یدک علی رأسک فان جبرئیل علیه السلام لما نزل بها علیّ قال لی
ضع یدک علی رأسک فانها شفاء من کل داء الا السام والسام
الموت ۔ قال شیخی الشیخ عبد الباری قال الشیخ الوتری ولما حدثنی
شیخی الشیخ عبد الغنی قال لی ضع یدک علی رأسک ووضع یده علی رأسه ایضًا
حتی ختمنا الآیات من قوله تعالی "لو انزلنا الی تمام سورة الحشر"
وهکذا امر کل واحد من الاشیاخ لمن حدثه حتی وصل الینا اھ

---

[۱] یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورۂ حشر) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں ۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ ۔

وقال لما حدث به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع يده على رأسه ايضا انتهى۔ واقول[1] ولما حدثنی به شیخی عبد الباری قال لی ضع یدک علی رأسک ووضع یده علی رأسه ایضا، وهذا الحدیث مع روایته عن الائمة الثقات قد تکلم فیه المحدثون۔ قال الشوکانی فی الفوائد المجموعة قال الذهبی باطل ورواه الدیلمی باسنادین بلفظ یا علی اذا اصدع رأسک فضع یدک علیه واقرأ آخر سورة الحشر ولم اعرف کیف حال رجالهما اھ واللہ تعالیٰ اعلم

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی عشر[12] المسلسل بالقبض علی اللحیة[2]	ستائیس[27] واسطے ہیں۔

۱۲ـــ

اخبرنا[1] الشیخ عبد الجلیل المدنی ثم اخبرنی[2] الشیخ عبد الغنی ثم انا[3] الشیخ عابد انا[4] السید عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل عن[5] ابیه سلیمان بن یحیی عن[6] الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی عن[7] محمد بن احمد عقیلة[8] عن[9] حسن العجیمی انا[10] عیسی بن محمد الجعفری عن[11] الاجهوری عن محمد بن

---

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسکین محمد عبد الهادی کان له الله ذو الایادی ۱۲

[2] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ عبد الباری

المدنی الکمال | الرضی الغزی ثنا ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا ابن الجوزی ثنا الجمال

محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرة عبد الرحمن بن الذہبی انا

ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا محمد بن عبد اللہ بن

اسماعیل بن احمد المرداوی نا ابو الفرج یحییٰ بن محمود الثقفی انا

التیمی | جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی انا ابو بکر احمد بن علی الشیرازی

عن الامام ابی عبد اللہ محمد النیسابوری نا الزبیر بن عبد الواحد

الاسدابادی انا ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمنی الشافعی

سعید الادم | نا سلیمان بن شعیب الکیسانی انا سعید بن ادم انا شہاب بن خراش

قال سمعت یزید الرقاشی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یجد العبد حلاوة الایمان حتی

یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ" قال وقبض رسول اللہ تعا

ل نسبة الی اسدآباد بلیدة قرب ہمدان ۱۲ ۔ ے نسبة الی جدہ کیسان ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

ے یعنے بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا

یعنے دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک

ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھام کر فرمایا کہ میں تقدیر

کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا ۔ حق تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق

عطا فرمائے ۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۔

کاتب الحروف محمد نیاز خان غفر اللہ ذنوبہ

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضي الله تعالى عنه على لحيته فقال آمنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال آمنت الخ قال
وقبض سعيد على لحيته فقال آمنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال آمنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال آمنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
آمنت الخ وقال الحاكم بعدما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة آمنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
آمنت الخ وقبض المرادي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض كل من ابي هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما آمنت الخ وقبض ابن الجزري
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض الغزي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الاجهوري على لحيته
وقال آمنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض العجيمي على لحيته قال

امنت الخ وقبض ابن عقیلہ علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الخالق علی لحیتہ
وقال امنت الخ وقبض السید سلیمان علی لحیتہ وقال امنت الخ
وقبض ابنہ السید عبد الرحمن علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ
عابد علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الغنی علی لحیتہ
وقال امنت الخ وقبض شیخنا العلامۃ عبد الجلیل علی لحیتہ وقال
امنت بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ۔ نسأل اللہ تعالی ان
یثبتنا علی ذلک ویجعلنا مؤمنین بہ امین بجاہ السید الامین
اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ مسلسلا وھکذا ۱۲ اخرجہ النجم الغیطی
فی مسلسلاتہ وقال عقبہ حدیث عظیم مسلسل بقبض اللحیۃ و
بالایمان بالقدر انتہی مختصراً عجلونی

۱۳ | اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ | الحدیث الثالث عشر[۱] المسلسل بقول کل راو کتبتہ وھا ہو فی جیبی | وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

[۱] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میری جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنی خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور
بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ ۱۲

أخبرني العلامة عبد الباري قال اني محمد طاهر الوتري اني عبد الغني
المجددي المدني عن محمد عابد الانصاري عن السيد عبد الرحمن
الاهدل عن ابيه السيد سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف المقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن السيد
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد الطاهر الحسين الاهدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ کیا میں نے جعفر کو بلانے کا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہر دو خلیفہ کے دروازے پر پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر سر اٹھا کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آبا و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھہرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آبا و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر آپ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایت خوشبودار تیل جس میں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ملا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبد اللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کر دو اور اسکو دوچند کر دو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایت خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانے والی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

عن الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن الشمس محمد عبد الرحمن
السخاوی انا ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا الامام ابو طاهر المجد الفیروز البیضاوی
آبادی انا محمد بن ابی القاسم الفارقی انا علی بن احمد العراقی انا
ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا الشهید ابو محمد عبد اللہ بن
عبد الرحمن الدیباجی ثنا ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن صدقة بن
سلیمان الاسکندری ثنا ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی الحسن
ثنا ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراہیم العاقولی الشافعی ثنا القاضی
ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا ابو العباس احمد بن محمد بن
یعقوب الهروی ثنا احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن
ثنا ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا ابو الحسن علی بن احمد بن
محمد البلخی المحتسب ثنا محمد بن ہارون الہاشمی ثنا محمد بن یحیی
المازنی ثنا موسی بن سہل عن الربیع[۱] قال لما استقلت ای الخلافة محمد
او البیعة لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق
ابن محمد فقمت بین یدیه وقلت ای بلیة یرید ان یفعل واوہمته انی

[۱] ہو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

افعل ثم اتیته بعد ساعة فقال المراقل لك ابعث الی جعفر بن محمد

فواللہ لتاتینی او لاقتلنك شر قتلة فذهبت الیه فقلت یا ابا

عبداللہ اجب امیر المؤمنین فقام معی فلما دنونا من الباب قام

فحرك شفتیه ثم دخل فسلم فلم یرد علیه و وقف فلم یجلسه ثم رفع راسه

وقال یا جعفر انت الذی کیت وکیت وحدثنی ابی ربیعة عن

ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال "یبعث[1] للغادر

یوم القیمة لواء یعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثنی ابی عن

ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ینادی منادٍ یوم

القیمة من بطنان العرش الا لیقم من کان اجره علی اللہ تعالی

فلا یقوم من عباده الا المتفضلون" فمازال یقول حتی سکن

ما به والان له فقال اجلس ابا عبداللہ ارتفع ابا عبداللہ ثم دعا

بدهن فیه غالیة[2] فاراقه علیه بیده والغالیة تقطر من بین انامل

امیر المؤمنین ثم قال انصرف ابا عبداللہ فی حفظ اللہ تعالی

---

[1] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ [2] غالیة خوشبوئی ست معروف مرکب از مشک وعنبر وکافور و دہن البان ام

کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یاربیع اتبع اباعبدالله جائزته واضعفها فخرجت فقلت
یا اباعبدالله تعرف محبتی لك قال انت مناحدثنی ابی عن ابیه
عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال "مولی القوم منهم فقلت
یا اباعبدالله شهدت مالم تشهد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت ورأیتك تحرك شفتیك عند دخولك الیه فادعاء کنت
ادعو به قلت دعاء حفظته عند دخولك الیه ام شیئ تأثره عن
آبائك الطاهرین قال حدثنی ابی عن[34] ابیه عن جده[35] ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان اذا احزنه امر دعا بهذا الدعاء وکان یقول انه دعاء
الفرج وهو اَللّٰهُمَّ[1] احْرُسْنِی بِعَیْنِکَ الَّتِی لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِی بِرُکْنِکَ [بكنفك]
الَّذِی لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِی بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِی وَرَجَائِی فَکَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِهَا شُکْرِی وَکَمْ مِنْ بَلِیَّةٍ
اِبْتَلَیْتَنِی بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِی فَیَا مَنْ قَلَّ لَكَ عِنْدَ

[1] ترجمہ ۔ اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے ۔ تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے والبستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے ۔ پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمایش کی جن پر میں نے کم صبر کیا ۔ پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ

وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِدُنْيَايَ وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى

وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ

لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ

وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِيْ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا

وَاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ

وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۞ قال الربيع فكتبته عن

جعفر بن محمد وها هو في جيبي وقال موسى فكتبته عن الربيع

وها هو في جيبي وهكذا على هذا المنوال الى شيخ شيخنا السيد على طاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (٥٧٥) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذاتِ مقدس جس کی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور اُنکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا اور

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابتہ عن شیخہ عبد الغنی فی سنہ ۱۲۸۱ھ الف ومائتین
واحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخہ
الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع
سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین
من ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۴۰ھ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاربعاء
الذی خلق اللہ فیہ النور۔ زادنا اللہ نورا علی نور۔ وحقق
لنا الاجور۔ والحمد للہ علی ذلک فی الاصائل والبکور۔ قال
العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی ورواہ البدر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسی نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی تحدیث کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا وللہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا انشاء اللہ آفات وبلیات سے مامون ومحفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ ولوالدیہ

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شہبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و

اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ- یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی-

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث[1] الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید	صلی اللہ علیہ وسلم تک (٢٧) واسطے ہیں-

١٤

اخبرنی[1] شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی[2] شیخی وسندی السید محمد علی بن السید طاھر الوتری
قال اخبرنی[3] الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ[4] محمد عابد
عن عمہ[5] الشیخ محمد حسین عن[6] ابیہ الشیخ محمد مراد عن[7] شیخہ محمد ھاشم

[1] اس حدیث کے بیان کرنے کے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن[9] الشيخ عبد القادر عن الشيخ حسين العجيمي عن[10] الشيخ احمد القشاشي
عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملي عن[12] القاضي زكريا عن[13] الحافظ
ابن حجر عن[14] ابي اسحاق التنوخي عن[15] احمد الحجار عن[16] ابي الفضل جعفر
ابن علي الهمداني عن[17] القاضي الشريف ابي محمد عبد الله بن عبد الرحمن
العثماني عن[18] ابي الحسن علي بن المشرف المصري عن[19] ابي القاسم عبد العزيز
ابن الحسن بن اسماعيل الضراب عن[20] ابيه نا[21] ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البهلول القاضي نا[22] ابي نا[23] ابراهيم بن حمزة عن[24] عبد العزيز بن محمد
هو الدراوردي عن[25] اسيد بن ابي اسيد هو البراء عن[26] ابيه
قال قلت لابي قتادة رضي الله تعالى عنه مالك لا تحدث عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما يحدث الناس فقال[27] سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول "من[5] كذب علي متعمدا فليعد لجنبه مضجعا
من النار" فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك ويمسح
الارض بيده۔ ومسح ابو قتادة رضي الله تعالى عنه يده بالارض كما

5 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرلے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا۔ اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی۔ اللھم احفظنا ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم ـ ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قلابة وهكذا مسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد علي بن طاهر الوتري يده بالارض للمحدث به ـ قلت وهكذا مسح شيخي يده بالارض للمحدث به

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت

الحديث الخامس عشر[15] المسلسل بوضع اليد على الكتف

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

۱۵

لكن ذلك من الامام الجزري فارويه بالسند المذكور مرارا الى الامام الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا[13] الشيخ المسند الصالح ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقراءتي عليه بمدرسة الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة في ذي الحجة الحرام سنة اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي[14] قال اخبرنا القاضي تاج الدين عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي قال اخبرنا[15] الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ویدہ علی کتفی اخبرنا ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب
ویدہ علی کتفی اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویدہ
علی کتفی حدثنا ابو اسحاق ابراھیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی
ویدہ علی کتفی حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویدہ
علی کتفی اخبرنا ابو الحسن احمد بن عیسی الفرضی ویدہ علی کتفی حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی
الوکیل الملکی ویدہ علی کتفی حدثنا ابو محمد ھلال ابن العلاء بن عمر بن ھلال بن العلاء
الباھلی ویدہ علی کتفی حدثنی ابی ویدہ علی کتفی حدثنا عبد اللہ بن
عمرو ویدہ علی کتفی حدثنا زید بن ابی انیسۃ ویدہ علی کتفی حدثنا
ابو اسحق السبیعی ویدہ علی کتفی حدثنی عبید اللہ بن الحارث
ویدہ علی کتفی حدثنی الحارث الاعور ویدہ علی کتفی حدثنا علی بن
ابی طالب ویدہ علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویدہ علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و
امینہ علی وحیہ جبرئیل علیہ السلام ویدہ علی کتفی قال سمعت
اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت
اللہ عزوجل من فوق العرش یقول للشیئ "کن" فلا تبلغ

[۱] یعنی حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہو جا کن تو ابھی ہو جا ہوتا کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الكاف النون حتى يكون ما يكون"

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی	الحديث السادس عشر المسلسل بالاخذ باليد	اللہ علیہ وسلم تک انیس[۱۹] واسطے ہیں۔

۱۶

ارويه عن عبد الله المحدث القدومی عن عبد الرحمن الكزبری عن ابيه محمد الكزبری عن احمد العطار عن العلامة العجلونی قال فی ثبته عن ثبت السيد كمال الدين بن حمزة انه قال فيه اخبرنا شيخنا ابو العباس الشحام واخذ بيدی اخبرنا الكمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذا بيدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بيدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری اخذ بيدی ثم اخبرنا ابو عبيد الله خطيب مردا قال كل واحد منهما واخذ بيدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بيدی قال انبانا ابو القاسم التيمی واخذ بيدی ثم اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بيدی ثم اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بيدی

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثني[١٥] ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من مرو

ثم وهذا آخر حديث سمعته منه ثم حدثني[١٦] محمد بن احمد ابي داؤد

واخذ بيدي حدثنا[١٧] عبد الله بن احمد بن حمويه واخذ بيدي ثم حدثنا[١٨]

ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ثم حدثنا[١٩] انس بن مالك رضي الله تعالى

عنه واخذ بيدي ثم حدثنا[١] رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي

ثم وجاء رجل من الحرة فقال يا رسول الله متى الساعة قال ماذا اعددت

لها قال لم اعد لها كثير صلوة ولا صيام ولا صدقة الا اني احب الله

ورسوله قال صلى الله عليه وسلم "المرء مع من احب" حديث صحيح

قال ورويناه في مسلسلات التيمي وهو مخرج في الصحيح من غير تسلسل

---

[١] حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابۂ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب نہ ہوگی جبتک کہ کثرۃ عبادات و زیادۃ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۂ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہوگی اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ

انتهى أقول ورواه احمد والشيخان والترمذي وغيرهم -

اس حدیث کی سند ہیں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث[۱۷] السابع عشر المسلسل بالعد في اليد	صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس[۳۳] واسطے ہیں -

أخبرنا الشيخ العلامة عبد الجليل وعدهن في يدي انى[۲] الشيخ عبد الغني
وعدهن في يدي انى[۳] الشيخ عابد عدهن في يدي أنا[۴] السيد عبد الرحمن
الاهدل أنا[۵] الشيخ امر الله بن عبد الخالق المزجاجي قال أنا[۶] الشيخ
محمد بن احمد عقيلة أنا[۷] الشيخ حسن بن علي العجيمي أنا[۸] امام الوقت عيسى
ابن محمد الثعالبي وعدهن في يدي أنا[۹] ابو الصلاح علي بن عبد الواحد
السجلماسي أنا[۱۰] الحافظ احمد المقري القرشي التلمساني قال أنا[۱۱] ابو القاسم
ابن محمد الغساني أنا[۱۲] الشيخ احمد بن محمد بابا التنبكتي أنا[۱۳] القاضي العاقب
ابن محمود أنا[۱۴] الفقيه محمد الحطاب وعدهن في يدي أنا[۱۵] ابو عبد الله
العلاني وعدهن في يدي عن[۱۶] شيخه الخيضري وعدهن في يدي
اخبرني[۱۷] خالي ابن الحريري وعدهن في يدي أنا[۱۸] الكمال بن النحاس
وعدهن في يدي أنا[۱۹] ابو العباس البعلي وعدهن في يدي أنا[۲۰] الخطيب

---

[۱] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں۔ [۱۲]

وعدهن في يدي انا[21] ابو الفرج الثقفي وعدهن في يدي انا[22] جدي لامي

ابو القاسم التيمي وعدهن في يدي انا[23] الشيخ ابوبكر الشيرازي وعدهن

في يدي انا[24] الحاكم ابو عبد الله وعدهن في يدي قال[25] عدهن في يدي ابوبكر بن دارم الحافظ

وقال[26] لي عدهن في يدي علي بن احمد الحسين العجلي وقال[27] لي عدهن في يدي حرب

ابن الحسين وقال[28] لي عدهن في يدي يحيى بن المساور الخياط وقال[29]

لي عدهن في يدي عمرو بن خالد وقال[30] لي عدهن في يدي زيد بن علي

ابن الحسين وقال[31] لي عدهن في يدي ابي الحسن علي بن الحسين وقال[32]

لي عدهن في يدي ابي الحسين بن علي بن ابي طالب وقال[33] لي عدهن

في يدي ابي علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وقال[1] لي عدهن

في يدي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال رسول الله صلى

الله تعالى عليه وسلم عدهن في يدي جبرئيل عليه السلام وقال

هكذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل على

محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك

نخ الحسن الطهان

لہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

حميد مجيد اللهم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ا[براهيم]

وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم وترحم على محمد وعلى آل

كما ترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم و[تحنن]

على محمد وعلى آل محمد كما تحننت على ابراهيم وعلى ابراهيم انك

اللهم وسلم على محمد وعلى آل محمد كما سلمت على ابراهيم وعلى آل ا[براهيم]

انك حميد مجيد رواه القاضى عياض فى الشفاء من طريق

عن الحاكم وهكذا هو عند الحاكم فى علومه واخرجه ابو نعيم فى المع[جم]

مسلسلا وكذلك الديلمى وابن مسدى وابن المفضل وابن بشك[وال]

وغيرهم من اهل المسلسلات انتهى كذا فى حصر الشارد

وعن طريقه الغزنوى والديلمى فى مسنده ا ه ١٨

الحديث الثامن عشر المسلسل بتقليم الاظفار يوم الخميس

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تر... واسطے ہیں۔

ارويه عن الشيخ الحبيب الحبشى عن والده عن عمر العطار عن صالح الف[لانى]

عن محمد بن سنة الفلانى عن الشريف محمد عن بدر الدين الك...

لہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھ[ا یہ]
سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان
عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن الامام الجزري قال في اسنى
المطالب رأيت الشيخ الصالح اباهريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام
حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الشيخ الصالح اباالعباس احمد بن عبد الرحمن
ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ العالم
اباعبدالله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند اباالفرج يحيي بن محمود الثقفي
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت جدي اباالقاسم اسماعيل بن
محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابامحمد
الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت اباالعباس جعفر بن محمد المستغفري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس
وقال رأيت اباالقاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المرورذي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت ابابكر محمد بن عبد الله النيسابوري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت عبد الله بن موسى يقلم اظفاره
يوم الخميس قال رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال رأیت الحسین بن هارون الضبی یقلم الظفار یوم الخمیس [۲۴] ثم رأیت عمر بن حفص یقلم اظفاره یوم الخمیس ثم [۲۵] رأیت ابی حفص بن غیاث یقلم اظفاره یوم الخمیس ثم [۲۶] رأیت جعفر بن محمد یقلم اظفاره یوم الخمیس ثم [۲۷] رأیت محمد بن علی یقلم اظفاره یوم الخمیس قال [۲۸] رأیت علی بن الحسین یقلم اظفاره یوم الخمیس ثم [۲۹] رأیت الحسین بن علی یقلم الظفاره یوم الخمیس ثم [۳۰] رأیت علیاً رضی اللہ عنہ یقلم اظفاره یوم الخمیس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقلم اظفاره یوم الخمیس ـ ثم قال ''یا علی [۱] قص الظفر ونتف الابط وحلق العانۃ یوم الخمیس والغسل والطیب واللباس یوم الجمعۃ انتہی''

اقول [۲] وھذا الحدیث وان لم یوجد فی کتب الحدیث ، وقد انکرہ

[۱] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈھنا پنجشنبہ کو چاہئے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ [۲] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی حرکات سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور در مختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطی کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث بان حدیث قص الاظفار لم یثبت فی کیفیتہ ولا فی تعیین یوم لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری فی کتابہ النزہۃ فی الجزء الاول ۱۲ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان یأمن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات مختلفۃ اوردھا فی الدر المختار واللہ تعالی اعلم

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث التاسع عشر[۱۹] المسلسل بقول انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک	علیہ وسلم کے درمیان انتیس ۲۹ واسطے ہیں

ع ۱۹

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

[۵] اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتی کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال لی شیخی العلامۃ عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوۃ وقال قال لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللّٰھم الخ وقال قال لی الشیخ عابد انا احبک فقل اللّٰھم الخ وقال قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ وقال قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ سالم السنہوری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد بن عبد الرحمن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ ابو الفضل جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو الطیب احمد بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال قال لی القاضی مجد الدین اسمعیل بن ابراھیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحافظ ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد بن محمد الادموی انی احبک فقل الخ وقال قال لی عبد الرحمن ابن مکی انی احبک

فقل الخ وقال قال لی ابو طاهر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی
محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال[۱۹] قال لی ابو علی عیسیٰ بن
شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال[۲۰] قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان
النجاد انی احبک فقل الخ وقال[۲۱] قال لی ابوبکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی
احبک فقل الخ وقال[۲۲] قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ
وقال[۲۳] قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[۲۴] قال لی الحکم بن عبدہ
انی احبک فقل الخ وقال[۲۵] قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال[۲۶]
قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[۲۷] قال لی ابو عبد الرحمن الحبلی
انی احبک فقل الخ وقال[۲۸] قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال[۲۹] قال
لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي
عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ[۵۳] وفی روایۃ ابی داود

۵۱ ھو ابوبکر احمد بن سلیمان ابن الحسین
۵۲ ھو ابوبکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

۵۳ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرماوی) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرکے

بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ

یامعاذ واللہ انی احبک اوصیک یامعاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ تقول اللھم الخ قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی حصر الشارد وقد جزم السخاوی بصحۃ متن ھذا المسلسل واسنادہ والحدیث قد اخرجہ النسائی وابو داؤد واحمد والحاکم وغیرھم رحمھم اللہ تعالی انتھی **اقول** وفی روایۃ الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوما ثم قال یامعاذ انی لاحبک فقال لہ معاذ بابی انت وامی یارسول اللہ وانا احبک قال اوصیک یامعاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ وذکرہ الی آخر قولہ عبادتک؛

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	**الحدیث العشرون[1] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص**	علیہ وسلم کے درمیان تیئس واسطے ہیں۔

۲۰

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی و ابو داؤد و احمد و حاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسی طرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالی شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

سألت شيخنا الشيخ محمدا عبد الباری عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمدا على الوتری عن حقيقة الاخلاص فقال سألت الشيخ
عبد الغنی المجددی عنها فقال سألت عنها الشيخ محمدا عابد السندی
فقال سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجی فقال سألت
الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجی عنها فقال سألت الشيخ
حسن العجيمی عنها فقال سألت الشيخ احمد القشاشی عنها فقال
سألت الشيخ احمد الشناوی عنها فقال سألت والدی الشيخ
على الشناوی عنها فقال سألت الشيخ عبد الوهاب الشعرانی عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السيوطی عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبری عنها فقالت سألت ابراهيم بن محمد بن صديق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن على
الهمدانی عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال سألت
القاضی ابا بكر ابن العربی عنها فقال سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل
الاصبهانی عنها فقال سألت ابا بكر احمد بن على بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السلمی عنها فقال سألت على بن سعيد

الثغرائی عنها فقال[۲۳] سألت احمد بن محمد بن زکریا عنها فقال[۲۴] سألت علی بن ابراهیم الشقیقی عنها فقال[۲۵] سألت محمد بن جعفر الخصاف عنها فقال[۲۶] سألت احمد بن غسان عنها فقال[۲۷] سألت احمد بن عطاء الهروی الهجیمی عنها فقال[۲۸] سألت عبد الواحد بن زید عنها فقال[۲۹] سألت الحسن البصری عنها فقال[۳۰] سألت حذیفة بن الیمان رضی الله عنه عن الاخلاص ما هو فقال سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن الاخلاص ما هو فقال سألت جبریل علیه السلام عن الاخلاص ما هو فقال سألت عنه رب العزة جل جلاله فقال الاخلاص[۱]

سر من اسراری اودعته قلب من احببت من عبادی۔ اللّٰهم

---

[۱] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالٰی نے یہ فرمائی ہے اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میں نے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ سبکو ہر قول و فعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا و سمعہ و سوء نیت سے سبکو پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمسفر اخلاص ✽ دکھائی دیتا ہے شکل سراب کہیں اخلاص ✽ جہاں سے اٹھ گیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ✽ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ✽ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ ورنہ ہاتھ لگے ✽ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ✽ خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں مخلصین اخلاص ✽ ملے نجات قیامت میں اس ہی سبب سے کو ✽ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور چاہئے اخلاص اہل ایمان کو ✽ یہ سمجھو خاتم ایمان کا ہے نگین اخلاص ✽ عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ مہ جبین اخلاص ✽ یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہ نے ✽ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ✽ بتائیے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص ✽ کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدا اے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ✽ کہا کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ✽ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا وہیں اخلاص
دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکین ✽ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ✽ ۱۲ محمد عبد الهادی غفر لہ

اسألك الاخلاص فی القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة و سوء النية۔

اس حدیث میں مجمہ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الحادی والعشرون المسلسل باجابة الدعاء فی الملتزم	علیہ وسلم تک تیئیس واسطے ہیں۔

۲۱ سہ

اخبرنی العلامة ابو الفيض عبد الستار المكی الحنفی الاستاذ الوتری والشيخ منظور احمد النقشبندی ح واخبرنی عبد الحق المكی قالوا اخبرنا الشيخ عبد الغنی اخبرنی الشيخ عابد انا عمی محمد حسين انا محمد بن محمد بن محمد المغربی انا عبد الله البصری انا محمد البابلی انا احمد بن خليل السبكی انا النجم الغيطی انا زكريا الانصاری انا ابن حجر انا شرف الدين ابن الجماعة انا يحيی بن فضل الله العمری انا مكی بن علان انا ابو الطاهر السلفی سمعت ابا القاسم حمزة بن يوسف السهمی بجرجان سمعت ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار المعبر سمعت محمد بن الحسن الانصاری سمعت ابا بكر محمد بن ادريس المكی سمعت عبد الله الحميدی سمعت سفيان بن عيينة سمعت عمرو بن

سلہ اس حدیث میں یہ مسلسل ہے کہ اسکا ہر راوی مجمہ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲

محمد عبد الہادی غفرلہ

دینار سمعت[٢٣] ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول "الملتزم[١ه] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ
الا استجابھا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فواللہ ما دعوت
فیہ قط الا اجابنی[٢٤] ثم عمرو[٢٤] وانا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی[٢٤]
سفیان[٢٤] وانا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راو من رواۃ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض
وانا ما دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب[٢٤] واقول دعوت اللہ تعالی
فیہ فاستجاب[٢٤] بفضلہ وکرمہ والحدیث اخرجہ القاضی
عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا
حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[٢] الثانی[٢٢] والعشرون المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا	علیہ وسلم کے درمیان (٢٥) واسطے ہیں۔

٢٢

سله رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسیطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ١٢ سلہ اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

اخبرني الشيخ عبد الجليل قال اخبرني الشيخ عبد الغني قال انی الشيخ
عابد قال انی الشيخ صالح الفلانی قال انی الشيخ محمد بن سنة
قال انی مولای الشريف محمد بن عبد الله ثنا احمد العجل اليمنی
انا الشيخ قطب الدين الحنفی انا شهاب الدين احمد بن عبد الغفار
ثنی به الحافظ السيوطی قال اخبرتنی ام هانئ بنت علی الهورينی
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظهيرة انا[13] به الامام ابو سعيد
خليل بن كيكلدی العلائی انا[14] ابو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقرأتی
عليه انا[15] جعفر بن علی الهمدانی سماعا انا[16] ابو طاهر السلفی انا[17] احمد
ابن علی بن بدران انا ابو الحسين محمد بن احمد الابنوسی انا[19] محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينوری نا[20] ابو بشر اسماعيل بن
ابراهيم الحلوانی ثنا[21] علی بن عبد المؤمن نا[22] وكيع عن[23] هشام بن عروة
عن[24] ابيه عن[25] عائشة رضی الله تعالی عنها قالت قال رسول الله صلی
الله عليه وسلم "ان من الشعر حكمة" وقالت عائشة رضی الله عنها

---

۵۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذى يقول شعرا

ذهب الذين يعاش فى اكنافهم	وبقيت فى خلف كجلد الاجرب
يتاكلون خيانة مذمومة	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضى الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقا وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقا على يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقا ابو بشر يرحم الله ابا بشر كيف لو ادرك زماننا هذا وقا ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قا ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قا السلفى يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہگیا اب لوگ مذموم خیانہ کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

له وقال السخاوى رحمه الله تعالى يتحدثون مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادى غفر له

هذا قال الهمدانی یرحم الله السلفی کیف لو ادرک زماننا هذا قال ابو الفضل
سلیمان یرحم الله جعفر الهمدانی کیف لو ادرک زماننا هذا قال
العلائی یرحم الله سلیمان کیف لو ادرک زماننا هذا قال ابن ظهیرة
یرحم الله العلائی کیف لو ادرک زماننا هذا قال الحافظ السیوطی
یرحم الله امرها نی کیف لو ادرکت زماننا هذا قال قطب الدین
یرحم الله شیخنا احمد بن عبد الغفار کیف لو ادرک زماننا هذا
قال الشیخ احمد العجل یرحم الله قطب الدین کیف لو ادرک زماننا
هذا قال مولای الشریف یرحم الله احمد العجل کیف لو ادرک
زماننا هذا قال الشیخ محمد بن سنة یرحم الله مولای الشریف
کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ صالح یرحم الله الشیخ محمد بن
سنة کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ عابد یرحم الله شیخنا الشیخ
صالح الفلانی کیف الخ قال الشیخ عبد الغنی یرحم الله الشیخ عابد السندی
کیف الخ قال شیخنا الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی یرحم الله شیخنا عبد الغنی
کیف الخ قال الشیخ فی ثبتہ وقد جزم العلائی وغیرہ بصحة تسلسلہ اھ

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثالث والعشرون[٢٣] المسلسل بالاتکاء	علیہ وسلم تک چھبیس[٢٦] واسطے ہیں۔

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اخبرنی[١١] ابو حامد بن ابی الخیر الحضرمی سماعا علیہ بمکۃ الشریفۃ شرفہا اللہ تعالیٰ وھو متکئ ثم اخبرنی الشیخ ابو الخیر محمد بن محمد المقری وھو متکئ[١٣] ثم اخبرنا محمود بن خلیفۃ المنبجی وھو متکئ ثم اخبرنا[١٤] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وھو متکئ ثم اخبرنا[١٥] ابو محمد بن رواج وھو متکئ ثم اخبرنا[١٦] ابو طاہر السلفی وھو متکئ ثم قرأت[١٧] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبہان وھو متکئ ثم قرأت[١٨] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وھو متکئ ثم قرأت[١٩] علی ابی القاسم حمزۃ بن یوسف السہمی بجرجان وھو متکئ ثم قرأت[٢٠] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرۃ وھو متکئ ثم قرأت[٢١] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلۃ بمصر وھو متکئ ثم قرأت[٢٢]

الغزنوی

[١] یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اسکو ٹیک لگائے ہوئے فرمایا اسیطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ تک یہ سلسلہ پہنچا ہے محمد الہادی غفرلہٗ

علی ابی العلا محمد بن جعفر اللوفی بالرملۃ وھو متکئ ثم قرأت[٢٣] علی عاصم بن علی وھو متکئ ثم قرأت[٢٤] علی اللیث بن سعد وھو متکئ ثم قرأت[٢٥] علی بکر ابن الفرات وھو متکئ ثم قرأت[٢٦] علی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو متکئ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معما[١٥] حسّن اللہ خلق رجل ولا خلقہ فتطعمہ النار،، انتھی قال المحدث العجلونی فی ثبتہ والحدیث کما فی الجامع الصغیر اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا اللفظ لکن بزیادۃ ابدا فی اٰخرہ انتھی

وسلم تک پچیس[١٥] واسطے ہیں۔	الحدیث[٢٥] الرابع[٢٤] والعشرون المسلسل بالضحک والتبسم	اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

٢٤ع

اخبرنی[١] شیخی محمد عبد الباری ثم اخبرنی[٢] شیخنا الوتری عن[٣] الشیخ عبد الغنی المجددی العمری عن[٤] الشیخ محمد عابد السندی عن[٥] الشیخ صدیق بن علی المزجاجی عن[٦] احمد الاشبولی المصری عن[٧] الشیخ احمد الملوی عن[٨]

[١٥] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دیئے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہٗ

[٢٥] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد الله بن سالم البصری عن[٩] محمد بن علاء الدین البابلی عن[١٠] احمد بن محمد الشلبی
عن[١١] السید یوسف بن عبد الله الارمیولی عن[١٢] برهان الدین ابراهیم
ابن علی بن احمد القلقشندی عن[١٣] الحافظ ابن حجر عن[١٤] ابی اسحق التنوخی
عن[١٥] علی بن العز عمر انا[١٦] ابو الفرج بن ابی عمر عن[١٧] الکنیة بنت علی بن
یحیی بن علی الطراح انا ابی عن[١٩] جده عن[٢٠] الخطیب البغدادی انا[٢١]
القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی انا[٢٢] ابو الحسن عبد الله بن
محمد السرانی سمعت[٢٣] عمار بن علی سمعت[٢٤] احمد بن نصر الهلالی سمعت[٢٥]
ابی[١] یقول[٢] کنت فی مجلس سفیان بن عیینة فنظر الی صبی دخل
المسجد فکان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفیان

---

[١] وهو النصر ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه [٢] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آ بیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علمائے امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان مینخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلم دان چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی ہمکو

بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين طولي خمسة اشبار ❊ وجهي كالدينار ❊ وانا شعلة نار ❊ وثيابي صغار ❊ واكمامي قصار ❊ وذيلي بمقدار ❊ ونعلي كاذن الفار ❊ اختلف الى علماء الامصار ❊ مثال الزهري وعمرو بن دينار ❊ اجلس بينهم كالمسمار ❊ ومحبرتي كالجوزة ❊ ومقلمتي كالموزة ❊ وقلمي كاللوزة ❊ فاذا دخلت المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير ـ قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا محمد علي بن الطاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري لما رواه لنا ـ

٢٥ اس سند میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک پچیس واسطے ہیں

الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے ـ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہ ولد

سلہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش کیا پھر کہنے لگیں ـ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المجددی بسندہ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب ثم قالت وا ابتاہ من ربہ ما ادناہ وا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ وا ابتاہ اجاب ربا دعاہ وا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ قال انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابو بکر ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

یا ابتاہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب کے کسقدر قریب ہو گئے - اے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے - اے بابا جان آپ نے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی - اے بابا جان جسکی خرد دگاہ جنت الفردوس ہے - انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما رونے لگیں - میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھسے اسکی روایت کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت رو دئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے - اسی طرح اسکے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الاهدل بكى وقام [٩] لما رواه لى السيد طاهر بن حسين الاهدل بكى و
قام [١٠] لما رواه الحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع اليمانى بكى وقام [١١] لما رواه لى
الشيخ زين الدين الشرجى بكى وقام [١٢] لما رواه لى نفيس الدين سليمان بن
ابراهيم العلوى بكى وقام [١٣] لما رواه لى والدى بكى وقام [١٤] لما رواه لى الشيخ
ابو الحسن علي بن هبة الله الشافعى المصرى بكى وقام [١٥] لما رواه لى الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفى بكى وقام [١٦] لما رواه لى ابو الفتح ابن زويار
ابن مسعود بن السماق الغزنوى بكى وقام [١٧] لما رواه لى ابو الحسن بن علي
ابن محمد الدينورى بكى وقام [١٨] لما رواه لى ابو الحسن محمد بن علي بن محمد بكى
وقام [١٩] لما رواه ابو بكر بن عدى بن زحر المنقرى بكى وقام [٢٠] لما رواه لى
احمد بن صالح بن عبيد الله الصيدلانى بكى وقام [٢١] لما رواه لى ابو يحيى جعفر
ابن هشام بكى وقام [٢٢] لما رواه لى عارم هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسى
بكى وقام [٢٣] لما رواه لى حماد بن زيد بكى وقام [٢٤] لما رواه لى ثابت البنانى
بكى وقام [٢٥] لما حدثه به انس بن مالك رضى الله عنه بكى وقام [١] الشيخ محمد ابن

[١] مولانا محمد بن طیب ماسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اس پر رونا صرف راویوں کی کیا تخصیص ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطيب الفاسی ثم المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ بل لا یمرُّ ھذا الحدیث بمومن الا بکی

٢٦ — اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس واسطے ہیں

الحدیث السادس والعشرون المسلسل بقول اشھد باللہ واشھد اللہ

اَروِیہ عن السید حسین الحبشی المکی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار عن صالح الفلانی عن سلیمان الدرعی عن الشریف محمد بن عبداللہ عن السراج عمر بن الاکجائی عن الجلال السیوطی عن ابی القاسم عمر بن فہد عن الامام محمد ابن الجزری۔

ح وحدثنی الشیخ عبدالجلیل برادہ المدنی عن احمد منۃ اللہ المصری عن الشیخ محمد البھی المالکی عن الشیخ یوسف الشباسی المصری عن الاستاذ السکندری المعروف بالصباغ عن الشیخ محمد الزرقانی عن ابی الارشاد علی الاجھوری عن النور القرافی عن کمال الدین الطویل عن محمد ابن الجزری قال اشھد باللہ واشھد للہ لقد اخبرنی ابو علی الحسن بن ھلال الدقاق قال اشھد باللہ واشھد للہ لقد اخبرنی

ف اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھکو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲
محمد عبدالہادی غفر اللہ لہٗ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی قم [13] اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو المکارم احمد

ابن محمد اللبان قم [14] اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو

علی الحسن ابن احمد الحداد قم [15] اشهد بالله واشهد الله لقد انبأنا

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد الله قم [16] اشهد بالله واشهد الله

لقد انبأنی القاضی علی بن احمد القزوینی قم [17] اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة قم [18] اشهد بالله واشهد الله

لقد اخبرنی القاسم بن علی الهمدانی قم [19] اشهد بالله واشهد الله لقد — بن العلاء

حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر

الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب

اهل الجنة الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله

عنهم اجمعین عن ابیه عن جده کل یقول اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له اشهد بالله واشهد الله

له یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذلک۔ اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

لقد حدثني جبريل عليه السلام قال يا محمد ان مدمن الخمر كعابد وثن۔ قال العلامة الامير الكبير في ثبته ناقلا عن ابن الجوزي هذا حديث جليل القدر من رواية هؤلاء السادة الاخيار والآل الاطهار۔ رواه الحافظ ابو نعيم في كتاب حلية الاولياء وفي مسلسلاته وقال هذا حديث ثابت رواته العترة الطاهرة الطيبة عليهم السلام ورواه الشيرازي في الالقاب انتهى۔

حضرت ابو الامر رضی اللہ عنہ تک محمد حسین الستو	الحديث السابع والعشرون[۲۷] المسلسل بقول كل راو اشهد بالله لسمعت فلانا يقول	اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول

۲۷

وبالسند الى الامام السيوطي قال في جياد المسلسلات اشهد بالله لسمعت ام هاني بنت ابي الحسن الهوريني تقول اشهد بالله لسمعت ابا العباس ابن ظهيرة يقول اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا سعيد العلائي يقول اشهد بالله لسمعت ابا الفضل سليمان بن حمزة يقول

ف۱ یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ف۲ یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہے جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٤] اشهد بالله لسمعت
الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٥] اشهد بالله لسمعت اباعلی الحسن
ابن احمد الحداد یقول[١٦] اشهد بالله لسمعت اباسعد اسمعیل بن علی
السمان یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت اباعبد الوهاب بن جعفر المیدانی
یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[١٩] اشهد بالله لسمعت
احمد بن عاصم یقول[٢٠] اشهد بالله لسمعت محمد بن المصفی الحمصی
یقول[٢١] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٢] اشهد بالله
لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٣] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر
یقول[٢٤] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان[٥١] هذه

الاٰیة نزلت فی القدریة ان[٥٢] المجرمین فی ضلال وسعر

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی
قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد ورد

---

۵۱ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲
۵۲ ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں) تفسیر شیر منی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

من اوجه اخرى قوية اهـ وفى السراج المنير للشربينى وقال بعض المفسرين ان هذه الاية نزلت فى القدرية وهم المجرمون الذين سماهم الله تعالى فى قوله ان المجرمين الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث[١] الثامن والعشرون[٢٨] المسلسل بقول كل راو سمعت فلانا يقول	علیہ وسلم تک اکیس (٢١) واسطے ہیں۔

ع ٢٨

وبالسند الى الحافظ السيوطى قال فى الجياد سمعت[٩] ام الفضل بنت محمد المقدسى تقول سمعت[١٠] ابا العباس احمد بن الحسن السويداوى وابا المعالى الازهرى يقولان سمعنا[١١] ام الخير تقول سمعت[١٢] ابا الطاهر ابن عزون وابا العباس الدمشقى يقولان سمعنا[١٣] ابا القاسم البوصيرى يقول سمعت[١٤] ابا عبد الله النحوى يقول سمعت[١٥] ابا عبد الله القاضى يقول سمعت[١٦] عبد الرحمن بن عمر الصفار يقول سمعت[١٧] ابن الاعرابى يقول سمعت[١٨] ابا رفاعة هو عبد الله بن محمد العدوى يقول سمعت[١٩] ابن عائشة يقول سمعت[٢٠] علقمة بن وقاص يقول

---

[١] اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول - انما الاعمال بالنيات - الحديث[۵۱] -

٢٩٧

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحديث التاسع والعشرون[۵۲] المسلسل بالسلام من بينا محمد سيد الانام على امته الى يوم القيام عليه افضل الصلوة والسلام	وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں -

اخبرني الشيخ اسعد الدهان عن الشيخ حسين الجسر عن علاء الدين
عابدين عن والده محمد امين عابدين شارح الدر المختار عن الشيخ
احمد بن عبيد العطار عن العلامة العجلوني قال في ثبته اجازني
به شيخنا يونس المصري الكفراوي عن الشيخ سلطان المزاحي عن
ابراهيم اللاقاني عن جماعة من اجلهم ابو النجا سالم السنهوري
عن جماعة من اجلهم النجم محمد بن احمد الغيطي قال في مسلسلاته
اخبرني شيخ الاسلام زكريا الانصاري انا ابو الفضل المرجاني اجازة

۵۱ یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں - یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ - ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

۵۲ یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے - اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ -

انبانا[١٥] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابي عبد الله الذهبي انبانا
ابي انبانا[١٦] احمد بن اسحاق انبانا[١٧] عبد السلام بن سمعل انبانا[١٨] احمد بن
عمر بن البيع انبانا[١٩] حميد بن ميمون انبانا[٢٠] ابو بكر احمد بن عبد الرحمن
الشيرازي انبانا[٢١] ابو بكر محمد بن احمد بن يعقوب حدثنا[٢٢] محمد بن
الحسن بن الصباح حدثنا[٢٣] سهل بن عبد الله التستري عن[٢٤] محمد بن
سوار عن[٢٥] الاشعث بن طليق عن[٢٦] الحسن العرني عن[٢٧] مرة الهمداني
عن[٢٨] عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه

قال جمعنا[٥] رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت ميمونة
رضي الله تعالى عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم
علينا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا على من لقيتم
من امتي بعدي السلام الاول فالاول الى يوم القيمة

٥ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے لعل والے اول والونکو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانۂ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال العيني حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى۔

ع٣٠ الحديث الثلثون المسلسل برواية نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام و اخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل وبنبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالى به على هذا العبد الذليل فجعل لى سندا متصلا بخليله ابراهيم عليه الصلوة والتسليم

اخبرني العلامة الشيخ عبد الله القدومى النابلسى اخبرني الشيخ

ف۱ یہ تیسویں حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپ نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک اکتالیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الکزبری عن[3] ابیه محمد الکزبری الدمشقی عن[4] احمد بن عبید
العطار الدمشقی عن[5] العلامة العجلونی محدث الشام عن[6] محمد بن علی
الکاملی الشافعی عن[7] محمد البطنینی عن[8] المحقق الشمس محمد المیدانی
عن[9] احمد الطیبی الکبیر عن[10] السید کمال الدین الحسینی عن[11] جمال الدین
ابن جماعة عن[12] البرهان الشامی عن[13] ابن العطار عن[14] الامام
محی الدین النووی قال فی تهذیبه اخبرنا[15] ابو محمد عبد الرحمن
ابن ابی عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسی انبانا[16] ابو حفص ابن طبرزد
انبانا[17] ابو الفتح الکرخی انبانا[18] القاضی ابو عامر انبانا[19] ابو محمد الجراحی انبانا[20]
ابو العباس المحبوبی انا[21] ابو عیسی الترمذی انا[22] عبد الله بن ابی زیاد
انبانا[23] سیار انبانا[24] عبد الواحد بن زیاد عن[25] عبد الرحمن بن اسحاق
عن[26] القاسم بن عبد الرحمن عن[27] ابیه عن[28] ابن مسعود رضی الله تعالی

سلہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری جانب سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایۃ شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بٹھانا ہے یعنے جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مومنین کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہٗ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی ھذا حدیث حسن انتھی تلت ورواہ ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اس حدیث کو سلسلہ میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ	٣١ الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن	علیہ وسلم تک اٹھائیس ٢٨ واسطے ہیں۔

٣١ و

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا [١١] شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری رحمہ اللہ مشافھۃ اخبرنا [١٢] شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن محمود المقری اخبرنا [١٣] شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش انا [١٤] ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

[٣١] اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ و غمزدہ کا رنج و غم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھروالوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں آذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہو گیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

أنا والدي أنا محمد بن ناصر الحافظ أنا أبو بكر محمد بن أحمد بن علي بن خلف أنا أبو عبد الرحمن السلمي أنا عبد الله بن موسى السلمي أنا الفضل بن عباس الكوفي حدثنا الحسن بن هارون الضبي ثنا عمر بن حفص بن غياث عن أبيه عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي ابن الحسين عن أبيه عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم حزينا فقال يا ابن أبي طالب أراك حزينا قلت هو كذلك قال فمر بعض أهلك يؤذن في أذنك فإنه دواء للهم قال ففعلت فزال عني —

قال الحسين رضي الله تعالى عنه جربته فوجدته كذلك قال علي بن الحسين جربته فوجدته كذلك قال محمد بن علي جربته فوجدته كذلك قال جعفر بن محمد جربته فوجدته كذلك قال حفص بن غياث جربته فوجدته كذلك قال عمر بن حفص جربته فوجدته كذلك قال الحسن بن هارون جربته فوجدته كذلك قال الفضل جربته فوجدته كذلك قال عبد الله بن موسى جربته الخ قال أبو عبد الرحمن جربته الخ قال أبو بكر جربته الخ قال

عبدالرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئا بلی جربتہ انا فوجدتہ کذلک قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبدالصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا السرمری یقول فیہ شیئا ولکن جربتہ الخ ھذا احدیث حسن التسلسل لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

٣٢ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوة الصبح

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا الامام العالم الزاھد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم رأیت الامام شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا شیخنا ظھیر الدین اسمعیل بن المظفر بن محمد ورأیتہ یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا ابوبکر عبداللہ بن

سلہ یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نماز ونمیں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ١٢
محمد عبدالہادی غفرلہ

محمد بن شابور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٥] ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٦]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ[١٧]
اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا[١٨]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ[١٩]
ثم سمعت السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن[٢٠]
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ يقول[٢١]
صليت خلف ابي عمران ورأيته يقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثني[٢٢] ان اباه كان يفعل ذلك قال[٢٣] حدثني ابي وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك ثم حدثني[٢٤] ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
ثم حدثني[٢٥] ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن[٢٦] ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله[١٥١] شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا رواه الحاكم فى الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث الواردة فى قنوته صلى الله عليه وسلم فى الفجر وغيره كلها محمولة على قنوت النوازل قال العلامة القارى فى شرح مسند الامام الاعظم واما ما رواه الدار قطنى وغيره عن انس رضى الله تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

---

١٥١ امام جزری رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کا شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شہرین فلم یقنت فی صلوۃ الغدوۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من صلوۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اہل الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ ظاہر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخرجہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦١٩) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بد دعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصرا پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائما قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر وغیرہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (٦٢١) پر

صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقنت فی صلوٰة الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتهی مختصرا

فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوٰة الصبح الا فی الوتر الا فی النوازل فانه یشرع القنوت فی الفجر وغیره کما یثبت من ثبت الروایات الصحیحة وقد اوردتها وبحثت علی هذه المسئلة وبسطتها فی الدرر الساطعة فی المسائل النافعة وفی رسالة القنوت فی النوازل

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	## الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة اٰیة الکرسی عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

٢٣

اخبرنی العلامة الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی ظاهر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن محمد بن سنة عن مولای الشریف محمد بن عبد الله عن النور علی الزیادی عن السید یوسف بن عبد الله الارمیونی عن الجلال السیوطی عن التقی بن فهد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲

سلہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو المظفر يوسف بن محمد السرمري الحنبلي رحمه الله تعالى مشافهة منه
لي بمنزله من المدرسة الحنبلية داخل دمشق المحروسة في الثالث
عشر من ذي الحجة سنة ست وستين وسبع مائة أنا[١٤] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقي أنا[١٥] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابي الجيش
البغدادي أنا[١٦] ابو محمد يوسف ابن الامام ابي الفرج عبد الرحمن
ابن علي بن الجوزي البكري أنا[١٧] والدي أنا[١٨] محمد بن ناصر الحافظ أنا[١٩]
محمد بن علي بن ميمون أنا[٢٠] محمد بن علي العلوي حدثنا[٢١] محمد بن عبد الله
ابن المطلب ثنا[٢٢] عبد الله بن ابي سفيان القرشي ثنا[٢٣] ابراهيم بن
عمر السكسكي ثنا[٢٤] محمد بن شعيب بن شابور حدثني[٢٥] عثمان بن ابي العاتكة
الهلالي عن[٢٦] علي بن يزيد انه اخبره[٢٧] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبره عن[٢٨] ابي امامة[٥١] الباهلي انه سمع[٢٩] علي بن ابي طالب رضي الله عنه
يقول ما ارى رجلا ادرك عقله الاسلام او ولد في الاسلام يبيت

---

۵١ ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا

بقیہ بر صفحہ (۶۲۳)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى آخرها
ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز
تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت
ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها ولا تركتها
منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت
هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ
حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك
اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال
ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل
قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني
فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا
الحديث ثم عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

× بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲ تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتی کہ میرے شیخ مولانا عبدالباری تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہٗ۔

هذا الحديث فی فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما ترکت
قرأتها منذ کتبت هذا الحدیث قال العلوی وما ترکت قرأتها فی
کل لیلة قبل المنام وفی دبر کل صلوٰة مفروضة منذ بلغنی فضل قرأتها
ثم ابن میمون وما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث واقرأها بعد
کل صلوٰة ثم ابن ناصر ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم عبد الرحمن
بن الجوزی وانا فما ترکت قرأتها عقیب الصلوات منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم ابو محمد ولدہ وانا ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم عبد الصمد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث
ثم ابو الثناء وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم الامام
السرهری وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الجزری
وانا فما ترکت قرأتها کل لیلة منذ بلغنی هذا الحدیث ولا ترکت
قرأتها عقیب الصلوات المکتوبات منذ بلغنی حدیث فضلها قال
ابن فهد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السیوطی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السید الازمیوی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال علی النیادی و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري واني
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ايضا من حديث المغيرة ابن شعبة وجابر وآما حديث قرأتها عقيب
الصلوات المكتوبة فاخبرنا به الحسن ابن احمد بن هلال الدقاق
مشافهة عن علي بن احمد المقدسي اخبرنا ابو المكارم اللبان في
كتابه اخبرنا ابو علي الحداد اخبرنا ابو نعيم الحافظ اخبرنا ابو الشيخ
ابن حيان حدثنا الوليد ثنا محمد بن الحسين بن يونس ثنا كثير بن يحيى
ثنا حفص بن عمر الرقاشي حدثنا عبد الله بن المحسن بن الحسن بن علي
ابن ابي طالب عن ابيه عن جده الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله
عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسي في
دبر الصلوة المكتوبة كان في ذمة الله الى الصلوة الاخرى
(واخبرنا) ابو علي الحسن بن هلال الصالحي فيما قرئ عليه واجازنيه اخبرنا
علي بن احمد كذلك اخبرنا محمد بن ابي زيد في كتابه اخبرنا محمود
ابن اسمعيل الصيرفي اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاه انا سليمان
ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن كيسان ثنا الحسين بن بشر
الطرسوسي عن محمد بن حمير عن محمد بن زياد الالهاني عن ابي

سلہ جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالی کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ آیة الکرسی

دبر کل صلوٰة مکتوبة لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت

هذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواه الطبرانی فی معجمه ورواه

ابن مردویه فی تفسیره من هذا الطریق ورواه النسائی فی الیوم

واللیلة عن الحسین بن بشر به واخرجه ابن حبان فی صحیحه من طریق

محمد بن حمیر وهو الحمصی من رجال البخاری عن محمد بن زیاد

الالهانی الحمصی وهو ایضا من رجال البخاری وهذا اسناد علی

شرط البخاری ۔ والعجب من ابن الجوزی کیف ادخله فی کتاب

الموضوعات انتهی ۔

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک	الحدیث الرابع والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم العید	(۳۳) یا (۳۵) واسطے ہیں ۔

۳۴

حدثنی الحافظ المحدث الشیخ شعیب المغربی بمکة المکرمة فی یوم عید الفطر

سلہ (دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

سلہ یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے دن سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے دن سنی ہے ۔ الحمد للہ میں نے بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۔

ح سمعت العلامة سليم البشري كذلك ح سمعت احمد منلا كذلك عن
الامير الصغير عن والده عن علي العدوي عن محمد عقيلة عن حسن
العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم
عيد الفطر ح واجازني به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم
عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد الفاسي في يوم عيد
عن محمد بن علي الحبشي المصري عن محمد السلولي العثماني عن محمد
صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في
يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس
محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن
محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص
ابن طبرزد ح انا ابو المواهب ابن ملوك سماعا في يوم عيد انا القاضي
ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الغطريف بجرجان في يوم عيد
ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحي النقشبندي
في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزيز عن والده ح شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فعلا فاجازة عن احمد النخلی ان لم یکن فعلا بیوم عید فاجازة ح
سمعت محمد البابلی بالمسجد الحرام فی یوم عید الفطر عن ابی النجا
سالم السنهوری عن محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا الحافظ
تقی الدین محمد الهاشمی سماعا علیه فی یوم الفطر بین الصلوة والخطبة
انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا ابو عبد الله
محمد الانصاری سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا الحافظ ابو عمرو عثمان
النوزری سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا ابو الحسن علی الجمیزی سماعا
علیه فی یوم عید فطر انا الحافظ ابو طاهر السلفی سماعا علیه فی یوم
عید انا ابو محمد عبید الله بن علی بن الابنوسی ببغداد فی یوم عید
اضحی انا القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد بن الغطریف
بجرجان فی یوم عید انا ابن خاهب الوراق فی یوم عید ح انا ابو عبد الله
احمد بن محمد فی یوم عید نا ابن جریج فی یوم عید ثنا عطاء بن رباح
فی یوم عید ح نا ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فی یوم عید قال شهدت
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم عید فطر او اضحی فلما فرغ

ف حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحی کی نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ رصفحہ آئندہ

من الصلوة اقبل علينا بوجهه فقال "ايها الناس قد اصبتم خيرا فمن احب ان ينصرف فلينصرف ومن احب ان يقيم حتى يسمع الخطبة فليقم" قال السيوطي غريب بهذا السياق وفى اسناده مقال وقد اخرجه ابوداؤد وابن ماجه والنسائى من حديث الفضل بن موسى الشيبانى عن ابن جريج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجة وصلى[۵] بنا العيد ثم قال قد قضينا الصلوٰة فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس ومن احب ان يذهب فليذهب - وللحديث طرق اخر مسلسلة من حديث سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالى عنه وفيها ضعف شديد قاله ابن الطيب وخرجه الحاكم من حديث يوسف وقال انه صحيح على شرطهما والديلمى ايضا فى مسنده مسلسلا قاله ايضا ابن الطيب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

[۵] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ع ۳۵

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا	تک چوبیس ۲۴ واسطے ہیں۔

سمعت الحافظ العلامۃ المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء

ثم سمعت السید علی الببلاوی المصری فی یوم عاشوراء ثم سمعت الامیر

الصغیر فی یوم عاشوراء ثم سمعت الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح

وسمعت العلامۃ الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ

العلماء بمکۃ المکرمۃ مولانا صالح کمال والعلامۃ الفھامۃ مولانا

المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء قالا سمعنا

السید علی طاھر الوتری یوم عاشوراء ثم سمعت احمد منۃ اللہ المصری

یوم عاشوراء ثم سمعت الامیر الکبیر یوم عاشوراء ثم سمعت عن

الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء سمعت الشیخ محمد

الزرقانی یوم عاشوراء ح والبیلاوی ایضا عن ابراھیم السقا

یوم عاشوراء عن الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن محمد

سلہ یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشورا کے دن سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمداللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشورا سنا ۱۴۱۱ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء
سمعت الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت الشیخ سالم السنهوری
یوم عاشوراء سمعت الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت[١٠]
امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت[١١]
فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءة عثمان الدیمی سمعت[١٢]
ابا الفرج ابن الشیخ یوم عاشوراء سمعت[١٣] ابا الحسن علی بن اسمعیل بن قریش فی یوم
عاشوراء سمعت[١٤] عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت[١٥] عن ابی حفص عمر بن
طبرزد یوم عاشوراء سمعت[١٦] عن ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری یوم عاشوراء
انبانا[١٧] ابو محمد علی بن الحسن الجوهری یوم عاشوراء انبانا[١٨] ابو الحسن
علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا[١٩] یوسف بن یعقوب
القاضی یوم عاشوراء انبانا[٢٠] ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا[٢١] حماد بن
زید یوم عاشوراء عن[٢٢] غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن[٢٣] عبد الله
ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن[٢٤] ابی قتادة قال ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال "صیام یوم عاشوراء انی احتسب
علی الله عز وجل ان یکفر السنة التی قبلها" هذا حدیث صحیح

سلہ یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ در صفحہ آئندہ)

انفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت
والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان
لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في
شرح مسلم

۳۶/

الحديث السادس والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

اسکی سندیں مجھ سے رسول اللہ صلعم تک ۲۷ (۲۱) سردار ہیں

ارويه عن العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن والده
عن السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن السيد عبد الرحمن ابن علوي
مولى البطيحاء عن السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن الشيخ
ابراهيم الكردي انا الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن
والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے۔ امام نووی رح نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ــه یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضى الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضى الدين الكبير ١٠ عن جده المحب
الاخير ١١ عن عم ابيه الامام ابي اليمن محمد ١٢ عن ابيه الشهاب احمد ١٣ عن
ابيه الامام رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابي بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابي بكر بن علي بن فارس الحسني الطبري المكي ١٤ قال انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن بحرمى المكي في الحرم الشريف ١٥ قال انا به السيد شرف
بقية السادة بجلب فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسيني ١٦ قال انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن علي بن ياسر الانصاري ١٧ قال حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن
علي بن الحسن بن عبيد الله بن علي بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن علي زين العابدين بن الحسين السبط
ابن علي كرم الله وجهه ورضى عنهم ١٨ قال حدثنا والدى علي يعني ابن ابي
طالب ١٩ حدثني والدى ابو طالب الحسن النقيب ٢٠ حدثني
والدى عبيد الله ٢١ ثني والدى محمد ٢٢ ثني والدى عبيد الله ٢٣ ثني
والدى علي ٢٤ ثني والدى الحسن ٢٥ ثني والدى الحسين وهو اول من دخل

بلخ قثنی[26] والدی جعفر الملقب بالحجة ثنی[27] والدی عبد الله هو الاعرج
ثنی[28] والدی الحسین الاصغر ثنی[29] والدی علی زین العابدین قال ثنی[30]
والدی الشہید احد الریحانتین الحسین قال حدثنی[31] والدی امیر المومنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
"لیس[51] الخبر کالمعاینة" وبہذا الاسناد قال "الحرب[52]
خدعة" وبہ الیہ قال "المسلم[53] مرآة المسلم" وبہ الیہ قال "المستشار[54]
مؤتمن" وبہ الیہ قال "الدال[55] علی الخیر کفاعلہ" وبہ الیہ
قال "استعینوا[56] علی الحوائج بالکتمان" وبہ الیہ قال
"اتقوا[57] النار ولو بشق تمرة" وبہ الیہ قال "الدنیا[58] سجن
المؤمن وجنة الکافر" وبہ الیہ قال "الحیاء[59] خیر کلہ"

۵۱ سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی جیسی نہیں ہو سکتی یعنے دیکھی ہوئی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوئی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ * مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ ۵۲ جنگ مکر ہے ۱۲ ۵۳ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہیے سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ ۵۴ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہے تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہیے کہ اسکی باتوں کو بطور امانت محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ ۵۵ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ ۵۶ اپنی حاجتوں کے برآنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ ۵۷ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے یعنے زیادہ خیرات نکرسکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ ۵۸ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ ۵۹ حیا سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قم "عدۃ[١٠] المؤمن کاخذ الکف" وبہ الیہ قم "لایحل[١١] لمؤمن ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام" وبہ الیہ قم "لیس[١٢] منا من غشنا" وبہ الیہ قم "ما[١٣] قل وکفی خیر مما کثر والھی" وبہ الیہ قم "الراجع[١٤] فی ھبتہ کالراجع فی قیئہ" وبہ الیہ قم "البلاء[١٥] مؤکل بالمنطق" وبہ الیہ قم "الناس[١٦] کاسنان المشط" وبہ الیہ قم "الغنی[١٧] غنی النفس" وبہ الیہ قم "السعید[١٨] من وعظ بغیرہ" وبہ الیہ قم "ان من[١٩] الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا" وبہ الیہ قم "عفو[٢٠] الملوک ابقاء للملک" وبہ الیہ قم "المرء[٢١] مع من احب" وبہ الیہ قم "ما ھلک[٢٢] امرأ

---

[١٠] مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ١٢ [١١] کسی مومن کو اپنے بھائی سے تین روز سے زیادہ دکینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ١٢ [١٢] جسنے ہمکو دہوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ١٢ [١٣] لہو یعنے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایۃ کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ١٢ [١٤] کیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ١٢ [١٥] بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے [١٦] لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں [١٧] توانگری دل کی توانگری ہے [١٨] نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت ونصیحت اختیار کرے [١٩] بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ١٢ [٢٠] بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ١٢ [٢١] آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ١٢ [٢٢] اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

عرف قدرہ" وبہ الیہ ۲ قہ "الولد للفراش وللعاهر الحجر"[۵۲۳] و

بہ الیہ قہ "الید العلیا خیر من الید السفلی"[۵۲۴] وبہ الیہ ۲ قہ "لا یشکر

اللہ من لا یشکر الناس"[۵۲۵] وبہ الیہ ۲ قہ "حبک الشیئ یعمی و یصم"[۵۲۶]

وبہ الیہ قہ "جبلت القلوب علی حب من احسن الیها و بغض[۵۲۷]

من اساء علیها" وبہ الیہ قہ "التائب من الذنب کمن[۵۲۸]

لا ذنب له" وبہ الیہ قہ "الشاهد یری ما لا یری الغائب"[۵۲۹]

وبہ الیہ ۲ قہ "اذا جاء کم کریم قوم فاکرموه"[۵۳۰] "الیمین الفاجرة[۵۳۱]

تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ قہ "من قتل دون ماله فهو شهید"[۵۳۲]

۵۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۵۲۴ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۵۲۵ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر در حقیقت اللہ تعالی کا ناشکر ہے ۱۲ ۵۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکے عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۵۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۵۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۵۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۵۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۵۳۱ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث تفرقہ ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ۵۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے

وبه الیه قم "الاعمال[۵۳۳] بالنیة" وبه الیه قم "سید[۵۳۴] القوم خادمهم"
وبه الیه قم "خیر[۵۳۵] الامور اوسطها" وبه الیه قم "اللهم[۵۳۶] بارک لامتی
فی بکورها یوم الخمیس" وبه الیه قم "کاد[۵۳۷] الفقر ان یکون کفرا"
وبه الیه قم "السفر[۵۳۸] قطعة من العذاب" وبه الیه قم "المجالس[۵۳۹]
بالامانة" وبه الیه قم "خیر[۵۴۰] الزاد التقوی" فهذه اربعون
حدیثا بسند واحد وغالب متونها من الاحادیث الشهیرة التی
هی من جوامع کلم خیر البریة واسناده ظاهر علیه لوائح الصدق
والقبول والله تعالی اعلم۔

۵۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ۵۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ۵۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں۔ یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عز اسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ۵۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے دن برکت عطا فرما ۱۲ ۵۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ۱۲ ۵۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ۵۳۹ مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں ۱۲ ۵۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس[۴۰] صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبید الہادی غفر اللہ لہٗ

کتبہٗ محمد فیاض خان غفر اللہ لہٗ

٣٧

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۳ تینتیس واسطے ہیں

الحدیث[1] السابع[2] والثلثون المسلسل بالسادة الحنفية رحمهم الله تعالى الى الامام الهمام نعمان بن ثابت رضى الله عنه

فاقول ارويه عن[1] العلامة الشيخ اسعد الدهان الحنفی عن[2] الحسين الجسر الطرابلسی الحنفی عن[3] علاء الدين عابدين الحنفی عن[4] ابيه محمد امين عابدين الحنفی صاحب رد المحتار وارويه ايضا عن[1] ابی الفيض عبد الستار الحنفی عن[2] الشيخ ادريس الحنفی عن[3] محمد امين ابن عابدين صاحب رد المحتار عن[4] ابی الفضل محمد شاكر الحنفی عن[5] فقيه الشام المنلا علی التركمانی الحنفی عن[6] الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن[7] المفتی علاء الدين الحصكفی الحنفی عن[8] خير الدين الرملی الحنفی عن[9] محمد بن السراج الحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن يونس الشهير بابن الشلبی[2] الحنفی عن[11] ابراهيم الكركی الحنفی صاحب الفيض عن[12] امين الدين يحيی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[13]

---

[1] یہ سینتیسویں ۳۷ حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

[2] بكسر فسكون وتقديم اللام على الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار - محمد عبد الباری كان الله تعالیٰ له

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[۱۴] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی عن[۱۵] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی عن[۱۶] جدہ تاج الشریعۃ محمود الحنفی عن[۱۷] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی عن[۱۸] ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراھیم المحبوبی الحنفی عن[۱۹] محمد ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[۲۰] شمس الائمۃ ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[۲۱] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد الحلوانی[۱] الحنفی عن[۲۲] القاضی ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن[۲۳] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[۲۴] عبد اللہ بن محمد الحارثی الحنفی عن[۲۵] ابی حفص محمد البخاری الحنفی عن[۲۶] والدہ ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی عن[۲۷] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[۲۸] الامام الھمام سراج اللہ الملک العلام امام الائمۃ وسلطان ھذہ الامۃ ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ امام کل حنفی عن[۲۹]

---

[۱] الحلوانی - اتفقوا علی انہ نسبتہ الی بیع الحلواء واما النسبۃ الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط ھذا اللفظ ثلثۃ اقوال - بفتح الحاء المھملۃ وبالھمزۃ فی آخرہ وبفتح الحاء وآخرہ نون - وبضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتھی مختصرا ملخصا من مقدمۃ عمدۃ الرعایۃ

محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد[۳۰] عن ابراهیم النخعی عن علقمة[۳۱] بن مرثد عن عبد الله[۳۲] بن بریدة

عن[۳۳] ابیه قال۔ کان[۱] رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث جیشا

او سریة اوصی الی صاحبها بتقوی الله فی نفسه خاصة واوصی

لمن معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا بسم الله وفی سبیل

الله وقاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا

ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین

فادعهم الی ثلث خصال فایتهن ما اجابوک فاقبل منهم

وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوک

فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول عن دارهم

الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلک فلهم

ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان

[۱] حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقویٰ کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مُثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تیرا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گزشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہو کر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تو نے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ ورسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ ورسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ ورسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسباب کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں بھی سے رسول اکرم صلی اللہ	الحديث الثامن والثلثون ۳۸ المسلسل كذلك	علیہ وسلم تک ۳۲ بتیس واسطے ہیں۔

اروية عن الشيخ[۱] صالح كمال الحنفي عن والده[۲] صديق كمال الحنفي عن[۳] عبدالله سراج الحنفي شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن[۴] عمر بن عبدالكريم الحنفي عن مفتي[۵] الاحناف عبدالملك بن عبدالمنعم القلعي الحنفي عن[۶] والده عبدالمنعم الحنفي عن[۷] ابيه تاج الدين الحنفي عن الشيخ[۸] حسن العجيمي الحنفي عن[۹] عبدالغني النابلسي الحنفي قال حدثنا[۱۰] شيخنا عبدالباقي الحنبلي ثم حدثنا[۱۱] الشيخ موسى الحنفي ثم[۱۲] انا الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفي ثم[۱۳] انا شمس الدين الحنفي انا[۱۴] قاضي القضاة لسان الدين الحنفي انا[۱۵] والدي سري الدين عبدالبر بن

ـــــــــــــ

[۱] اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور رہا ۱۲ محمد عبدالہادی غفرالله لہ

الشحنة الحنفی انا[١٦] زین الدین ابن قطلوبغا الحنفی انا[١٧] امین الدین الحنفی انا[١٨] قوام الدین محمد الاکفانی الحنفی انا[١٩] عز الدین الحنفی انا[٢٠] حافظ الدین محمد الحنفی انا[٢١] محمد بن عبد اللہ الحنفی انا[٢٢] بدر الدین عمر بن عبد الکریم الحنفی انا[٢٣] عبد الرحمن الکرمانی الحنفی انا[٢٤] القاضی محمد بن الحسن الحنفی انا[٢٥] القاضی ابو زید الدبوسی الحنفی انا[٢٦] القاضی ابو حفص الحنفی الفقیہ علی النسفی انا[٢٧] ابو بکر بن محمد بن الفضل الحنفی انا[٢٨] ابو محمد عبد اللہ السبذمونی انا[٢٩] ابو حفص الصغیر الحنفی انا[٣٠] والدی ابو حفص الکبیر احمد الحنفی انا[٣١] الامام محمد ابن الحسن الشیبانی الحنفی انا الامام الاعظم ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبد اللہ بن ابی حبیبۃ الانصاری الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول[١] کنت ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

---

[١] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا الٰه الا الله وانی رسول الله وجبت له الجنة" قلت وان زنی وان سرق قال فسار ساعة فعاد لکلامه فقلت وان زنی وان سرق قال صلی الله علیه وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه یحدث بهذا الحدیث کل جمعة عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم ویضع اصبعه علی انفه ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج البخاری نحوه فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه بقصة طویلة

۳۹

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	**الحدیث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعیین رحمهم الله تعالیٰ الی الامام الشافعی رضی الله عنه**	علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

اخبرنی الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن والده السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دہوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذٰلک یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ ۳۹ انچالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمۃ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ و لوالدیہ

عن[3] السيد عبد الرحمن بن نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل الشافعي عن[4] ابيه نفيس الدين سليمان بن يحيى الشافعي
عن[5] احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل الشافعي عن[6] احمد بن احمد
ابن حمزة الرملي الشافعي عن[7] شيخ الاسلام زكريا الانصاري الشافعي
عن[8] الحافظ ابن حجر الشافعي عن[9] الزين العراقي عن[10] العلاء ابن
العطار عن[11] مرجح المذهب محي الدين النووي الشافعي عن[12] الكمال
ابن سلال الاربلي الشافعي عن[13] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغير عن[14] عبد الغفار القزويني عن[15] ابي القاسم الرافعي الشافعي عن[16] محمد
ابن الفضل الشافعي عن[17] محمد بن يحيى النيسابوري عن[18] الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالي الشافعي عن[19] امام الحرمين ابي
المعالي عبد الملك بن عبد الله بن يوسف الجويني الشافعي عن[20]
ابيه ابي محمد عبد الله الجويني الشافعي عن[21] عبد الله بن احمد القفال المروزي
عن[22] ابي زيد محمد بن احمد المروزي عن[23] ابراهيم بن احمد المروزي عن[24] ابراهيم
ابن شريح الباز الاشهب عن[25] ابي العباس عثمان الانماطي عن[26] (ابي القاسم)
ابراهيم المزني عن[27] امام المسلمين ناصر سنة سيد المرسلين محمد

ابن ادریس ابی عبد اللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن
السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی عن[۲۸]
مسلم بن خالد الزنجی عن[۲۹] ابن جریج عن[۳۰] عمرو بن یحیی المازنی
عن[۳۱] محمد بن یحیی بن حبان عن[۳۲] عمہ واسع بن حبان عن[۳۳]
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم[۱]
انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔

اس حدیث میں حضرت اور رسول اللہ صلی اللہ | ## الحدیث[۲] الاربعون المسلسل کذالک | علیہ وسلم کے درمیان ۲۷ شافعی واسطے ہیں۔

ح ۴۰

اخبرنا[۱] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[۲] السید احمد دحلان
الشافعی عن[۳] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[۴] احمد بن عبید
العطار الشافعی عن[۵] الامام العجلونی الشافعی عن[۶] مفتی الشافعیۃ
بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[۷] والدہ الشیخ عبد الکریم
الشافعی عن[۸] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[۹] البدر الشافعی عن[۱۰]
الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[۱۱] علم الدین البلقینی

---

[۱] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲ [۲] یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن [١٢] والدہ سراج الدین الشافعی قال [١٣] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی ثم [١٤] اخبرنا شرف الدین الدمیاطی الشافعی ثم [١٥] اخبرنا عبد العظیم المنذری الشافعی ثم [١٦] اخبرنا العلامۃ علی بن المفضل المقدسی الشافعی ثم [١٧] انا ابو طاہر السلفی الشافعی ثم [١٨] اخبرنا الکیا الہراسی الشافعی ثم [١٩] اخبرنا امام الحرمین الشافعی ثم [٢٠] اخبرنا والدی الجوینی الشافعی [٢١] اخبرنا ابوبکر الجیزی الشافعی [٢٢] اخبرنا ابو العباس الاصم الشافعی [٢٣] اخبرنا الربیع بن سلیمان الشافعی [٢٤] اخبرنا الامام الشافعی عن [٢٥] الامام مالک عن نافع [٢٦] عن ابن عمر [٢٧] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال [٥١] المتبایعان

کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک بہ اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	**الحدیث الحادی والاربعون [٥٢] المسلسل بالفقہاء المالکیۃ رحمہم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ**	علیہ وسلم تک چھبیس [٢٦] واسطے ہیں

٤١

[٥١] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث امام شافعی رح کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ١٢ [٥٢] اکتالیسویں حدیث۔ اس کا ہر راوی مالکی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ١٢

فنقول حدثنا[1] شیخنا الشیخ شعیب المحدث المالکی عن[2] الشیخ سلیم
البشری المالکی عن[3] احمد منة الله المالکی ح وحدثنا[1] ایضا شیخنا
عبدالجلیل المالکی عن[2] احمد منة الله المالکی عن[3] محمد الامیر المالکی
عن[4] علی بن محمد بن علی السقاط المالکی عن[5] السید محمد الزرقانی
المالکی عن[6] والده السید عبدالباقی المالکی قال اخبرنا[7] الشیخ
ابراهیم اللقانی المالکی اخبرنا[8] سالم السنهوری المالکی اخبرنا[9] ناصر
الدین اللقانی المالکی انا[10] ابو السعادات محمد بن عبدالمعطی
المالکی انا[11] جدی محی الدین بن عبدالقادر المالکی انا[12] محمد
ابن عیسی المالکی انا[13] زین الدین بن خلدون المالکی انا[14] ابوالقاسم
عبدالرحمن بن محمد المالکی انا[15] علم الدین محمد بن الحسین المالکی (هو صاحب التاریخ المشهور ۱۲)
انا[16] عبدالعزیز بن عبدالوهاب المالکی انا[17] جدی اسمعیل المالکی
انا[18] محمد بن الوکیل المالکی انا[19] سلیمان بن خلف الباجی المالکی
انا[20] یونس بن عبدالله المالکی انا[21] یحیی بن عبدالله اللیثی المالکی
انا[22] عبیدالله بن یحیی المالکی انا[23] والدی یحیی بن یحیی المالکی
اخبرنا[24] الامام ابو عبدالله مالک بن انس امام کل مالکی عن[25]

ابن شہاب عن انس رضی اللہ عنہ قال کنا نصلی العصر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یذھب الذاھب الی قباء فیاتیھم والشمس مرتفعۃ" حدیث متفق علیہ مسلسل بالفقہاء المالکیۃ۔

۴۲ الحدیث الثانی والاربعون المسلسل بالصوالحۃ وبالحنابلۃ فی اکثرہ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس ۲۰ واسطے ہیں۔

اَرْوِیہ عن شیخی المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن الشیخ حسن بن عمر الشطی عن مصطفی الرحیبانی عن احمد البعلی حدثنا ابو المواھب الحنبلی حدثنا والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنی محمد شمس الدین المیدانی حدثنا شہاب الدین احمد الطیبی الکبیر حدثنا ابو البقا السید کمال الدین ابن حمزہ اخبرنا ابو العباس احمد بن عبد الہادی الصالحی الحنبلی انبانا الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

۵۱ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و مؤطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲

۵۲ بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

أخبرنا[14] ابو حفص بن طبرزد الحنبلي انبانا[14] ابو بكر محمد بن عبد الباقي الحنبلي حدثنا[15] ابو اسحق ابراهيم بن عمر البرمكي الحنبلي انبانا[16] ابو محمد عبد الله بن ابراهيم بن ايوب بن ماسي أخبرنا[17] ابو مسلم ابراهيم ابن عبد الله الكجي حدثنا[18] محمد بن عبد الله الانصاري حدثنا[19] سليمان التيمي عن[20] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم «من[51] كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار» وهذا الحديث صحيح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغيره وهو من ثلاثيات البخاري وقد اتفق الشيخان على اخراجه واخرجه ايضا احمد وابو داؤد والترمذي والنسائي وغيرهم بل هو متواتر كما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں آپ کے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	**الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالى الى الامام احمد رضي الله تعالى عنه في غالبه**	درمیان بیس ۲۰ واسطے ہیں۔

[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

[52] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

آرویہ عن[١] شیخی العلامۃ المحدث الفہامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن[٢] الشیخ عمر المعروف بالشطی عن[٣] الشیخ مصطفی الرحیبانی عن[٤] الشیخ احمد البعلی حدثنا[٥] ابو المواہب الحنبلی حدثنا[٦] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنا[٧] عبد الرحمن[٨] البہوتی الحنبلی حدثنا[٨] تقی الدین ابن النجار الفتوحی الحنبلی حدثنا[٩] والدی احمد القاضی الحنبلی حدثنا[١٠] بدر الدین الصفدی[١١] القاہری الحنبلی حدثنا[١١] ابو البرکات احمد الحنبلی حدثنا[١٢] ابو علی الحنبل بن عبد اللہ الرصافی الحنبلی حدثنا[١٣] ابو القاسم ہبۃ اللہ بن محمد الحنبلی حدثنا[١٤] ابو علی الحسن بن علی الحنبلی حدثنا[١٥] ابو بکر احمد بن جعفر الحنبلی حدثنا[١٦] عبد اللہ بن الامام احمد الحنبلی حدثنا[١٧] ابی احمد بن محمد بن حنبل امام کل حنبلی عن[١٨] ابی عدی عن[١٩] حمید عن[٢٠] انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [سلہ] اذا اراد اللہ بعبد

خیرا استعملہ قالوا کیف یستعملہ قال یوفقہ لعمل صالح

سلہ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

(بقیہ بر صفحۂ آئندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثي بهذا السند عن الامام احمد عن
ابي عيينة عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ولموضع[۵۱] سوط
احدكم في الجنة خير من الدنيا وما فيها۔

۴۴

الحديث[۵۲] الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ

(اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بتیس[۳۲] واسطے ہیں)

ارويه بالاجازة العلامة اخبرني العلامة الحافظ الشيخ شعيب
المحدث المغربي عن الحافظ الشيخ سليم البشري عن الحافظ
احمد منة الله الازهري عن الحافظ الامير الكبير المصري
ح وارويه عاليا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن
سليمان حسب الله المصري عن الحافظ عبد الغني الدمياطي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام پر وہ دل کا قصد کرتا ہے ایس اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس بات کا علم ہو جائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۵۲ چوالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن الحافظ الامير الكبير عن الحافظ علي بن احمد الصعيدي عن
الحافظ محمد عقيلة عن الحافظ حسن العجيمي عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزي عن الحافظ الامام السيوطي
ح وارويه اعلى منه عن العلامة المحدث الحافظ الحبيب حسين
الحبشي عن والده الحافظ محمد الحبشي عن الحافظ الشيخ عمر العطار
عن الحافظ الشيخ صالح الفلاني عن الحافظ محمد بن سنة
عن الحافظ الشريف محمد عن الحافظ بدر الدين الكرخي عن
الحافظ السيوطي قال في الجياد اروي هذا الحديث اجازة عامة ان
لم تكن خاصة ولم ارو عنه غير هذا الحديث - اخبرني حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرني الحافظ علم الدين صالح البلقيني
عن والده الحافظ ابي حفص عمر البلقيني قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزي قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسي قال حدثنا الحافظ ابو طاهر
السلفي قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم النرسي قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماكولا قال حدثنا الحافظ ابو بكر الخطيب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال[۲۰] حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال

حدثنا[۲۱] ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی

هسنجان قال[۲۲] حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل

قال[۲۳] حدثنا احمد بن حنبل حدثنا[۲۴] زهیر بن حرب قال[۲۵] حدثنا یحیی بن

معین قال[۲۶] حدثنا علی بن المدینی قال[۲۷] حدثنا عبید الله بن معاذ

قال[۲۸] حدثنا ابی قال[۲۹] حدثنا شعبة عن[۳۰] ابی بکر بن حفص[ن] عن[۳۱] ابی سلمة

ن: ابی حفص

عن[۳۲] عائشة رضی الله تعالی عنها قالت "کن[۱] ازواج النبی

صلی الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون

کالوفرة" اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اھ

علیه وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔	الحدیث الخامس[۲] والاربعون المسلسل بالقضاۃ	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ

ع ۴۵

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

[۱] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سروں کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[۲] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضي الجبل رحمه الله تعالى فيما شافهني به عن[١٢] الشيخ الامام القاضي تقي الدين سليمان بن حمزة الحنبلي عن[١٣] عم ابيه القاضي الامام شيخ الاسلام ابي الفرج عبد الرحمن بن شيخ الاسلام ابي عمر ثنا[١٤] أخبرنا الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي القاضي[١٦] في فنه كتابة أخبرنا[١٥] علي بن يحيي المدبر القاضي اخبرنا القاضي ابو بكر محمد بن عبد الباقي أخبرنا[١٧] القاضي هناد بن ابراهيم اخبرنا[١٨] القاضي ابو البحر زيد بن سعد بن محمد الحافظ حدثنا[١٩] القاضي ابو بكر محمد بن علي بن عبد العزيز البصري حدثنا[٢٠] القاضي ابو الحسن علي بن محمد بن الحسن الشافعي اخبرنا[٢١] القاضي ابو عمر محمد بن يوسف بن يعقوب حدثنا[٢٢] ابي القاضي يوسف ابن يعقوب حدثنا[٢٣] القاضي اسمعيل بن اسحق حدثنا[٢٤] القاضي محمد بن مسلمة حدثنا[٢٥] القاضي مالك بن انس حدثنا[٢٦] القاضي سليمان بن ابي ربيعة حدثنا[٢٧] القاضي شريح حدثنا[٢٨] امير المؤمنين اقضى الامة علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قال **قال**

رسول الله صلى الله عليه وسلم "شموا النرجس ولو في اليوم مرة ولو في الشهر مرة ولو في السنة مرة ولو في الدهر مرة فان في القلب حبة من الجنون والجذام والبرص لا يقطعها الا شم النرجس" هذا الحديث رويناه هكذا مسلسلا بالقضاة من هذا الطريق بهذا اللفظ انتهى قلت وللمحدثين في هذا الحديث كلام بل صرح بعضهم انه موضوع والله تعالى اعلم

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۴) واسطے ہیں	الحديث السادس والاربعون [۴۶] المسلسل بالثقات [۵۲]	اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ

٤٦ء

اخبرني [۱] الشيخ عبد الجليل برادة المدني وكان ثقة [۲] قال اخبرني السيد اسمعيل البرزنجي وكان ثقة [۳] قال اخبرني صالح الفلاني وكان

[۵۱] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں یعنی یعنے اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے اور اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھکر عمل نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

[۵۲] یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاۃ کا سلسلہ ہے یعنے اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ثقة اخبرنا[٧] محمد بن سنة الفلانی وکان ثقة ح اخبرنا[٨] الشریف محمد بن عبدالله وکان ثقة ح اخبرنا[٩] السراج عمر بن الجائی ح اخبرنا[١٠] الحافظ السیوطی وکان ثقة ح اخبرنا[١١] ابوالقاسم عمر ابن فهد وکان ثقة ح اخبرنا[٩] الامام الجزری وکان ثقة ح فی اسنی المطالب اخبرنا[١٠] شیخنا الامام محمد بن احمد قراءة علیه وکان ثقة ح اخبرنا[١١] شیخنا ابوالحسن بن احمد سماعا وکان ثقة ح اخبرنا[١٢] ابوعلی البغدادی وکان ثقة ح اخبرنا[١٣] ابوالقاسم الشیبانی وکان ثقة اخبرنا[١٤] الحسن بن محمد التمیمی وکان ثقة اخبرنا[١٥] ابن مالک وکان ثقة حدثنا[١٦] عبدالله بن احمد بن محمد وکان ثقة حدثنی[١٧] ابی وکان ثقة حدثنا[١٨] وکیع وکان ثقة حدثنا[١٩] مسعر وسفیان (الثوری) وکانا ثقتین عن[٢٠] عثمان ابن المغیرة الثقفی عن[٢١] علی بن ربیعة الوالبی عن[٢٢] اسماء ابن الحکم الفزاری عن[٢٣] علی رضی الله تعالی عنه قال کنت اذا سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله بما شاء منه واذا حدثنی غیره استحلفته فاذا حلف لی صدقته

وان ابا بكر حدثني وصدق ابو بكر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال "ما من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء (قال مسعر) فيصلي (وقال سفيان) ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله الا غفر له" هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه ابو داود وسكت عليه والترمذي وقال حسن والنسائي وابن ماجه

٤٧

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۳ تینتیس واسطے ہیں۔

الحديث السابع والاربعون المسلسل بالسادة الصوفية نفعنا الله بهم

اروية عن اشياخنا الثلاثة العلامة محمد حسب الله والعلامة عبد الجليل والعلامة محمد عبد الحق الصوفيين كلهم عن الشيخ عبد الغنى الصوفي عن الشيخ عابد الصوفي عن عمه محمد

ؔ یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ ؔ سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسين الصوفي عن[٥] محمد السمان الصوفي عن[٦] عبد الله بن
سالم البصري الصوفي عن[٧] الشيخ البابلي الصوفي عن[٨] الزين بن
عبد الله بن محمد النحريري الحنفي الصوفي عن[٩] الجمال يوسف
ابن شيخ الاسلام زكريا الانصاري الصوفي عن[١٠] ابيه شيخ الاسلام
زكريا الصوفي عن[١١] شرف الدين المراغي الصوفي عن[١٢] الزين
عبد الرحيم العراقي الصوفي عن[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدي
المقدسي الصوفي عن[١٤] الجمال داود العطار الصوفي باجازته عن[١٥]
محي الدين النووي الصوفي بروايته عن[١٦] الشيخ الاكبر محي الدين
ابن عربي الحاتمي الصوفي عن[١٧] البرهان ابي الفتوح نصر بن محمد
الحضرمي الصوفي عن[١٨] القطب الرباني السيد عبد القادر الحضرمی
الجيلاني الصوفي بسماعه على[١٩] ابي الفتح محمد عبد الباقي المعروف
بابن البطي الصوفي باجازته من[٢٠] رزق الله بن عبد الوهاب
اليمني الصوفي عن[٢١] شيخ الصوفية بخراسان ابي عبد الرحمن
محمد بن الحسين بن موسى الازدي السلمي الصوفي حدثنا[٢٢] عبد الواحد
ابن علي السياري الصوفي انا[٢٣] خالي بن القاسم السياري الصوفي

انا[٢٤] احمد بن عباد بن مسلم[٢٥] نا محمد بن عبيدة الصوفی انا[٢٦] عبد الله
ابن عبید العامری الصوفی[٢٧] انا سورة بن شداد الصوفی[٢٨] عن
سفیان الثوری[٢٩] عن ابراهیم بن ادهم الصوفی[٣٠] عن موسی بن عبید
الراعی الصوفی[٣١] عن اویس القرنی[٣٢] عن علی رضی الله عنه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم[ف] ان لله تعالی تسعة
وتسعین اسما مائة غیر واحد ما من عبد یدعو بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر یحب الوتر هو الله
الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم الملک القدوس
الی الصبور

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ	الحدیث[٥٢] الثامن[٥١] الاربعون المسلسل بالصوفية[٥٣] ایضا قدس الله اسرارهم	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تینتیس واسطے ہیں۔

٤٨

ف[١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنی اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو مذکور ہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں ١٢
ف[٢] اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے ف[٣] استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا من صفی سره عن الکدر وامتلی قلبه من العبر وانقطع الی الله عن البشر واستوی عنده الذهب والمدر یعنی صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حدثني[1] عبد الجليل برادہ الصوفي عن[2] احمد منة الله المصري الصوفي عن[3] احمد بن عبيد العطار الصوفي عن[4] العلامة العجلوني الصوفي قال في ثبته حدثنا اجازة شيخنا الملا الياس الكوردي الصوفي عن[5] ابراهيم الكوراني ثم المدني الصوفي عن[6] شيخه العارف احمد القشاشي الصوفي عن[7] ابي المواهب احمد بن علي الشناوي الصوفي عن[8] والده العارف نور الدين علي بن عبد القدوس الصوفي عن[9] الشيخ العارف عبد الوهاب الشعراني الصوفي عن[10] شيخ الاسلام زكريا بن محمد الصوفي عن[11] العارف شرف الدين ابي الفتح محمد بن زين الدين الاموي المراغي ثم المدني الصوفي عن[12] شرف الدين اسمعيل بن ابراهيم الهاشمي الزبيدي الجبرتي الصوفي باجازته العامة عن[13] المسند المعمر ابي الحسن علي بن عمر الواني الصوفي باجازته العامة عن[14] العارف بالله سيد محي الدين ابن العربي الصوفي عن[15]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک برابر ہوں۔ اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف على الصفا وسلك طريق المصطفى واطعم الهوى ذوق الجفا وكانت الدنيا منه على القفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید خاتم صفحہ ۱۲۶

جمال الدین یونس بن یحیی الهاشمی الصوفی عن[17] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن[18] ابی اسمٰعیل عبد اللہ بن محمد
ابن مت الانصاری الهروی الحافظ الفقیہ المفسر المحقق
الصوفی انہ قال فی کتابہ منازل السائرین اخبرنا[19] حمزۃ
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[20] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الهاشمی الصوفی ثم سمعت[21] ابا عبد اللہ علان بن زید
الصوفی بالبصرۃ ثم سمعت[22] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[23] الجنید
الصوفی ثم سمعت[24] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[25] معروف
الکرخی الصوفی عن[26] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[27] ابیہ محمد الباقر
الصوفی عن[28] ابیہ علی عن[29] ابیہ الامام الحسین بن علی عن[30] علی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب الحق غربۃ"[1] قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الهروی حدیث غریب
قال فهو من روایۃ جعفر الصادق عن الباقر عن ابیہ عن الامام

---

[1] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنی حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہ

الحسين عن علی رضی الله عنه رفعه اهـ ورواه السيوطی فی جياد المسلسلات بلفظ آخر من طريق آخر عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال "طلب[1] الحق فريضة" وقال فيه قال السلفی هذا حديث غريب المتن عزيز الاسناد وحسن من رواية الصوفية الزهاد اهـ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والاربعون[2] المسلسل بالصوفية ايضا نفعنا الله بهم ؀	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں ۔

۴۹ ع

وبالسند الی العلامة العجلونی الصوفی قال اجازنا به شيخنا محمد ابو الطاهر الصوفی عن والده الشيخ ابراهيم الكورانی الصوفی عن شيخه العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی بسنده السابق فيما قبله الی العارف بالله تعالی الشيخ محی الدين محمد بن العربی الصوفی عن الزاهد عبد الوهاب بن علی البغدادی الصوفی بقراءته علی ابی الفضل احمد بن طاهر الصوفی

---

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲
[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشيخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی

عن[19] شیخ الصوفیة بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی قال[20] اخبرنا

ابو الحسن منصور بن عبد الله الذہبی[21] ببغداد اخبرنا ابو عمرو

عثمان بن حجرة الکازرونی بها[22] حدثنا احمد بن الحسین المصری

الصوفی المعروف بابن الحمصی[23] ثنا علی بن جعفر البغدادی الصوفی

ثنا ابو موسی الدیبلی[24] حدثنا[25] ابو یزید البسطامی الصوفی[26] حدثنا

ابو عبد الرحمن السدی الصوفی[27] عن عمرو بن قیس الملائی

الصوفی[28] عن عطیة العوفی الصوفی[29] عن ابی سعید الخدری[30] رض

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم[1] ان من ضعف

الیقین ان ترضی الناس بسخط الله وان تحمدهم

علی رزق الله وان تذمهم علی ما لم یؤتک الله

ان رزق الله لا یجره حرص حریص ولا یرده کره

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کیے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت و جلال سے آسایش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج و غم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

كاره ان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح فى الرضى وجعل الهم والخوف فى الشك والسخط"

وله شاهد من وجه آخر على خرجه ابو نعيم عن ابن مسعود رفعه "لا ترضين احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا على فضل الله ولا تذمن احدا على ما لم يؤتك الله فان رزق الله تعالى لا يسوقه اليك حرص حريص ولا يرده عنك كره كاره ان الله تعالى بقسطه وعدله جعل الروح والفرح فى الرضى واليقين وجعل الهم والحزن والشك فى السخط" وله شاهد ايضا عن ابن مسعود ايضا اخرجه ابن ابى الدنيا عنه بلفظ "ان الروح والفرح فى اليقين والرضى وان الغم والحزن فى الشك والسخط" انتهى مختصرا۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	**الحديث الخمسون المسلسل بالصوفية ايضا**	علیہ وسلم تک ۲۶ چھبیس واسطے ہیں

۵۰

۵۱ اس حدیث کا بھی مطلب تقریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

۵۲ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی[١٨] الدین بن العربی عن[١٩] ابی الخیر احمد ابن اسمٰعیل الطالقانی عن[١٧] ابی عبد اللہ حمد بن الفضل الفراوی عن[١٨] ابی بکر البیہقی اخبرنا[١٩] علی بن احمد بن عبدان اخبرنا[٢٠] احمد ابن عبید الصفار حدثنی[٢١] محمد بن الفضل بن جابر حدثنا[٢٢] الھیثم بن خارجۃ ومھدی بن حفص قالا[٢٣] حدثنا اسمٰعیل عیاش عن[٢٤] المطعم بن المقدام عن[٢٥] نصیح العبسی عن[٢٦] رکب المصری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"طوبیٰ[١] لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ فی غیر منقصۃ) وذل فی نفسہ من غیر مسئلۃ وانفق مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اھل الذل والمسکنۃ وخالط اھل الفقہ والحکمۃ طوبیٰ لمن ذل نفسہ وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

ا؎ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(وفي رواية) وكرمت علانيته (بدل صلحت علانيته)

وعزل عن الناس شره وطوبى لمن عمل بعلمه وانفق الفضل من ماله وامسك الفضل من قوله" قال العلامة العجلوني عن الامام الكوراني انه ذكر في مسالك الابرار ان الحديث حسن وان ركب المصري كندي صحابي اجمعوا على ذكره في الصحابة وان كان غير مشهور فيهم اه وهو بفتح الراء وسكون الكاف آخره موحدة انتهى

نمبر ٥١

الحديث الحادي والخمسون المسلسل بالنحاة وانا بفضل الله تعالى ماهر في النحو

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

فاقول حدثني شيخي العلامة عبد الجليل برادہ النحوي عن احمد منة الله المصري النحوي عن العلامة احمد بن عبيد العطار الدمشقي النحوي عن العلامة محدث الشام مولانا اسمعيل العجلوني النحوي حدثنا شيخنا اجازة ابو المواهب النحوي عن والده عبد الباقي الحنبلي النحوي حدثنا الشيخ موسى النحوي اخبرنا زين الدين بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦٧) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

سلہ اکاونویں حدیث۔ اس کا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا المحب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا التقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد اللہ بن ھارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت لہ احدثک ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأۃ فاقر بہ قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماھر فی العربیۃ
انا ابو القاسم بن عبد اللہ شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد اللہ وھو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
حدثنا انبانا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ صاحب الغریب النحوی انبانا
حدثنا احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا ابو ھلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد اللہ بن
بریدۃ النحوی عن ابیہ بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسيد[1] أدم[2] الدنيا والآخرة اللحم وسيد ريحان
أهل الجنة الفاغية[3]"، وأخرجه الجلال السيوطي في جياد
المسلسلات بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث ثم قال أخرجه
الطبراني في أحد معاجمه وأبو نعيم في الطب النبوي والبيهقي
في شعب الإيمان وأبو عثمان الصابوني في المائتين عن أبي هلال
به وقال الطبراني والبيهقي والصابوني أن أبا هلال تفرد به
عن ابن بريدة وأبو هلال وثق وفيه لا لبعض ضعف - قال البيهقي
رواه جماعة منهم عن أبي هلال تفرد به أبو هلال محمد بن سليم
لطيفة - نروي العوبية عن شيخنا العلامة برادة عن أحمد منة الله
عن عبيد العطار عن إسمعيل العجلوني عن عبد الجليل عن والده
أبي المواهب عن والده عبد الباقي عن عمر القاري عن البدر

---

[1] یعنے دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] أُدم بضم الهمزة والدال المهملة ويجوز إسكانها جمع إدام قيل هو بالإسكان المفرد وبالضم الجمع - وفي صحيح البخاري في باب الأدم فأتي بخبز وأدم من أدم البيت الخ

[3] فاغية شگوفہ حنا آنکہ شاخ حنا در زمین واژگون کارند وشگوفہ کہ ازاں ہم رسد ونہایت خوشبو بود آں را فاغیہ گویند کذا في المنتخب - وهي نَوْرُ الحناء أي زهرها ذكره الأصمعي كذا في ثبت الإمام العجلوني يعنے فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

الغزی[١٠] عن الجلال السیوطی[١١] عن الکافیجی[١٢] عن الشمس الحیادری
عن[١٣] اکمل الدین الحنفی عن[١٤] اثیر الدین ابی حیان عن[١٥] ابن ابی
الاحوص عن[١٦] ابی علی الشلوبین عن[١٧] فخر ابن یحیی الرعینی الاشبیلی
عن[١٨] ابی الرماک عن[١٩] ابن الاخضر عن[٢٠] ابن طراوۃ عن[٢١] یونس
ابن عیسی الاعلم عن[٢٢] ابی علی القالی عن[٢٣] ابن درستویہ عن[٢٤]
المبرد عن[٢٥] المازنی عن[٢٦] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ
عن[٢٧] سیبویہ عن[٢٨] الخلیل بن احمد عن[٢٩] عیسی بن عمر عن[٣٠] ابی عمرو
ابن العلاء عن[٣١] نصر بن عاصم عن[٣٢] ابی الاسود الدولی عن
علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو
لما کتب ۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی
النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

اس حدیث میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[٥٢] المسلسل بالشعراء	تیئیس (٢٣) واسطے ہیں۔

٥٢ع

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادہ
ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[٥٢] یہ باونویں حدیث ہے ۔ جس میں شعرا کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی شاعر ہے ١٢

ممارأيت من الأنام ومكرهم		اصبحت افرق ان ارى انسانا	
واجانب المرآة خوفا ان ترى		عيني بها من عكسها انسانا	

لا انظر

ولد ايضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكتة		من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها		ادخالها فى عين شخص ثان

وله مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة ادرجتها فى غير هذا الكتاب ـ قال حدثنا احمد منة الله وله شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار وله شعر حدثنا الامام العجلونى وله شعر قال فى ثبته حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغنى النابلسى وله شعر ملأ الخافقين مسطر فى دواوينه وغيرها ثم حدثنا شيخنا عبد الباقى الحنبلى وله شعر ثم حدثنا الشيخ موسى الحجادى وكان له شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[١٠] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا
ابو الفتح محمد بن محمد المزي الشاعر المغلق اخبرنا[١١] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجي الشاعر اخبرنا[١٢] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقي
وكان ينظم الشعر قال انبانا[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدي
وكان يشعر اخبرنا[١٤] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[١٥] ابو الحسن علي السخاوي ذو النظم الشهير انبانا[١٦] ابو طاهر
السلفي ذو الشعر الكثير انبانا[١٧] ابو الوفا علي بن شهريار الزعفراني
وكان يشعر اخبرنا[١٨] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[١٩] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[٢٠]
ابو بكر عبد الله بن احمد القاري الشاعر اخبرنا[٢١] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[٢٢] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[٢٣] خالي همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبي صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفي رواية ذكرها شيخنا عقيلة في مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظہر یا ابا لیلی" قلت الجنۃ قال "اجل ان شاء اللہ تعالیٰ" قال ثم قلت؛ ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ؛ بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا؛ ولا خیر فی جہل اذا لم یکن لہ؛ حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا؛ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاک مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[۵۳] المسلسل بانفراد کل راو من رواتہ لصفۃ عظیمۃ فی زمانہ ۵۳

ارویہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دہرہ

[۵۱] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدہ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[۵۲] ترپنویں حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[٢] السید اسمعیل البرزنجی زاہد عصرہ عن[٣] صالح الفلانی صوفی
زمانہ عن[٤] محمد بن سنہ الفلانی محدث زمانہ عن[٥] الشریف
محمد بن عبد اللہ نادر وقتہ عن[٦] عمر بن الجائی سراج عصرہ عن[٧]
الحافظ السیوطی مجدد زمانہ ومحدث اوانہ عن[٨] عمر بن فہد اوحد
عصرہ عن[٩] الامام الجزری قاری وقتہ ومحدث دہرہ قال اخبرنا[١٠]
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاہد عصرہ
اخبرنا[١١] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانہ
انا[١٢] الشیخ ظہیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقتہ انا[١٣] ابو طاہر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانہ انا[١٤] ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصرہ
انا[١٥] ابو المبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانہ انا[١٦] سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نادر
دہرہ حدثنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی النیسابوری
عویب وقتہ حدثنا[١٨] ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
فرید دہرہ ثنا[١٩] ابو حامد احمد بن محمد بن ہاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا ابی الحسن ابن علی السید المحجوب ثنا ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا ابی موسیٰ ابن جعفر الکاظم ثنا ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا ابی محمد بن علی الباقر ثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا ابی الحسین ابن علی سید الشہداء ثنا ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "واخبرنی[1] جبرئیل سید الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ لا الٰہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی المطالب کذا وقع ھذا الحدیث بھذا السیاق من المسلسلات السعدیۃ والعھدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہوگیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

۵۴

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحدیث الرابعُ والخمسون المسلسل بکون کل راوٍ من بلد

اَرْوِیه[1] عن مولانا عبد الجلیل المدنی عن[2] منة الله المصری الازهری عن[3] عبد الرحمٰن الکزبری الدمشقی عن[4] ابن بدیر المقدسی عن[5] ابی النصر مصطفی الدمیاطی عن[6] ابن عقیلة المکی عن[7] ابی المواهب البعلی عن[8] والده الدمشقی عن[9] احمد الفرغا البقاعی عن[10] ابن حجر المکی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] عمر بن فهد المکی عن[13] الحافظ ابی عبد الله محمد الدمشقی انا[14] ابو عبد الله محمد بن محمد البالسی انا[15] ابو العباس احمد بن ابی طالب الدیر مقرنی انا[16] ابو النجا عبد الله بن عمر الحریمی انا[17] ابو الوقت السجزی انا[18] ابو عبد الله محمد بن عبد العزیز الفارسی انا[19] ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن ابی شرح الانصاری الازدی انا[20] ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوی ثنا[21] العلاء بن موسیٰ البغدادی ثنا[22] اللیث ابن سعد المصری عن[23] ابی الزبیر المکی

۱؎ یہ چونویں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عنْ جابر بن عبد اللہ الانصاری المدنی قم قم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "لا یدخل احد ممن بایع تحت الشجرۃ
النار" قال ابن عقیلۃ و بالسند الی ناصر الدین قال ھذا
حدیث صحیح عال واخرجہ الترمذی وغیرہ

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدیین	علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

۵۵

علی ذات نبینا واسمہ الصلوۃ والسلام من ذالک
متصل بالبخاری قد یسر اللہ عز وجل لی روایتہ بکرم
وجودہ فللہ الحمد علی ذلک حق حمدہ۔

ارویہ عن العلامۃ المفسر محمد بن سلیمان حسب اللہ عن محمد
القاوقجی عن محمد العدوی ابن صالح عن محمد الامیر عن
محمد الحفنی عن محمد البدیری عن محمد قاسم مقری الدیار المصریۃ

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انمیں
سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

لہ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے
اللہ تعالی نے اپنے جود و کرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن محمد بن صلاح الدين البابلي الازهري عن محمد بن عبد الله
حجازي الواعظ عن محمد الغيطي عن محمد بن محمد الدلجي عن
الشمس محمد السخاوي عن محمد بن نجم الدين العلوي المكي انا
الحافظ جمال الدين محمد المخزومي انا الضياء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالكي انا محمد بن محمد بن علي الطبري انا
ابو عبد الله محمد بن علي انا محمد بن مهاجر الموصلي انا ابو بكر محمد
ابن علي بن ياسر الجياني انا فقيه الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدي الفراوي انا محمد بن علي بن الحسين انا
محمد بن احمد بن عبد الله الحمصي المروزي انا ابو الهيثم محمد
ابن علي بن محمد المكي الكشميهني قال اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف
الفربري انا محمد بن اسمعيل البخاري الحافظ حدثنا محمد بن
خالد بن محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد الذهبي ثنا محمد
ابن وهب بن عطية هو الدمشقي ثنا محمد بن حرب ثنا محمد
ابن الوليد الزبيدي ثنا محمد بن شهاب الزهري عن عروة
ابن الزبير عن زينب بنت ابي سلمة عن ام سلمة زوج النبي

رضی اللہ تعالے عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[۵۱] فقال "استرقوا لہا[۵۲] فان بہا النظرۃ"

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السادس والخمسون[۵۳] المسلسل کذلک	کے درمیان اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

۵۶ اروبہ عن[۱] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن[۲] محمد القاوقجی قال حدثنی[۳] محمد عابد السندی عن[۴] محمد یوسف بن محمد المزجاجی عن[۵] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[۶] محمد عقیلۃ عن[۷] محمد بن عبد الباقی[۸] الحنبلی عن[۸] محمد بن النجم الغزی عن[۹] ابیہ محمد البدر[۱۰] الغزی عن[۱۰] محمد بن محمد المری السکندری عن[۱۱] محمد بن محمد الجزری انا[۱۲] محمد ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[۱۳] القاضی محمد بن

۵۱ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء لبعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

۵۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا جواز ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

۵۳ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسيني أنا[14] محمد بن محمد الحصين التلمساني أنا[15] محمد بن
يوسف البرزالي أنا[16] محمد بن ابي الحسين الصوفي أنا[17] محمد بن محمد
الطائي أنا[18] محمد بن عبد الواحد الدقاق أنا[19] محمد بن علي الكرماني
ثنا[20] محمد بن اسحٰق بن يحيٰي بن مندة الاصبهاني العبدي أنا[21]
محمد ابو منصور سعد الباوردي كاتب الواقدي أنا[22] محمد
ابن عبد الله الحضرمي أنا[23] محمد بن عبد الله المثنى أنا[24] محمد
ابن بشر أنا[25] محمد بن عمرو الانصاري ثنا[26] محمد بن سيرين أنا[27]
محمد بن محمد بن عبد الله بن جحش أنا[28] ابي عن محمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه مر في السوق برجل مكشوف فخذه
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم "غط[1] فخذك
فانها عورة" قال المسكين قال السيوطي في جياد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر في اماليه وهذا حديث عجيب التسلسل
بالمحمدين ليس في اسناده من نظر في حاله سوى محمد بن عمرو
واسم جده سهل ضعفه يحيٰي القطان ووثقه ابن حبان وله
متابع رواه احمد وابن خزيمة من طريق العلاء بن عبد الرحمٰن

البَاوَرْدِي

[1] وفي العزيزي صفحہ ٣٣ قاله لما مر على جرهد الاسلمي من اهل الصفة وهو كاشف فخذه اهـ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی (جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ) پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنے چھپانے کی چیز ہے ١٢

عن ابی کثیر اتم منه والحدیث علقه البخاری فی صحیحه اھ
ای عن محمد بن جحش رضی الله عنه قال العجلونی وقال
السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار
قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش ولابیه عبدالله بن جحش
صحبة وزینب بنت جحش احدی امهات المؤمنین عمته وکان
محمد صغیرا فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وقد حفظ عنه وهذا
بین فی حدیثه هذا فقد وصله احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم
فی المستدرک کلهم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن
عبدالرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنه قال مر النبی
صلی الله علیه وسلم وانا معه علی معمر فخذاه مکشوفتان
فقال یا معمر [له] غط علیک فخذیک فان الفخذین عورة
رجاله رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنه جماعة لکن لم
اجد فیه تصریحا بتعدیل انتهی یقول الجامع المسکین قال

[له] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے
در انحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں
عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبته ولایخفی ان شیخنا العارف بالله الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخه الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بیت المزجاجی
یقطعون السرة علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیه ابوه بعد ذلک السرار
بماشاء قاله الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزهة المستطابة
انتهی قوله فلم یکن فی السند الا عبد الله بن جحش - و
قد قال العلامة القاوقجی فی مسلسلاته ویروی ان ولده
محمدا روی عنه وعن سیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اوله الی آخره انتهی
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش ولابیه
عبد الله بن جحش صحبة اه وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد الله بن جحش یکنی ابا
عبد الله کان قد هاجر مع ابیه وعمیه الی ارض الحبشة ثم
هاجر من مکة الی المدینة مع ابیه له صحبة ورواية انتهی
فافهم وتدبر

عـ ۵۷

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدین	تک چھبیس واسطے ہیں۔

اُرویہ عن[1] مولانا الشیخ احمد المکی عن[2] الشیخ احمد دحلان عن[3] عثمان الدمیاطی عن[4] محمد الشنوانی عن[5] الامام احمد الدردیری بالاجازة العامة عن[6] احمد الملوی واحمد الجوھری عن[7] احمد بن مکی النخلی عن[8] احمد القشاشی عن[9] احمد بن علی بن عبد القدوس الھاشمی بالاجازة العامة عن[10] احمد النھروانی المکی عن[11] والدہ احمد بن عبد اللہ عن[12] احمد بن محمد القرشی العدوی عن[13] احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن[14] احمد بن شیبان عن[15] ابی عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن[16] الحافظ احمد بن محمد السلفی عن[17] ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایة عن[18] القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن[19] احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن[20] الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا[21] عثمان ھو ابن سعید الحمصی عن[22] شعیب بن

سـ ۵۷ ستاونویں حدیث ۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دينار الحمصي عن[23] الزهري حدثني[24] سعيد بن المسيب ان ابا هريرة[25] رضي الله عنه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

"امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قالها فقد عصم مني نفسه وماله الا بحقه وحسابه على الله تعالى" قال الجامع اخرجه النسائي في سننه بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث واخرجه الشيخان ايضا عن ابن عمر رضي الله عنهما لكن بزيادة بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثامن والخمسون المسلسل بالمكيين	تک ستائیس[27] واسطے ہیں۔

۵۸

وقد اقمت بمكة المكرمة بفضل الله تعالى ستة عشر شهرا لاغتنام الفيوض من علمائها۔ ارويه عن الحبيب حسين[1] المكي عن[2] والده

ـلہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نکریں اور زکوۃ ندیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلا زنا وقصاص سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالے لیگا ۱۲ ـلہ اٹھانویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المكي عن [٣] الشيخ عمر العطار المكي عن [٤] الشيخ محمد طاهر سنبل المكي عن [٥]
الشيخ احمد النخلي المكي عن [٦] امام المقام زين العابدين بن عبد القادر
ابن محمد بن يحيى بن مكرم الحسيني الطبري المكي اجازة عن [٧] والده
عبد القادر امام المقام عن [٨] جده الامام يحيى بن مكرم بن محمد المحب
الاخير المكي عن [٩] جده الامام ابي المعالي محب الدين محمد بن
رضي الدين محمد بن المحب الاوسط محمد المكي عن [١٠] عم ابيه الامام
العلامة ابي اليمن محمد بن احمد المكي [١١] انا والدي الامام شهاب الدين
ابو العباس احمد بن رضي الدين الطبري المكي ثم [١٢] انا والدي امام
مقام الخليل العلامة رضي الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم
ابي بكر بن علي بن فارس الحسيني الطبري المكي وقاضي القضاة
نجم الدين ابو احمد محمد بن قاضي القضاة جمال الدين محمد بن
الحافظ محب الدين بن عبد الله الطبري المكي قال هو واحمد بن
الرضي ايضا [١٣] انا به الامام عماد الدين ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علي بن الحسين الطبري المكي [١٤] انا به الشيخ ركن الدين ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابي حرمي فتوح بن بنين الكاتب المكي [١٥] انا

به الامام الحافظ خطیب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف بالميانشي المكي سماعا أنا[17] به الامام ركن الدين قاضي الحرمين ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقرأتي عليه أنا[18] جدي الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي أنا به ابو القاسم خلف بن هبة الله ثنا[19] به ابو محمد الحسين بن احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة[20] أنا به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله ابن عبد المؤمن قالا حدثنا[21] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة أنا[22] به الامام المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي ثنا حدثني[23] جدي احمد بن محمد المكي عن[24] سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي وسليم بن مسلم المكي عن[25] ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن عبد العزيز المكي عن[26] عطاء بن ابي رباح المكي عن[27] عبد الله بن عباس[28] رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

له حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انہیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون للمصلين وعشرون للناظرين"

رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني في الجزء الثاني من المائتين له۔

تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں	الحديث التاسع والخمسون[۵۹] المسلسل بالمدنيين في اكثره	اس حدیث میں محبوب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵۹

فاقول وقد قمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض من علمائها الكرام ـ حدثني به[۱] شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني عن[۲] المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي المدني عن[۳] صالح الفلاني المدني عن[۴] محمد سعيد سفر المدني عن[۵] محمد ابي طاهر المدني[۶] عن والده ابراهيم الكردي المدني ثم حدثني[۷] به احمد بن محمد القشاشي المدني عن[۸] ابي المواهب احمد بن علي الشناوي المدني عن[۹] السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي المدني عن[۱۰] عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن[۱۱] محمد بن عبد الرحمن

سلـه اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

السخاوی نزیل المدینة المدفون بالبقیع شمال قبة الامام مالك
رضی الله عنه عن [١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن [١٣] ابیه قاضی المدینة
وخطیبها زین الدین بن ابی بکر المراغی عن [١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد الله بن الجمال المطری عن [١٥] الرضی
ابراهیم بن محمد الطبری عن [١٦] عم ابیه یعقوب الطبری عن [١٧] یحیی
ابن یونس الهاشمی اخبرنا [١٨] ابو الوقت السجزی انا [١٩] ابو الحسن الداودی
انا [٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا [٢١] ابو عبد الله محمد بن یوسف
الفربری انا [٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینة مدة
انا [٢٣] عبد العزیز ابو عبد الله الاویسی هو ابو القاسم المدنی عن [٢٤]
ابن شهاب الزهری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبره [٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبره [٢٦] انه رائی عثمان
ابن عفان وهو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیه ثلاث مرات
فغسلهما ثم ادخل یمینه فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجهه ثلاثا ویدیه الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسه
ثم غسل رجلیه الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی

رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه

هذا رواية البخاري وفيه ثلاثة من التابعين الزهري وعطاء وحمران[1]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الستون[2] ٥٢ المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الى عفيف الدين ابن عبد الله بن الجمال المصري

بسماعه عن ١٥ عبد المؤمن بن خاف باجازته عن ١٦ المؤيد الطوسي

عن ١٧ محمد الفراوي عن ١٨ الغافر الفارسي عن ١٩ محمد بن عيسى الجلودي

عن ٢٠ ابراهيم المروزي عن ٢١ الامام مسلم القشيري حدثنا ٢٢

زهير بن حرب اي البغدادي حدثنا ٢٣ يعقوب ابن ابراهيم المدني اخبرنا ٢٤ ابي اي ابراهيم بن سعد

ابن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري المدني عن ٢٥ صالح

[1] حمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک روز، دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر ہردو ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہردو ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہردو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن کیسان المدنی التابعی ترقم ۲۲ ابن شهاب ای محمد بن مسلم
المدنی التابعی عن عروة بن الزبیر التابعی یحدث عن حُمران
المدنی هو مولی عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال والله
لاحدثنکم حدیثا لولا آیة فی کتاب الله ما حدثتکموه انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول "لا یتوضأ الرجل
فیحسن وضوءه ثم یصلی الصلوة الا غفر له ما بینه
وبین الصلوة التی تلیها" قال عروة الآیة ان الذین
یکتمون ما انزلنا من البینت والهدی الی
قوله اللاعنون ۰ هذا حدیث صحیح اتفق الشیخان علی
معناه قال الملا ابراهیم هذا حدیث صحیح المتن والتسلسل
وقال الامام النووی رحمهم الله القوی هذا اسناد اجتمع
فیه اربعة تابعیون مدنیون یروی بعضهم عن بعض اه قال

سلہ حمران رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں - اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہونگے بخشدئے جائینگے - عروہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رض نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاته وفیه لطیفة اخری وهی
روایة الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزهری اهـ

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔ ۶۱

الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات

وهو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیه جمل من الفوائد منها صحته فی
اسناده ومتنه وعلوه وتسلسله وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی
انه کان اذا حدث به جثا علی رکبتیه اجلالا له۔ کذا فی شرح مسلم
للامام النووی رحمه الله تعالی فاقول حدثنی به السید عبد الرزاق
البیطار الدمشقی عن والده السید حسن البیطار الدمشقی عن
عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویه عالیا بدرجة کما
حدثنی به العلامة المحدث عبد الله القدومی النابلسی الدمشقی
عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیه محمد الکزبری الدمشقی
عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامة

لے یکسٹھویں حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلوني الدمشقي حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلي
وعبد الغني النابلسي الحنفي ومحمد الكاملي الشافعي الدمشقيون
قال كل واحد منهم حدثنا به شيخنا عبد الباقي الحنبلي الدمشقي قال
حدثنا به محمد شمس الدين الميداني الشافعي الدمشقي قال
ثنا به شهاب الدين احمد الطيبي الكبير الدمشقي ثم حدثنا به السيد
محمد ابو البقا كمال الدين ابن حمزة الحسيني الدمشقي حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادي الحافظ الشهير الدمشقي قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابي عمر احمد الصالحي الدمشقي قال ثنا
به ابو الحسن علي بن احمد فخر الدين الصالحي الدمشقي ثنا به عمي محمد
ابن عبد الله ضياء الدين المقدسي الدمشقي ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسين البانياسي الدمشقي اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقي ثنا ابو بكر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمي
الدمشقي ثنا ابو مسهر عبد الاعلى بن مسهر الغساني الدمشقي
ثنا سعيد بن عبد العزيز الدمشقي حدثنا ربيعة بن يزيد الدمشقي
حدثنا ابو ادريس عائذ الله بن عبد الله الخولاني الدمشقي

٢٢

حدثنا ابو ذر جندب بن جنادة الغفاري رضي الله عنه
وقد دخل ايضا دمشق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما روى عن الله تبارك وتعالى انه قال [1] يا عبادي اني
حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم محرماً فلا تظالموا
يا عبادي كلكم ضال الا من هديته فاستهدوني اهدكم
يا عبادي كلكم جائع الا من اطعمته فاستطعموني
اطعمكم يا عبادي كلكم عار الا من كسوته فاستكسوني
اكسكم يا عبادي انكم تخطئون بالليل والنهار وانا
اغفر الذنوب جميعا فاستغفروني اغفر لكم يا عبادي
انكم لن تبلغوا ضري فتضروني ولن تبلغوا نفعي فتنفعوني

[1] "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کردیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے بعثت رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ برصفحۂ آئندہ)

يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على
اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا
يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر
قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا يا
عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم قاموا في
صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسألته
ما نقص ذلك مما عندي الا كما ينقص المخيط اذا
ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها
عليكم ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس وجن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام انس وجن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولیں و آخریں اور انس وجن ایک زمیں میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمھارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] كذا في الاصول المعتمدة وهو المناسب للمقام ووقع في اصل ابن حجر لكم وقال وفي نسخة عليكم ۱۲ مرقاة بحذف يسير ۱۲ محمد عبد الهادي عفا الله عنه

وجد غیر ذلك فلا يلومن الا نفسه ،، هذا روایة مسلم في صحيحه ۔

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثاني والستون المسلسل بالمصريين	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس[٢٦] واسطے ہیں ۔

ع ٦٢

ارويه عن الشيخ العلامة محمد حسب الله المصري عن الشيخ احمد منة الله المصري عن الامير الكبير المصري عن شيخ الاسلام علي الصعيدي المصري عن محمد السلموني المصري وعبد الله اللباني المصري كل منهما عن محمد الخرشي وعبد الباقي الزرقاني المصريين كلاهما عن ابي الامداد برهان الدين ابراهيم بن علي الحسني العلوي المصري عن الشيخ السنهوري المصري عن محمد الغيطي المصري عن قاضي مصر نور الدين علي بن ليس عن محمد السخاوي المصري ثم حدثني الحافظ احمد بن حجر العسقلاني المصري حدثنا ابو محمد عبد الله بن عمر بن علي السعودي المصري حدثنا ابو محمد بن ابراهيم بن علي المصري حدثنا ابو الحسن

سلہ اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا[١٧] ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
ثنا[١٨] ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا ابو صادق مرشد
ابن يحيى المدني المصري ثنا[١٩] ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري
ثنا[٢٠] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[٢١] عمران بن
موسى المصري ثنا[٢٢] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[٢٣] الليث بن سعد المصري
ثنا[٢٤] عامر بن يحيى المغافري المصري ثنا[٢٥] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري[٢٦] ثنا
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ١٥ يصاح برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا
شيئا فيقول لا يارب فيقول الله تعالى الك عذر
وحسنة فيقول لا يارب فيقول الله عز وجل بلى ان

١٥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی مد بصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالی فرمائیگا کہ اے بندے کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ آیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آئندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله

تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد

ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه

البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم

فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت

السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفي رواية

بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"

وفي رواية الترمذي " ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيء"

قال السخاوي هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل

بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیۂ گزشتہ) پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) پوچھیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلڑے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلڑے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم فى صحيحه وهو صحيح على شرط مسلم كذا فى ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهى وفى جياد المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذى وحسنه وابن ماجه والحاكم وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فهاب العبد قبل قوله فيقول لا يا رب انتهى

ع ٦٣

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثالث والستون[63][1] المسلسل بالمعمرين	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين - وبالسند الى الامام السيوطى[2] قال فى الجياد قرأت على[3] ام الفضل القدسية ان ابا[4] اسحق[5] التنوخى اخبرها قال اخبرنا[6] احمد بن ابى طالب[7] قال اخبرنا[8] عبد الله[9] ابن عمر قال اخبرنا[10] عبد الاول بن عيسى قال اخبرنا[11] محمد بن ابى[12] مسعود الفارسى قال اخبرنا[13] عبد الرحمن بن احمد الانصارى قال اخبرنا[14] ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوى قال حدثنا[15] العلاء بن موسى قال حدثنا[16] سفيان بن عيينة عن[17] الاسود بن قيس انه

[1] یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبد اللہ یقول شہدت الاضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم "من[1] کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد ومن لا فلیذبح علی اسم اللہ" اخرجہ مسلم و ابن ماجہ من طریق ابن عیینۃ بہ واخرجہ الشیخان والنسائی من طریق عن الاسود بن قیس بہ انتہی

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الرابع والستون[2] المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

۶۴ حدثنی الشیخ اسعد بن احمد الدہان الحنفی المکی وخلقہ حسن اخبرنا الشیخ حسین الجسر الطرابلسی وعلمہ حسن انا علاء الدین بن عابدین وتقریرہ حسن حدثنا والدی محمد امین عابدین مؤلف رد المحتار وتالیفہ حسن انا الشیخ محمد شاکر وعلمہ وخلقہ حسن انا المنلا علی ابن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی وفتواہ حسن اخبرنا محمد بن عقیلۃ وعلمہ وخلقہ حسن ح واخبرنی العلامۃ الشیخ صالح کمال

---

[1] حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہیئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲
[2] چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتي الاحناف وشيخ العلماء بمكة المكرمة وخلقه وفتواه حسن
أنا[٢] الشيخ محمد على بن الظاهر الوتري وتقريره حسن أنا[٣]
الشيخ العلامة عبد الغنى المجددى وسمته حسن أنا[٤] العلامة
الحافظ محمد عابد وحفظه وتاليفه حسن أنا[٥] العلامة السيد
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل وحديثه
حسن أنا[٦] العلامة امر الله المزجاجي وفقهه حسن أنا[٧] العلامة
محمد بن عقيلة وهديه حسن اخبرنا[٨] شيخنا حسن بن على العجيمي
واسمه وعلمه حسن اخبرنا[٩] الشيخ عبد الرحيم الحنفى اجازة وحاله
حسن أنا[١٠] السيد طاهر بن الحسين الاهدل اجازة وخلقه
حسن أنا[١١] وجيه الدين عبد الرحمن بن على الديبع وحفظه حسن انبانا[١٢]
خادم السنة الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجي
وكل حاله حسن اخبرنا[١٣] شمس الدين محمد الجزرى ووجهه وخلقه
حسن انبانا[١٤] الحسن بن احمد بن هلال الصالحي فيما شافهني بلفظه
الحسن عن[١٥] على بن احمد المقدسى ابي الحسن أنا[١٦] الحافظ عبد الرحمن
ابن على الشهير بابن الجوزى صاحب الوعظ الحسن أنا[١٧] ابو نعيم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن انا[١٨] ابو بکر احمد بن علی الطریثیثی

وسمته حسن انا[١٩] ابو سعید فضل الله بن احمد النیسابوری وحاله حسن انا[٢٠] ابو العباس

احمد بن محمد المستغفری بحیث حسن انا[٢١] ابو العباس بن ابی الحسن حدثنا[٢٢] ابی محمد بن عمر الاشبانی

ابو الحسن حدثنا[٢٣] محمد بن زکریا العلائی وکل حاله حسن حدثنا[٢٤] الحسن

عن[٢٥] الحسن حدثنی[٢٦] الحسن بن ابی الحسن عن[٢٧] الحسن رضی الله تعالیٰ

عنہ ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال "احسن الحسن[ل] الخلق الحسن"

قال العلامة العجلونی رحمہ الله تعالیٰ فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشایخنا

الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین

احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلیٰ اسمہ حسن عن

شیخہ ابی المواهب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن

عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ الزین

ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامة من ابی حفص

عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

ل نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضي ابي بكر محمد بن عبد الباقي الفقيه الحسن
عن القاضي ابي عبد الله محمد بن سلامة القضاعي القاضي
الحسن حدثنا محمد بن اسماعيل الكيسي وكان ذا خلق حسن (الكشي)
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفري بحديث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابي الحسن ثنا ابي ابو الحسن احمد بن عمر الاشباني ثنا محمد
ابن زكريا العلائي رجل حديثه حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابي الحسن عن الحسن قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعي الحسن الاول هو ابن سهل والثاني ابن دينار
والثالث البصري والرابع ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه انتهى

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اکرم	٦٥ الحديث الخامس والستون المسلسل باثني عشر ابا في نسق واحد في آخره يقول سمعت	صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس واسطے ہیں

فاقول حدثني اجازة شيخي القدومي عن عبد الرحمن الكزبري

ا اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۲ پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

عن[۳] ابیہ عن[۴] احمد العطار عن[۵] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا اجازۃ

شیخنا محمد ابو الطاہر المدنی قال حدثنا والدی ابراہیم الکورانی قال حدثنا[۸]

صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[۹] الرملی عن[۱۰] القاضی زکریا

عن[۱۱] الحافظ ابن حجر عن[۱۲] زین الدین العراقی عن[۱۳] صلاح الدین

خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[۱۴] کریمۃ بنت عبد الوہاب

حضورا قالت انبانا[۱۵] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی

الباغبان وقالا[۱۶] حدثنا رزق اللہ بن عبد الوہاب التمیمی قال[۱۷]

سمعت ابی ابا الفرج عبد الوہاب یقول[۱۸] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز

یقول[۱۹] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[۲۰] سمعت ابی اسد یقول[۲۱] سمعت

ابی اللیث یقول[۲۲] سمعت ابی سلیمان یقول[۲۳] سمعت ابی الاسود

یقول[۲۴] سمعت ابی سفیان یقول[۲۵] سمعت ابی یزید یقول[۲۶] سمعت

ابی الہیثم یقول[۲۷] سمعت ابی اکینۃ یقول[۲۸] سمعت ابی عبد اللہ یقول

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ”ما اجتمع قوم

علی ذکر اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ“

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الٰہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفراللہ لہ ولوالدیہ ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبتہ قال العلائی هذا حدیث غریب التسلسل بهؤلاء الآباء وفیهم جماعة لا یعرفون الا بهذا الطریق انتهی قال المسکین. لکن الحدیث صحیح فقد اخرجه مسلم فی صحیحه عن ابی هریرة بلفظ "ما جلس قوم یذکرون الله تعالی الا حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة وذکرهم الله فیمن عنده" ا ه

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواته	صلی اللہ علیہ وسلم تک ستر واسطے ہیں	٦٦

اروبه عن الشیخ عمر شطا عن السید عیدروس عن والده السید عمر عن الشیخ عبد الرحمن الاهدل عن الشیخ عبد الخالق بن علی عن شیخه عبد الخالق بن ابی بکر ووالده علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا عبد الله الصدیق انا والدنا عبد الله الزین ابن الصدیق المزجاجی انا شیخنا عبد الله المدعو یحیی بن محمد الحطاب انا

سلہ کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ١٢ سلہ یہ حدیث مسلسل ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ١٢ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطي وعبد العزيز بن فهد قالا أنا[١١] عبد الرحمن بن
محمد الناقوسي أنا[١٢] أبو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدين
الذهبي أنا[١٣] عيسى بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا[١٤] عبد الله بن عمر بن
اللتي أنا[١٥] عبد الأول بن عيسى السجزي أنا[١٦] عبد الرحمن بن محمد الداودي
أنا[١٧] عبد الله بن أحمد السرخسي أنا[١٨] عيسى بن عمر السمرقندي
أنا[١٩] عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي أنا[٢٠] عبد الله بن يزيد أنا[٢١]
عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن[٢٢] عبد الرحمن بن رافع عن عبد الله
ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
مر بمجلسين في مسجده فقال[١] "كلاهما على خير وأحدهما
أفضل من صاحبه أما هؤلاء فيدعون الله ويرغبون
إليه فإن شاء أعطاهم وإن شاء منعهم وأما هؤلاء
فيتعلمون الفقه والعلم ويعلمون الجاهل فهم أفضل
وإنما بعثت معلماً ثم جلس معهم"

[١] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایکدن) مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپنے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو حیثیت دسر فرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم و تحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرما۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلمين قال شيخ شيخنا العلامة القاوقجي رحمه الله تعالى في مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمي في مسنده واخرجه ابن ماجه من طريق بكر بن خنيس عن عبد الله بن زياد عن عبد الله بن يزيد بن عبد الرحمن الحبلي به نحوه فكان الحديث عن ابن زياد عنهما معا عن ابن عمرو الا ان شيخنا ذكر احدهما مكان هؤلاء والله تعالى اعلم انتهى وفي ثبت العجلوني رحمه الله تعالى مانصه وقال السخاوي هذا حديث غريب وابن انعم هو الافريقي ضعيف لسوء حفظه ولكن للمتن شواهد اه وذكره شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته عن الشيخ حسن العجيمي قال وسماه شيخه عيسى الجعفري بعبد المؤمن اي ليتم التسلسل فيه بحرف العين وذكر فيها ايضا عن الكاشف للذهبي ان الافريقي ضعفوه وقال الترمذي رأيت البخاري يقوي امره ويقول هو مقارب الحديث انتهى

الحبلي

اس حدیث میں مجھ سے حضرت	الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في اخر اسم كل راو من رواته وهو اثر عن سيدنا	عثمان رضی اللہ عنہ تک

۶۷

ف ۱ یہ سڑسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

واسطے ہیں۔	عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	چھبیس ۲۶

حدثنی اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن[2] السید
اسمعیل البرزنجی زاہد الاوان عن[3] صالح المنسوب الی الفلان
عن[4] محمد بن سنۃ محدث الزمان عن[5] الشریف محمد بن عبد اللہ
الفائق علی الاقران عن[6] عمر بن الجائی سراج العلماء الاعیان
عن الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی[7] مناولۃ
واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن[9]
والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال[10] اجاز لنا عبد اللہ
ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[11] اخبرنا ابو الہدی السبتی سنۃ
خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان قا اخبرنا[12] بشیر بن حامد ابو النعمان
قا حدثنا[13] محمد بن ہبۃ اللہ باصبہان قا اخبرنا[14] والدی وکان
کبیر الشان قا اخبرنا[15] تمیم بن عبد الواحد بن رب جیلان قا اخبرنا[16]
ابو بکر بن احمد بن عبد الرحمن قا حدثنا[17] ابو القاسم الطبرانی واسمہ
سلیمان قا حدثنا[18] محمد بن جعفر بن سنان قا اخبرنا[19] الولید بن
الزنیبان قا حدثنا[20] المعافا بن عمران عن[21] جعفر بن برقان عن[22]

ميمون بن مهران عن[23] حمران بن[24] ابان عن[25] ابان بن عثمان عن[26]

عثمان بن عفان رو فی المحرم[1] يدخل البستان و يشم الريحان

آخرجه البخاری فی تاريخ بغداد من وجه آخر عن المعافی بن عمران اه

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث[2] الثامن[68] و الستون المسلسل بالآخرية	علیہ وسلم تک بیس[20] واسطے ہیں

ع ۶۸

و بالسند الى الامام المحدث العجلونی رحمه الله تعالى قال فی ثبته حدثنا اجازة شيخنا محمد عقيلة المكی قال فی مسلسلاته المسمی بالفوائد الجليلة فی مسلسلات محمد عقيلة ـ اخبرنا شيخنا الشيخ حسن بن علی العجيمی و انا آخر من اخبر عنه بالاجازة العامة قال اذن لنا الشيخ المعمر الولی الربانی سيدی ابو الوفا احمد بن محمد بن العجل اليمنی فيما كتبه لی اجازة و انا آخر من حدث عنه عن الامام المسند الكبير يحيى بن مكرم الطبری الحسنی اجازة وهو آخر من حدث عنه قال اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

سلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

سلہ ۲ اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنی اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو اخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميري
الخليلي وانا اخر من حدث بالاستدعاء الذي اجازنيه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومي وانا اخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحراني وهو اخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو اخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علي
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو اخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو اخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علي الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدي وهو اخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو اخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن دينار الخنفي وهو اخر من حدث عنه قال[20] سمعت
اباهريرة رضي الله عنه يقول والصلت اخر من حدث عنه قال
سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء" والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسّن (وهي التي لا قرن لها ١٢ عبد) اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل بالآخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين وايضا فللمتن شواهد انتهى مختصرا

٧٩

الحديث التاسع والستون المسلسل[٥٢] بقول كل راو في العزلة سلامة

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس واسطے ہیں

اخبرني[١] الشيخ عبد الباري قدس سره اخبرني[٢] شيخي الوتري قدس سره انبأني[٣] الشيخ عبد الغني المجددي[٤] عن الشيخ محمد عابد[٥] عن صالح الفلاني[٦] عن

سلہ دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے تقوم الساعة حین لا تنطح ذات قرن جماء - ہر دو کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگھ والا جانور بے سینگھ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمیں اپنی برکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدہے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائیگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ١٢ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

سلہ یہ انہتر ویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر انہ قرأ علی ابی عبد اللہ بن سکر بمکۃ انا ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی انا الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا احمد بن محمد الحافظ انا الحسن بن احمد المقری انا اسمعیل بن علی الحافظ وھو ابو سعید السمان ثنا ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا ابو الفتح ثنا محمد بن علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین الاخیار ھو السلمی ثنا ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا ابی ثنا ابو عمران الھیثم بن ایوب السلمی ثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن الدمشقی عن الولید بن مسلم عن ابی جریج عن عطاء عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سلامۃ الرجل فی الفتنۃ ان یلزم بیتہ" و قال ابو موسی رضی اللہ عنہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ فخرجنا وندمنا و قال عطاء صدق رسول اللہ

سلہ فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم	الحدیث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء[1]	تک اکیس[21] واسطے ہیں۔

عنک

ارویہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد منۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسہما بالدعاء قالا انبأنا الشیخ العالم القدوۃ تقی الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

سلہ سترویں حدیث دعبراس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے، ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے بعد

المراغی المدنی نزیل مکة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومکاتبة
للثانی وکان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا[۸] الحافظ بهاء الدین ابو محمد عبد الله العثمانی
فیما اباح لی روایته وکان اذا فرغ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء انبانا[۹] الاخوان ابو اسحق ابراهیم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراهیم الطبری بقرأتی فلما فرغنا من القرأة دعوا لنا
وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا[۱۰] ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابی
حرمی فتوح بن بنین الکاتب فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرنی[۱۱] جمال الاسلام قاضی الحرمین الشریفین
ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[۱۲] مفتی الحرمین ابو طاهر یحیی
ابن محمد بن احمد المحاملی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا[۱۳] ابو الحسن جابر بن یسر الحنائی فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[۱۴] ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۱۵]

عبدالرحمن بن مهدى فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[١٦] ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان
التنوخى فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[١٧] ابى فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[١٨] مالك بن انس يعنى امام دار الهجرة فلما فرغ من القرأة
دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[١٩] محمد بن شهاب الزهرى
فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[٢٠] عروة فلما
فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنى[٢١] عائشة
رضى الله تعالى عنها فلما فرغت من حديثها دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا فرغ من حديثه واراد ان يقوم من مجلسه يقول اَللّٰهُمَّ[١]
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ حديث ضعيف غريب التسلسل بختم

[١] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخش دے وہ جو ہم سے ہو گیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو گناہ کہ تو اس کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الہادی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اوردها المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه

فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلک سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ - الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک"

هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

لہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات وبکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائیںگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ ۔

سهيل الا من هذا الوجه وفي الباب عن ابي برزة وعائشة رضي الله عنهما - انتهى مختصرا -

الحمد لله خالق البريات - قد تمت سبعون حديثا من الآحاد المسلسلات وقد بقي بعضها ولكن تركته خوفا من التطويل ولئن امهلني العمر لاصنفن في هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الملك المبين ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات بعون الله عالم السر والخفيات -

الزيادة الاولى في المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصري رضي الله عنه

ناولني السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي قال ناولنيها الشيخ احمد الرفاعي المصري قال ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجوري قال ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير قال ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهري قال ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصري وقد ناولنيها الشيخ محمد بن سليمان المغربي ناولنيها ابو عثمان الجزائري عن ابي عثمان المقوي عن السيد احمد حجي عن سيدي ابراهيم التازي عن ابي الفتح المراغي عن ابي العباس احمد بن ابي بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروزآبادي اللغوي ح وناولنيها الشيخ

المقري

العلامة عبد الجليل برادہ المدنی قال نا ولنیها الشیخ عبد الغنی
قدّ نا ولنیها الشیخ عابد قدّ نا ولنیها الشیخ یوسف بن محمد بن علاء
الدین المزجاجی قدّ نا ولنیها الشیخ عبد الخالق المزجاجی قدّ نا ولنیها
الشیخ حیات السندی قدّ نا ولنیها الشیخ عبد الله بن سالم البصری
قدّ نا ولنیها الشیخ علاء البابلی قدّ نا ولنیها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوری قدّ نا ولنیها الشیخ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی قدّ
نا ولنیها شیخ الاسلام زکریا الانصاری قدّ نا ولنیها الحافظ ابن
حجر قدّ نا ولنیها مجد الدین ابو الطاهر محمد بن یعقوب بن محمد
الفیروز آبادی اللغوی قدّ نا ولنیها جمال الدین یوسف بن محمد
الشهرتری عن تقی الدین بن ابی الثنا محمد بن علی عن مجد الدین عبد الصمد
ابن ابی الجیش المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندی عن ابی بکر محمد بن
علی السلامی الحداد عن ابی النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن قاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن
المالکی وقد رأیته وفی یدہ سبحة فقلت یا استاذی وانت

عبد الخالق بن ابی بکر

محمد حیوة

محمد بن علاء الدین

ابی محمد عبد الله

الی الاٰن مع السبحۃ فقال کذالک رأیت[24] استاذی الجنید وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی وانت الی الاٰن مع السبحۃ فقال کذالک رأیت[25] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت فقال کذالک رأیت استاذی معروف[26] الکرخی فقلت لہ کما قلت فقال کذالک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ کذالک فقر کذالک رأیت استاذی عمر[28] المکی فسألتہ عما سألتنی عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری وفی یدہ سبحۃ[1] فقلت لہ یا استاذی مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الاٰن مع السبحۃ فقال ھذا شیئ[2] قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کنا

[1] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲

[2] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (ھذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لئے کہ حسن رضی کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان وعلی وطلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابی بکرہ وابی موسیٰ وابن عباس وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایت میں اختلاف مشہور رہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقۃ بوصل الخرقۃ میں اور علامہ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی ویقینی ہے۔ اور تحقیق جواز سبحہ میں علامۂ شامی نے رد المحتار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نتركه فى النهايات انا احب ان اذكر الله بقلبى ولسانى ويدى۔

الزيادة الثانية فى سند المد النبوى صلى الله عليه وسلم

يقول العبد الراجى عفو ربه ذى الايادى ابو سعيد محمد عبد الرحمٰن على كان الله له فى العواقب والمبادى۔ الحمد لله انا صنعت هذا المد المبارك المشرف بمكة المكرمة فى سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف على المد الذى حققه الشيخ الاكمل والفقيه الاجل مولانا محمد عبد الحق المكى على مد مولانا الشيخ عبد الغنى المدنى على مد مولانا السيد احمد بن طاهر مفتى المدينة المطهرة على مد مولانا احمد بن على الادريسى واضعاله على مد امير المومنين ابى الحسين ابن امير المومنين ابى سعيد ابن امير المومنين ابى يوسف عبد الحق على مد امير المومنين ابى يعقوب على مد الشيخ ابى على القواس على مد ابى جعفر احمد بن على بن غزلون على مد الفقيه القاضى احمد بن الاخطل على مد خالد بن اسماعيل على مد ابى بكر احمد بن حنبل على مد سيدنا ومولانا صاحب رسول الله زيد بن ثابت رضى الله عنه وتاريخه سنة الف وصانعه عبد الله

له هكذا مكتوب فى سند المد الذى كتب لى شيخى محمد عبد الحق المكى والله تعالىٰ اعلم بالصواب ۲

تعالیٰ محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[۱] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً فی حدیث طویل اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے۔ مد ایک عربی پیمانہ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہے جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب آدہ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریباً چار سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسّی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوئی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم یا جو لی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی جو مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبدالقیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابوالحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابوالحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحییٰ کے مد سے انکا ابراہیم بن عبدالرحمن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہ

[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبدالجلیل الحنفی ح ۲ البسنیھا مولانا عبدالغنی المکی ومولانا السید عمر الجفری الخ۔ والبسنیھا ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

اخذت الطريقة الچشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية
وتلقين الذكر عن[1] مولائى وشيخى وسندى شمس العلماء الفحول مولانا
الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل
المحدث النبيل مولائى وشيخى وسيدى ووسيلة يومى وغدى الصوفى
الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما
وهما عن[2] قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين
ذى الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ
الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن[3] سيدى العارف بالله
الشيخ نور محمد الجهنجهانوى رحمه الله تعالى عن[4] سيدى الحاج
عبد الرحيم الشهيد الولايتى رحمه الله تعالى عن[5] سيدى عبد الله البارى
الامروهى عن[6] سيدى عبد الهادى الامروهى عن سيدى الشاه
عضد الدين عن سيدى الشاه محمد المكى عن سيدى الشاه محمدى

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ٣ سے ٥ اى تلقين كلمة لا اله الا الله وكيفيته ان يغمض الطالب عينيه ثم يقول الشيخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب يسمع ثم يقول الطالب مثله والشيخ يسمع ٣ شيخى عبد الجليل المذكور سمعت ذلك الشيخ عبد الغنى وهو سمع عن الشيخ عابد وهو تلقن عن الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل الخ ١٢

محمد عبد الهادى عفا الله عنه

عن[10] سیدی محب اللہ الالہ ابادیؒ عن[11] سیدی ابی سعید الگنگوہی
عن[12] سیدی نظام الدین البلخیؒ عن[13] سیدی جلال الدین التھانیسری
عن[14] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہیؒ عن[15] سیدی محمد عارف الردولوی
عن[16] سیدی عارف بن احمد الردولویؒ عن[17] سید احمد عبد الحق
الردولویؒ عن[18] سیدی جلال الدین الپانی پتیؒ عن[19] سیدی
شمس الدین الترک الپانی پتیؒ عن[20] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابرؒ عن[21] سیدی فرید الدین شکر گنجؒ عن[22] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکیؒ عن[23] سیدی امام الطریقۃ معین الدین
حسن السنجریؒ عن[24] سیدی عثمان الھارونیؒ عن[25] سیدی
الحاج الشریف الزندنیؒ عن[26] سیدی مودود الچشتیؒ عن[27] سیدی
ابی یوسف الچشتیؒ عن[28] سیدی ابی محمد المحترمؒ عن[29] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتیؒ عن[30] سیدی ابی اسحاق الشامیؒ عن[31] سیدی
ممشاد علو الدینوریؒ عن[32] سیدی ابی ھبیرۃ البصریؒ عن[33]
ابی حذیفۃ المرعشیؒ عن[34] سیدی السلطان ابراھیم بن ادھمؒ
عن[35] سیدی فضیل بن عیاضؒ عن[36] سیدی عبد الواحد بن زیدؒ

اسمہ سدید الدین ۱۲

الکعکی

عن[٢٧] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[٢٨] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی الله عنه۔

١ـ السلسلة الجشتية النظامية القدوسية

و بالسند الی الشیخ عبد[١٧] القدوس الگنگوهی قد اخذت الطریقة النظامیة عن[١٥] الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودهی عن[١٤] السید بدهن بهرائچی عن[١٧] السید اجمل بهرائچی عن[١٨] السید جلال الدین البخاری مخدوم جهانیان جهان گشت[له] عن[١٩] خواجه نصیر الدین روشن چراغ الدهلوی عن[٢٠] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد البدایونی عن[٢١] خواجه فرید الدین شکر گنج الی آخر السند المذکور

٢ـ السلسلة القادرية القدوسية

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[١٥] الشیخ محمد قاسم الاودهی عن[١٦] السید بدهن عن[١٧] السید اجمل عن[١٨] مخدوم جهانیان عن[١٩] السید

له ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ١٢ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد الهادی غفر له

جلال الدین البخاری عن[20] الشیخ عبید بن عیسی عن[21] الشیخ عبید بن ابی القاسم عن[22] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[23] الشیخ قطب الدین ابی الغیث عن[24] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[25] الشیخ شمس الدین الحداد عن[26] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی السید عبد القادر الجیلانی عن[27] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[28] الشیخ ابی الحسن القرشی عن[29] علی الهنکاری عن[30] الشیخ ابی الفرج الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المومنین یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

الیمنی

۳۰ السلسلۃ القادریۃ القمیصیۃ

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شہید الولایتی عن[5] السید رحم علی شاہ عن[6] السید عبد الرزاق عن[7] السید عبد الحی عن[8]

السید محمد غوث [۹]عن السید ابی محمد [۱۰]عن السید شاہ محمد [۱۱]عن
السید قمیص الاعظم [۱۲]عن السید الیاس المغربی [۱۳]عن السید عبد الحق
المغربی [۱۴]عن السید مولانا المغربی [۱۵]عن السید احمد القدسی [۱۶]عن
السید عبد القادر راسی [۱۷]عن السید عبد الوهاب [۱۸]عن السید
[۱۹]عن السید یحیی زاهد [۲۰]عن السید زین الدین [۲۱]عن السید عبد الرزاق
[۲۲]عن غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز
الی آخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة ۲ع

بالسند الی السید اجمل بهرائچی [۱۷]عن [۱۸]الشاہ عبد الحق [۱۹]عن خواجہ
عبید الله الاحرار [۲۰]عن مولانا یعقوب الچرخی [۲۱]عن خواجہ علاء الدین
العطار [۲۲]عن خواجہ بهاء الدین نقشبند [۲۳]عن خواجہ السید امیر کلال
[۲۴]عن خواجہ محمد بابا سماسی [۲۵]عن خواجہ علی الرامیتنی [۲۶]عن خواجہ محمود
ابی الخیر فغنوی [۲۷]عن خواجہ محمد عارف ریوگری [۲۸]عن خواجہ عبد الخالق
الغجدوانی [۲۹]عن خواجہ یوسف الهمدانی [۳۰]عن خواجہ ابی علی فارمدی
[۳۱]عن خواجہ ابی القاسم القشیری [۳۲]عن خواجہ ابی علی الدقاق [۳۳]عن

خواجه ابی القاسم النصیرآبادی عن[34] خواجه ابی بکر الشبلی عن[35] سید الطائفة الجنید البغدادی عن[36] سری السقطی عن[37] معروف الکرخی عن[38] داؤد الطائی عن[39] حبیب العجمی عن[40] الحسن البصری عن امیر المومنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی الله عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

ے۵

بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاہ عن[2] السید احمد شہید عن[3] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی الله المحدث الدهلوی عن[4] والدہ عن[5] ابیہ الشاہ عبد الرحیم عن[6] السید عبد الله عن[7] السید آدم البنوری عن[8] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد الالف ثانی عن[9] خواجہ باقی بالله عن[10] خواجہ امکنگی عن[11] والدہ مولانا محمد درویش عن[12] مولانا محمد زاهد عن[13] خواجه عبید الله الاحرار الی آخر السند المذکور

لہ و فی القول الجمیل محمد باقی والله تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنہ

السلسلة النقشبندية الآفاقية ۶

اخذها شيخ شيخنا القطب الفرد الكامل مولانا الشاه امداد الله قدس سره عن مولانا نصير الدين الدهلوی عن الشاه محمد آفاق الدهلوی عن خواجه ضياء الله عن خواجه محمد زبير عن خواجه حجة الله محمد نقشبند الثانی عن خواجه محمد معصوم عن مجدد الالف الثانی الی آخر السند المتقدم

الطريقة السهروردية القدوسية ۷

بالسند الی الشيخ عبد القدوس عن السيد اجمل بهرائچی عن السيد جلال الدين البخاری عن الشيخ ركن الدين ابی الفتح عن والده صدر الدين عن والده الشيخ بهاء الدين زكريا الملتانی عن امام الطريقة الشيخ شهاب الدين السهروردی عن الشيخ ضياء الدين ابی النجيب السهروردی عن الشيخ وجيه الدين عبد القاهر السهروردی عن الشيخ ابی محمد بن عبد الله عن الشيخ احمد الدينوری عن الشيخ ممشاد علو الدينوری عن

له علو بكسر العين وسكون اللام وواو موقوف بعدها بمعنى الاعظم واهل العرب والعراق يعبرون العظماء والفضلاء بهذا الاسم ودينور اسم قصبة ١٢ ملفوظات الشاه عبد العزيز الدهلوی

(بقيه بر صفحه آينده)

سيد الطائفة جنيد البغدادی عن معروف الكرخی الی آخر السند

السلسلة الكبروية[1] القدوسية

بالسند الی الشيخ جلال الدين البخاری عن الشيخ حميد الدين السمرقندی عن شمس الدين ابی محمد بن محمود بن ابراهيم بن ادهم عن الشيخ عطاء الخالدی عن الشيخ احمد بابا كمال خجندی عن الشيخ نجم الدين الكبری عن الشيخ عمار یاسر عن ابی النجيب السهروردی عن الشيخ احمد الغزالی عن ابی بكر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجه ابی عثمان المغربی عن ابی علی الكاتب عن الشيخ علی الروذباری عن الجنيد البغدادی الی آخر السند۔ والطريقة الشطارية منسوبة الی الشيخ عبد الله الشطار من اولاد شيخ الشيوخ شهاب الدين السهروردی رحمه الله تعالی وسلسلته تصل الی نجم الدين الكبری رحمه الله تعالی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدِيُنَوَرِی بكسر الدال المهملة وقال السمعانی بفتحها وسكون الياء المثناة من تحتها وفتح النون والواو وبعدها راء هذه النسبة الی دينور وهی بلدة من بلاد الجبل عند قرميسين خرج منها خلق كثير اھ ابن خلكان۔ ١٢

[1] الكبروية طريقة منسوبة الی الشيخ نجم الدين الكبری رضی الله عنه المتوفی سنہ ٦١٨ھ من حاشية انفال رحمانی۔

۹ السلسلة المدارية

بالسند الى السيد احمد عن صاحب هذه الطريقة الشاه بديع الدين بديع الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي عن يمين الدين الشامي عن حامل العَلَم الامام عبد الله عن اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا وشفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

۱۰ واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

عن شيخنا[۱] العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن[۲] والده عن[۳] السيد طاهر ابن حسين بن طاهر عن[۴] السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله الحداد وهو عن[۵] والده السيد عبد الله بن علوي الحداد رح واخذ شيخنا الحبيب حسين[۱] الطريقة والخرقة عن[۲] العلامة الحبيب

---

[۵] توفي رحمه الله سنة ۱۱۳۲ھ عن ۱۲۲ سنة ودفن بمكن نور مصر قصبا كما بينه في الحاشية فضال

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشائخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوى ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوى عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوى الحبشى عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوى بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفرى عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن على بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابى بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن على بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد على بن عبد الرحمن السقاف عن القاضى الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوى باحجدب والسيد
محمد بن على خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن على بن ابى بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابى بكر بن سالم عن اخيه

السيد عمر بن ابي بكر عن والدهما السيد ابي بكر بن سالم عن الشيخ
شهاب الدين احمد بن عبد الرحمن عن والده الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ علي بن ابي بكر السكران بن الشيخ عبد الرحمن السقاف
عن ابيه السيد علي بن ابي بكر عن عمه السيد عمر المحضار
عن ابيه القطب العارف السيد عبد الرحمن السقاف ح والسيد
عبد الله الحداد اخذ ايضا عن السيد محمد بن علوي نزيل مكة
المكرمة عن السيد عبد الله صاحب الوهط عن السيد
شيخ بن عبد الله العيدروس صاحب العقد النبوي عن والده السيد
عبد الله بن شيخ العيدروس وهو اخذ عن عمه القطب السيد
ابي بكر بن عبد الله العيدروس صاحب عدن عن والده السيد
عبد الله بن ابي بكر عن والده السيد ابي بكر السكران عن والده
الشيخ عبد الرحمن السقاف عن والده السيد محمد المعروف بمولى
الدويلة عن عمه السيد عبد الله باعلوي عن والده ابي عبد الله
السيد علوي بن الفقيه المقدم السيد محمد عن الامام شيخ الاسلام شعيب
ابن حسين الشهير بابي مدين بواسطة الشيخين العارفين الشيخ عبد الله بن علي

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة ولبس
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر
الطرطوشي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي واخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو يعزى وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السائح
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري ومنهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده واخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر
النساج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة فی زمانه ابو المعالی عبد الملك
ابن ابی محمد الجوینی الملقب بامام الحرمین وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشیری بسنده الی
الجنيد ومنهم والده جسما وروحا ورضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن یوسف بن عبد الجوینی وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابی طالب المكی محمد بن علی بن عطية الحارثی
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربی
عن ابی عمر محمد بن ابراهيم الزجاجی عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن حجدر الشبلی وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابی القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابی عبد الله عمرو الاصطخری
عن ابی تراب عسكر النخشبی عن حاتم الاصم عن ابی شقيق
البلخی عن ابراهيم بن ادهم عن ابی عمران موسی بن زيد الراعی

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهما۔
واخذ الخرقة الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسنده
الی کمیل بن زیاد وعن ابی سعید الخراز بسنده الی الامام موسی
الکاظم وبسنده ایضا الی الفضیل بن عیاض باسناده الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی الله عنه وعن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا واخذها الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسماعیل
النساج بسنده الی معروف الکرخی واخذها الجنید عن الحارث
المحاسبی بسنده واخذها ایضا عن شیخه وخاله الشیخ الکبیر العارف
بالله الشهیر ابی الحسن السری بن المغلس بضم المیم وفتح الغین
وکسر اللام المشددة وبعدها سین مهملة السقطی عن جماعة
منهم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا ومنهم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی وهو اخذ الخرقة عن الامام علی الرضا واخذه
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الفارسی
وهو اخذ عن الامام علم التابعین وزبدة الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العلمين وخاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبي صلى الله عليه وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم يقول ادبني ربي فاحسن تاديبي۔

١١۔ ## طريقة اخرى للسادة العلوية

واخذ شيخ شيخنا السيد عيدروس الطريقة العلوية عن الشيخ عبد الله ابن احمد باسودان وهو عن الحبيب جعفر بن محمد ابن علي بن حسين ابن عمر العطاس عن الشيخ الامام علي بن حسن بن عبد الله بن حسين ابن عمر العطاس عن جد ابيه الحسين بن عمر بن عبد الرحمن عن والده الحبيب عمر العطاس عن السيد حسين بن ابي بكر بن سالم الى آخر السند المتقدم

١٢۔ **طريقة اخرى** واخذ الشيخ عبد الله باسودان عن الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن الشيخ احمد بن قاطن الصنعاني عن السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ صفي الدين عن الشيخ احمد الشناوي عن ابيه الشيخ علي بن عبد القدوس عن الشيخ عبد الوهاب الشعراني عن الحافظ السيوطي عن الشيخ عبد الكبير بن محمد ابن احمد الحضرمي عن الشيخ عبد الرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى اخر السند المتقدم

۱۳ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية

ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن على بن شهاب

الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب

عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد مصطفى

شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة على زين العابدين ابن السيد

عن والده السيد مصطفى بن على زين العابدين بن عبد الله ابن

شيخ عن والده السيد على زين العابدين عن والده السيد عبد الله

ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه

القطب السيد ابى بكر العدنى الى اخر السند الذى مر ـ

۱۴ طريقة اخرى ـ واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا

عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن

والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن

الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد

عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابو علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والدہ السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والدہ السید عمر بن عبد اللہ
عن والدہ السید عبد اللہ بن علوی عن والدہ السید علوی بن
الشیخ عبد اللہ العیدروس وھو عن اخیہ السید ابی بکر العدنی
الی آخر السند

واخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضا عن العلامۃ

العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادھونوی عن مولانا المنشی
محمد یس عن الشاہ ھدایۃ الحق الاورنگابادی عن الشاہ
عبد اللہ حسین البیجا فوری عن الشاہ محمد الغوث الثانی عن
وجیہ الدین الثانی عن الشاہ مرتضی حسین عن الشاہ برھان
الدین عن الشاہ داد اشاہ ھاشم دستگیر البیجا فوری عن الشاہ
عبد اللہ حسین احمد آبادی عن الشاہ وجیہ الدین الگجراتی عن
الشاہ محمد غوث الگوالیاری عن الشاہ ظھور عن ابی الفتح شاہ
ھدایۃ اللہ عن الشاہ علاء الدین القاضی القادری عن

الشاه عبد الوهاب عن الشاه عبد الرؤف عن الشاه محمود القادری
عن الشاه عبد الغفار عن الشاه محمد القادری عن الشاه علی
القادری عن الشاه جعفر عن احمد شاه عن ابراهیم الحسینی
عن الشاه عبد الله الحسینی عن السید الشاه عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی الله تعالی عنه وعنهم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرة عن ائمة شهیرة
لکن قصدی الاختصار والایماء الی ما یحصل به الاستبصار
ولنختم بما کان یختم بها النبی صلی الله علیه وسلم کما رواها
عبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن عباس رضی الله
عنهما انهما قالا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهي - اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت
التواب الرحيم - اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا
ارحم الراحمين - هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب - والله
تعالى اعلم بالصواب - والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانه وتعالى ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم
في دار الجزاء والنعيم - مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين
برحمته وهو ارحم الراحمين - وصلى الله تعالى وسلم على سيدنا
محمد الداعي الى النهج القويم - المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلى خلق عظيم - وعلى آله واصحابه ازكى الصلوات وانمى
التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات

واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب - والاصحاب
ذوي الالباب - وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في
كل وقت وحال وحين - وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشيته في السر والاعلان ـ والمواظبة على تلاوة القرآن مع آدابه وترتيله وكمال تدبره بخلوص الجنان ـ فانها من اعظم القربات وافضل المثوبات لاهل الايمان ـ واوصيهم ايضا بملازمة السنة السنية ـ ومهاجرة البدعة الشنيعة ـ و مطالعة كتب التفسير والحديث والفقه والرقائق مثل احياء علوم الدين للامام صاحب الحقائق الشيخ العلامة الغزالي ـ نفعنا الله به وبعلومه وبركاته مادامت الايام والليالي ـ وينبغي للمؤمن ان يجاهد في تحصيل العلوم النافعة ويكون تابعا لآثار السلف الصالح وملازما السنة والجماعة وملتزما الصحبة المشائخ الكاملين ومجتنبا عن الصوفية الجاهلين ـ ولا يترك الصلوات الخمس بالجماعة ـ ولا يكون طالبا للشهرة ففيها آفات ـ بل يكون كاحد من الناس ولا يكون مقيدا بمنصب ووظيفة ولو كان محمودا كالقضا والفتوى ولا يكون كفيل احد ولا وصية ويكون على حذر بان يكون مصاحبا للملوك والامراء والمرد والنساء والمبتدع والعوام فانهم كالهوام ويكون قليل الكلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضى الله عنهما

اذا كثر الكلام فسكتونى	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذرونى	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهونى	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله تعالى

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغى ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك بتضرع ولباسك خلقا ورفيقك الفقراء ورفقاءك ومتاعك الفقه ومولنسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هى الماوى فعلم منه ان تارك الهوى فى روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لا سيما
بعد صلوة الفجر ففى ذلك الكفاية من المضار ودفع المكاره
ورد الحديث انها قلب القرآن وسورة الملك كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففى الدر المنثور عند مسند ابى يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اى
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ فى دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهـ والزم
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفى الهموم وتغفر به الذنوب
والاثام
والحاصل انى اجزت بهذا الكتاب لمن ادرك حياتى من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ونظم به خصائص السنة

فی القری والامصار وبرو واعنی جمیع ماذکرته فی هذه الورقات وکذا غیره مما یجوز لی روایته بشرطه المعتبر عند ائمة الحدیث والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة ومکاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القرات والتفسیر والحدیث والفقه للائمة الاربعة رضی الله تعالی عنهم وغیر ذلک من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودریته او وجدته او رویته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه علی ما یشاء قدیر وبالاجابة جدیر

وههنا فوائد وافادات تنشط بسمعها الآذان وتفرح بالاطلاع علیها الاذهان

فائدة عظیمة — فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمولف دره حیاتهم او لاهل عصرهم

(۱) العلامة ابن حجر المکی المتوفی سنہ ۹۹۵ او سنہ ۹ قال فی آخر مسانیدہ والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذہب من یری ذلک من ائمۃ المحدثین المتقدمین والمتاخرین المشہور ذلک والعمل بہ فیما بینہم فی القدیم والحدیث انتہی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی سنہ ۹ قال ابن حجر المکی فی مسانیدہ ما نصہ شیخ مشائخنا بالاجازۃ الخاصۃ وشیخنا بالاجازۃ العامۃ لانہ اجاز لمن ادرک حیاتہ وانی ولدت قبل وفاتہ بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملتہ اجازۃ حافظ عصرہ باتفاق اہل مصرہ الجلال السیوطی رحمہ اللہ انتہی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی رحمہ اللہ۔ قال فی اجازتہ التی کتبہا لبعض ملوک وقتہ ما نصہا بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔ اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وہذا لفظی استخرت اللہ تعالی واجزت السلطان الملک المظفر بہاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم انشاء اللہ تعالی

ابی بکر بن ایوب وان لاذه ولمن ادرک حیاتی الروایة عنی من جمیع ما رویته عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخه۔ نقله العیاشی فی النصف الاول من کتاب رحلته۔

(۴) الامام القاضی زکریا المتوفی سنه ۹۲۶۔ وقد اجاز من ادرک حیاته کتابة وتلفظها۔ قال العیاشی رحمه الله تعالیٰ فی النصف الاول من رحلته۔

(۵) العلامة الشیخ مصطفی زین الدین ابو البرکات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنه ۱۲۰۵ اجاز لاهل عصره ولمن ادرک جزءا من حیاته بجمیع مرویاته کما قاله العلامة بن عابدین فی ثبته وقد رأیته فی اجازته منه للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیة بدمشق۔

(۶) العلامة الشمس محمد بن احمد الرملی۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) العلامة الشیخ علی البشراملسی۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاك عمر الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامة الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامة الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل مفتی زبید

(۱۰) العلامة الشیخ مصطفی فتح الله البیروتی

(۱۱) العلامة الشیخ ابراهیم الکورانی - ممن اجاز اهل عصره - ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اهـ

(۱۲) العلامة الشیخ فالح المدنی - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامة الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل ابن محمد ناصر الدین النبهانی صاحب التصانیف الکثیرة والتآلیف المفیدة الشهیرة -

(۱۴) العلامة الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامة الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الكتانی الفاسی المغربی المالکی ۔

(١٦) العلامة الشیخ محمد بن ناصر شیخ حسین بن محسن الانصاری

اجاز لمن ادرک حیاته وللاولاد الصغار نقله شیخی احمد جمال المکی

فی معجمه النفح المسکی ص ٢٣

فائدة عزیزة ۔ فی ذکر اسماء الاثبات التی ذکر فیها العلماء الاعلام

اسانیدهم واسماء اشیاخهم واتصالاتهم الی النبی علیه الصلوة والسلام

غیر الاسماء التی ذکرتها فی آخر الحصة الثانیة من هذا الکتاب

(١) برکة الدنیا والآخری فی الاجازة الکبری ۔ للسید عبد الرحمن

الاهدل ۔

(٢) ریاض الجنة فی اسانید الکتاب والسنة ۔

(٣) الارشاد لمهمات الاسناد للعلامة ولی الله المحدث الدهلوی

(٤) حسن الوفا لاخوان الصفا ۔ للعلامة فالح ابن محمد السنوسی

المالکی الظاهری المدنی ۔

(٥) مدارج الاسناد ۔ للعلامة القاضی ارتضا علیخان الصفوی

تلمیذ الشیخ عمر بن عبد الکریم ۔

(۶) فتح القوی للطارط المستوی الی اسانید العلامة الحبیب الحسین العلوی للعلامة الحافظ عبد الله بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید۔ ثبت الشیخ عیسی المغربی۔

(۸) صلة الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنہ ۱۰۹۴

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواهب الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۲۶

(۱۰) منتخب الاسانید۔ ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقة الفقرية الوفیہ۔ باسانید الخرقة الصوفیہ للشیخ العجیمی۔

(۱۲) کنز الرواة المجموع من جواهر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مهدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکة سنہ ۱۰۸۰

(۱۳) ثبت الشبراوی۔ للشیخ العلامة عبد الله بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفة علو الاسناد۔ للشیخ المحدث عبد الله بن سالم البصری المکی المتوفی بها سنہ ۱۱۳۴

(١٥) لقط اللآلي من الجواهر الغوالي - للشيخ امام اللغة والحديث السيد محمد بن محمد مرتضى الزبيدي وهو في اسانيد شيخه محمد الحفني

(١٦) واسطة العقد الفريد - المنظوم مما تناثر من فرائد جواهر الاسانيد للشيخ عباس بن محمد بن احمد ابن العلامة السيد رضوان المدني الشافعي -

(١٧) ثبت العلامة الحافظ احمد جمعة الشافعي البجيرمي - شيخ حسن ابن درويش القويسني الشافعي الازهري البصير بقلبه

(١٨) الدرر السنيه فيما علا من الاسانيد الشنوانيه - ثبت الشيخ محمد بن علي الشنواني المدرس بالجامع الازهر شيخ الشيخ مصطفى المبلط المصري -

(١٩) المنح البادية في الاسانيد العاليه - للشيخ محمد بن عبد الرحمن الفاسي شيخ ابراهيم بن عبد القادر الرياحي

(٢٠) ثبت الشيخ احمد بن عبد الفتاح الملوي الشافعي الازهري -

(٢١) شيم البارق من ديم المهارق - ثبت الشيخ صالح بن محمد السنوسي المالكي المذكور في حسن الوفا ثبته ايضا الكبير. اختصره من هذا الثبت

(٢٢) ثبت الشيخ احمد بن الحسن الجوهري الخالدي الشافعي الازهري

(٢٣) اعلام ائمة الاعلام واساتيذها بما لنا من المرويات واسانيدها للعلامة الشريف جعفر ابن الشريف ادريس الكتاني المالكي الحسني الفاسي المدني۔

(٢٤) اسعاف المريدين باسانيد الصحبة والمشابكة والتلقين۔ للشيخ العجيمي۔

(٢٥) ثبت الشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبري۔

(٢٦) ثبت الشيخ عبد الرحمن الكزبري۔

(٢٧) اصح الاسانيد للشيخ محمد گل الكابلي المراد آبادي۔

(٢٨) منحة الفتاح الفاطر باسانيد السادات الاكابر للعلامة السيد عيدروس بن عمر۔

(٢٩) ثبت العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي شيخ الشيخ مراد بن يعقوب الانصاري۔

(٣٠) اتحاف الاكابر باسناد الدفاتر للامام القاضي الشوكاني

(٣١) الدر الفريد في معرفة الاسانيد للشيخ حسن بن علي النظير النعما

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(٣٢) بغیة الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بها سنة ١١٣٠ھ -

(٣٣) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمة العالیة فی الحیدر آباد الدکن (صغیر جدا)

(٣٤) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامة الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(٣٥) المعجم المفهرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدة جلیلة - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(١) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(٢) الانتباه فی سلاسل اولیاء الله

(٣) القول الجمیل - کلاهما لولی الله المحدث الدهلوی -

(٤) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد الله

(٥) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلة المسماة بالفوائد الجلیلة

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ القاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللۃ فی الاحادیث المسلسلۃ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ باحمد للشیخ ابراہیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فہد المسمی بالعقود الغوالی۔

(۱۴) المواہب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیۃ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن العجیمی

(۱۷) اتصال الرحمات الالٰہیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب والاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بہجۃ السنیہ فی اداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمة

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله - واشكره شكرا جميلا على اختتام هذا الثبت المبارك اللهم لك الحمد بقدر عظمة ذاتك وحمدا يليق لذاتك - اسئلك بوجهك الكريم ان تصلي وتسلم على قائد ركب الانبياء المكرمين وافضل الخلق اجمعين - حامل لواء الاعلى ومالك ازمة المجد الاسنى روح جسد الكونين وعين حيات الدارين الجليل الاعظم والحبيب الاكرم سيدنا محمد وعلى آله واصحابه بقدر عظمة ذاتك وعدد معلوماتك ومداد كلماتك في كل وقت وحين واعطه الوسيلة واجزه عنا ما انت اهله وما هو اهله آمين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

حصل الفراغ من تبييضه مستقبلاً بالقبلة الشريفة - يوم الجمعة المبارك سيد الايام - وذالك لليلتين مضتا من النصف الاول من الشهر الثاني من العام الخامس من العشر السادس من المائة الرابعة من الالف الثاني من هجرة من هو ديني وايماني

كتبه فقير عفو ربه ذي الايادي خادم العلم والسنة ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم بن الشيخ احمد المدراسي وطنا والحيدرابادي مسكنا والحنفي مذهبا والماتريدي معتقدا والطفيلي على بساط كرم المولى محتقرا ذليلا عفى الله عنه وعن مشائخه وعن والديه وعن جميع المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم تسليما والحمد لله رب العلمين

يا خالق الخلق طورا بعد اطوار	يا عالم السر من جهر واضمار
اغفر لكاتبه ايضا فمالكه	والمستعير له ان ردّ والقاري
وارزق مرتبه يا رب مغفرة	يوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقريظ العلامة الفهامة فقيه الزمان شيخي المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحيم ناظم المدرسة المسماة بالمفيد عام الواقعة بوانمباري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین۔ والصلوٰة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآله وصحبه ومن تبعهم اجمعین باحسان الی یوم یجمع الله تعالیٰ فیه الاولین والآخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد الذی الفه وجمعه ورتبه الشیخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقیه النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الهادی ادام الله تعالیٰ فیضه الی یوم التنادی فوجدته محتویا حافلا فی اسناد العلوم لاسیما فی اسناد کتب علوم الدین الذی خصه الله تعالیٰ هذه الامة مرحومة وانی اظن مؤلفه قد سعی فی هذا الباب سعیا جمیلا موفورا والله تعالیٰ اسأل ان یجعل سعیه المنیف سعیا مشکورا۔ قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الضعیف

محمد عبد الرحیم عفی عنه ١٣٥٥ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية فى افادا تهم

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ
وزبدة وعاظ وكان عليما

بعلم وتجويد القراءة جيدا
وذا في مجال الوعظ بان فخيما

وقد حج بيت الله زار نبيه
وفي مكة قد كان ذاك مقيما

وقد اخذ الاسناد من اهل مكة
ومن طيبة بالجد جاء سليما

لدمن نظام الملك سلطان دكن
وظائف وعظ دائما ونعيما

وذا عبد هاديا ونافع قومنا
بيوم وليل ناصحا وكليما

كتابا جميلا بل جليلا لانه
حوى جل اثبات فصار ضخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا
جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعرِ بلاغت نہاد نیّرِ برجِ لیاقت گوہرِ درجِ فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاذ اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب	جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد
ہیں مصنف اسکے فخر الواعظین	پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد
عبد ہادی عالم فقہ و حدیث	مصحفِ باری تعالےٰ جنکو یاد
حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی	انکسار طبع اس پر مستزاد
ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام	یا خدائے ذو المنن رب العباد
فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی	جس سے ہوں پر نور امصار و بلاد
مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل	ہے سراج دین یہ تقریب المراد

جناب سیٹھ عبدالغفور صاحب تاجر پارچہ بجوارہ
جناب نواب نور اللہ صاحب ولد عبداللہ حاجی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلدہ
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر
جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجۂ حاجی بسم اللہ خانصاحب چوراہنسی
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد منیر صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد
جناب ابو سیٹھ صاحب تاجر پارچہ کاوم پیٹ
جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجن ڈرائیور بجوارہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیبرا - کاچی گوڑہ ،،
جناب عبدالکریم خانصاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب سعید الدین صاحب چشتی نگوری
جناب عبدالرحمن صاحب تاجر چرم بڑی مٹ مدراس
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب ال اتقاد چکپہ
جناب محمد بسم اللہ خانصاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلدہ
جناب عبدالغفار صاحب جی مدرس بسنت نگر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سجوری سلطان شاہی حیدرآباد
جناب حاجی الیاس صاحب سوداگر بیگم بازار ،،
جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب چوراہنسی
جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق مددگار کوتوالی ،،
جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب نور الدین صاحب صدیقی جال باندہ خان ،،
جناب شیخ پیراں صاحب بلدہ
جناب منشی عبدالوہاب صاحب ٹانڈور
جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم صدر محاسبی حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب بلدہ
جناب محمد عبدالحکیم صاحب ابن جناب محمد قاسم صاحب ،،
جناب عبدالعلیم صاحب ،،
جناب اکبر عظیم خانصاحب بڑی مٹ مدراس
محترمہ ہمشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب بلدہ
جناب عبدالرحیم صاحب شادس تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدۂ مولوی عبدالصمد خانصاحب [illegible] حیدرآباد
محترمہ والدۂ جناب سید احمد صاحب امین تعمیرات نظام آباد
جناب سید علی اکبر علی خاں صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری محمد علی خانصاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب محمد خاں صاحب ،، ،،
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچیگوڑہ ،،
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلدہ
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب ،،
جناب الف خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب ،، ،،
جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر پولیس ،،
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ کنبس ،،
جناب حاجی محمد قدرت خانصاحب آشکر کوٹھا ،،
جناب سید قاسم الدین صاحب سرامین کوتوالی ،،
جناب محمد عبدالقوی صاحب طالب العلم واعظ چوراہنسی
جناب ابو محمد خانصاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار ،،
جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد عثمان گنج ،،
جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلدہ
محترمہ ہمشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی ،،
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجۂ فرزند غالب خانصاحب بلدہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

کتاب ھادی المسترشدین الی اتصال المسانید

تالیف و تصنیف حضرت حاجی حافظ قاری مولانا عبدالہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دار و مدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کی جا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مدظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور و دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف و مشقتیں [illegible]۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی تمدنی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے ابقاء میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر ہیں وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی۔ بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور پیناکوس صدائیں کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے لاؤف سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لیگئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک شمع راہ ہدایت قائم کر دی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو جائیں۔ اس مجموعہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکی مشہوری اور دلچسپ مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکا حسن دوبالا کر دیا۔ (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند و معتبر کتابوں کے اتصال سند کو مصنفین تک پہنچایا ہے۔ (۳) ان تمام اشیاء شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابی تک مسلسل پہنچتا ہے اور فن الخصوص اس حصہ میں بعض ایسی خصوصیات کو بیان کیا ہے کہ سلسلہ احادیث میں عموماً نہیں ملتی مثلاً ایک حدیث کی سند اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف ہی کی روایت ہے اور اگر شافعی سے ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسی طرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی ہیں حدیث مسلسل بالقیام و مصافحہ و سعوی و تمیمی و محمدی و اولیت وغیرہ الغرض اکمل ترتیب دیکر علماء کی ایک حسین گلدستہ ہے اور اسکے مطالعہ سے جو لطف و فرحت و انبساط قلب ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے۔ پس یہ اپنی طرز کی تصنیف ہے اور عالم اسلام میں اس کی مثال نہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے واللہ الموفق والمعین۔ کا

شیخ محمد عفا اللہ عنہ و عن والدیہ مہتمم مطبع حمایت دکن حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔